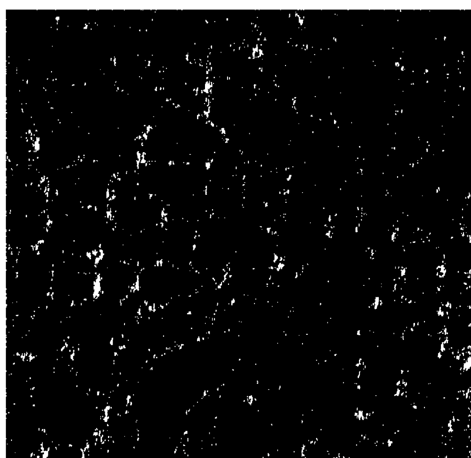


یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ

الحمد للہ کہ ... اردو لباقت ... نیا

... ذات معبود

حضرت ... داؤد ملقب بہ ... موسوم باسم تاریخی

دفتر رحمت

۱۳۰۲ھ

المعروف

دیوان صحو

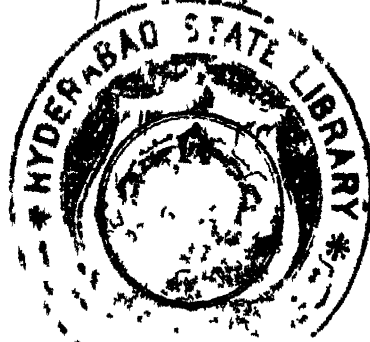
بامجاے ... مناہج ... معارف ... عندلیب چمنستان ابوالعلا

پروانہ شمع جمال آستانہ ... سید شاہ ...

محمد عبد ... خان شمشیر ... ملک ...

ابوالعلائی ... مطبع ... در ...

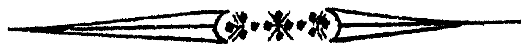
بسم اللہ الرحمن الرحیم



مجموعۃ التقاریظ

مطبوعۃ ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ

التماس



ز تقدیم و تاخیر بر من مگیر
نویسندہ راز و بود ناگزیر

تقاریظ اور تاریخات دیوان چھپنے کے بعد یکے بعد دیگرے وصول ہوتی رہیں اور اوسی سلسلہ سے اندراج کیا گیا لہذا امید ہے کہ تقدیم و تاخیر کی گرفت نفرمائی جائے گی۔ "صدر ہر جاکہ نشیند صدر است"

حقیر پر تقصیر
شمشیر

از کلک گہر سلک فصیح اللسان صاحب الحکمۃ والیقین واقف اسرار دین محب و مداح صاحب قوسین حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم محمد عاشق حسین ابو العلائی آغائی اعلی اللہ مدارجہم فی الدارین



تقریظ انطباع دیوان مولائی و مرشدی ماہ برج حقیقت خورشید آسمان معرفت خضر بادیہ طریقت رہبر راہ شریعت سالک مسالک ہدایت شہنشاہ اقلیم ولایت سبق آموز علم الیقین سراج منیر دین متین عمدۃ العارفین زبدۃ السالکین حضرت آغا محمد داؤد نقشبندی ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ از کمترین خدام عارفان بندۂ ہیچ میرز و ہیچمدان محمد عاشق حسین ہاتف آغائی عفی عنہ

اللہ اللہ ذات بیچون و بیچگون کی حمد مین ہر طرف نغمہ سرائی ہو رہی ہے غنچہ چٹک چٹک کے لب نازک سے توحید کا گیت گا رہے ہین درو و کی ترانہ سنجیون سے گل ہمہ تن گوش اور نہالان چمن سراپا مست ہو کر جھوم رہے ہین۔ آخر شب ہے ستارے کثرت کی شان دکھا رہے ہین چاند آسمان کے مغربی کنارہ تک آپہونچا اور دریاے وحدت

ہین غوطہ لگانے کو ہے عیش پرست غفلت کی نیند سو رہے ہین یزدان پرست ریاضت پر کمربستہ ہو رہے ہین - دمبدم صبا کے مشکبار جھونکے چلے آتے ہین - یہ مصرع بجلی کی طرح تڑپ کر عاشقِ جانباز کی زبان سے نکل رہا ہے ع

زتاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا

نسیم گلشن صہبائے بیخودی کا جو ہر اُڑا لائی ہے اور در و دیوار کے ذرہ ذرہ سے مستی ٹپک رہی ہے - ساقی کی خمار آلودہ آنکھین نظرون مین پھر گئین - نشہ عشق نے روح کو بام عرش تک پہونچا دیا ہے - بو العلائی باغ کا نظارہ ہو رہا ہے پر اسرار نغمون سے دل مین رقت اور اُسکے ساتھ جوشش پیدا ہوا - ان ترانون سے کان آشنا ہوئے گئے ساتھ ہی خیال آیا اے ہاتف یہان نواسنج معرفت اور کون ہو سکتا ہے پھول ہی نے ادب سے کہا - بلبل گلزار عرفانی - زمزمہ سنج رموز حقانی مولائی و مرشدی حضرت آغا محمد داود رحمۃ اللہ علیہ ہونگے - اسوقت حضرت قدس سرہ کی سیرت پر فضیلت پر مثنوی جلوۂ داوُد کے چند شعر زبان پر آگئے ے

بو العلائی مے پلا نا ساقیا	بیخبر بے بنا نا ساقیا
بادہ مین ہو کیفیت بے کیف کی	رنگ بیرنگی دکھائے بیخودی
جام پر شیشہ کی گردن کو جھکا	مے پلا کر پیاس مستونکی بجھا
نشۂ بے مے ہے تیرے ہاتھ مین	سو مزے پیدا کرے اک بات مین
بے پیے بہکے چلتا ہے باہم دو جام	تیری محفل مست رہتی ہے مدام

تیری ہمت تیری عادت کے نثار — تیری صورت تیری سیرت کے نثار

نشہ مین آزاد کردے فکر سے — مست کردے اک ولی کے ذکر سے

بو العلائی پیر ہے محو قدیر — ہند مین یکتا دکن مین بے نظیر

پیشوائے شرع دین مصطفےٰ — رہنمائے سر راہ مرتضےٰ

رونق بستان ارشاد ہدے — نور شمع دودمان بوالعلا

واقف اسرار و رمز کبریا — کاشف اسرار و کشف الغطا

بایزید عصر ذوالنون نشان — وقت کا معروف سمنون جہان

زندہ پیل دہر سرّی زمن — عارف باللہ شبلی دکن

باجمال و باجلال و باکمال — بے نظیر و بے عدیل و بے مثال

جان تازہ تن مین آتی ہے مدام — باادب لیتا ہون مین مرشد کا نام

پھر بڑا اکرام ہے معبود کا — ہے محمد تاج سر داود کا

ہے لقب آغا ہمارے پیر کا — مرشد و ہادی باتوقیر کا

پیر میرا ہے حسن کا لاڈلا — خاص رب ذو المنن کا لاڈلا

متحد جیسا محمد سے حسن — ہے حسن آغا مین یون پر تو فگن

جانشین شاہ حسن کا ہو گیا — پھول عرفان کے چمن کا ہو گیا

تھا مئے منصور کا پیدا سرور — حق سے ہے نزدیک اور ہر باطل سے دور

کچھ حسن سے پڑھ لیا ایسا سبق — سالہا جذب آشنا تھا محو حق

سالکی سے پہلے مجذوبی ملی — جب ہوا سالک تو محبوبی ملی

موہنی تھی دونون آنکھون مین بھری — تھی نظر گویا طرزِ دلبری

جس کو دیکھا اپنا دیوانہ کیا — آن مین بے مے کے مستانہ کیا

شام سے تا صبح بیداری کے ساتھ — عین مستی مین بھی ہشیاری کیساتھ

آئینہ تھا سامنے ہر دل کا راز — ظاہر و باطن مین سبکا دلنواز

بو العلائی رنگ مین ڈوبا ہوا — نام پیران طریقت پر فدا

چاپلوسی کی نہ دولتمند کی — حرص کی جو راہ دیکھی بندگی

جسم اطہر پر نہ شیخی کا لباس — سبز و سرخ و زرد کو رکھا نہ پاس

تھا ہمیشہ تن پہ انگرکھا سفید — غم نہین میلا رہے وہ یا سفید

پان کے دامن پہ دہبے جا بجا — یوہین پہنا کب خیال اسکا کیا

لٹ پٹی دستار زیب سر تمام — دوش پر رومال کہادی کا مدام

سر حد دل مین نہتھا دخلِ ریا — بے ریائی سے ہوا جو کچھ ہوا

ناپسندِ طبع تھی اچھی غذا — بے نمک کہایا کئے ہین سالہا

رخ ہمیشہ گاہ سرخ و گہ سفید — عاشقانہ رنگ چہرہ سے پدید

بیوضو لیتے نہ تھے پیرون کے نام — باوضو اوقات کٹتے تھے مدام

آپکی صحبت کا اتنا تھا اثر — دم مین کرتے بیخبر کو باخبر

وجد مین موئے محاسن آپ کے — دیر تک دیکھا کہ رہتے تھے کہڑے

ہر طرف تھا فیضِ باطن کا اثر — اونکے دیوانے تھے بیتاب نظر
بیخبر عالم سے حق سے با خبر — دل کی جانب ہر گھڑی ترچھی نظر
تھے ابو الوقت آپ اسمین شک نہین — ذکر یزدان ہر گھڑی خاطر نشین
قطبیت تھی آپکو حاصل مدام — آپ تھے بحر کرامت لا کلام
آپکے خادم ہزارون جان نثار — ہند مین بیحد عرب مین بے شمار
ایک عالم تھا دکن مین فیضیاب — خادم اتنے ہین نہین جنکا حساب
آپ کی کشف و کرامت بے شمار — سر سے پا تک رحمت پروردگار
آپ تھے محبوب رب العالمین — آپ تھے انسان کامل بالیقین
پنجشنبہ کا تھا روز بہترین — نصف تھا ماہ ربیع الاولین
سہ پہر کے وقت وہ بدر کمال — کر چکے دنیا سے آخر انتقال
عمر گذری عشق و وجد و حال مین — خلد کو پہونچے اکہتر سال مین
گفتہ ام سال وصال مرشدی — شد وفات رہبر دین نبی
۱۳۲۴ھ

آپ کا تخلص صحو تھا اُردو و فارسی مین غزلین فرمایا کرتے تھے شعر گوئی سے آپ کی غرض شاعری نتھی اکثر حالت وجد مین جو کچھ زبان فیض ترجمان سے ارشاد ہوتا خلفا قلمبند کر لیا کرتے تھے۔ نواب صادق جنگ بہادر سلمہٗ مولوی غلام محمد صاحب شوق عرب مولوی محمد عبد القیوم صاحب حفظ۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب مائل۔ جو سخنوران کامل اور آپکے عقیدتمندان راسخ الاعتقاد مین شامل ہین جب کبھی خدمت

بابرکت مین حاضر ہوتے تو ارشاد فرماتے کہ بھی ہم شاعر نہین ہین کچھ کہدیتے ہین موزنی غیر موزونی تم جانو بعض اس غلام سے بھی ایسا ہی ارشاد ہوتا کہ بھی ہمنے غزل لکھی ہے۔ دیکھو اسکا عیب وہنر تم ہی جانو ہمکو کہدینے سے کام ہے اور کبھی وزن کا بھی لحاظ نہین رہتا تھا۔ اِس سے یہ نہ سمجھہ لیا جائے کہ آپ کی طبیعت موزون نتھی اتفاق سے ایک آدھ مصرع اسطرح کا بھی نکل آتا تو اسکی پروا بھی نہین فرماتے تھے۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ بعض اہل علم شعر موزون کرنا تو کجا شعر کو صحیح وزن کے ساتھ نہین پڑھ سکتے۔ اگر استغراق و محویت کی حالت مین ایسا ایک آدھ مصرع نکل آیا تو یہ امر چندان قابل گرفت نہین ہے۔ اِس محل پر اتنا عرض کردینا بھی ضرور ہے کہ ایسے حقیقت آگاہ و معرفت دستگاہ نفوس کے کلام پر کسی وجہ سے نکتہ چینی کی نظر ڈالنا یا اصول عروض کے لحاظ سے جانچنا بالکل خطا اور اسراسر کو نہ بینی ہے اول تو اس سبب سے کہ اِن بزرگونکی غرض شعر گوئی سے اِس فن کی تکمیل نہین ہوتی ہے بلکہ واردات قلبی اور کیفیات وجدانی و اسرار حقانی افادۃً و افاضۃً بیان کردینا مقصود ہوتا ہے۔

گفتہ آید در حدیث دیگران	خوشتر آن باشد کہ سر دلبران

اتفاقاً کہین وزن کا لحاظ نہ کیا گیا ہو تو کچھہ مضایقہ نہین۔ دوسرے یہ کہ علماے منطق وحکمت نے عروضیون کے برخلاف وزن کو شعر کی تعریف مین داخل نہین کیا ہے۔ چنانچہ وہ اسطرح تعریف کرتے ہین۔ الشعر ما ینبسط القلب او ینقبض ترجمہ شعر وہ ہے

جو دل مین سرور پیدا کردے یا غم - اِس قول کی تائید لائق مصنفون نے یون بھی کی ہے کہ قرآن مجید کی پر تاثیر اور حکمت آمیز آیات پر کفار حضرت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاعر کہا کرتے تھے حالانکہ کلام الٰہی نہ منظوم تھا اور نہ آپ نے کبھی ایک مصرع موزون فرمایا غرض اس برہان قاطع سے یہ بات اچھی طرح پایہ یقین کو پہونچ گئی کہ کلام موزون کے سوا جو فقرے اور جملے موثر اور اخلاق ومعارف سے بھرے ہون اُن پر بھی شعر کا اطلاق صحیح طور پر ہو سکتا ہے اور کسیطرح بزرگون کے کلام پر اِس اعتبار سے نکتہ چینی کی جرأت نہین کی جاسکتی - آپ کی اکثر اُردو فارسی غزلین جو مریدون کے پاس رہگئی ہین افسوس کہ دستیاب نہین ہوسکین - آپ کے بھائی حضرت آغا محمد قادر صاحب قبلہ کے پاس جو کچھ ذخیرہ تھا وہی دیوان کی صورت مین مرتب کیا گیا ہے - حق سبحانہ تعالےٰ ہمارے دوست عزیز برادر دینی مولوی محمد عبد الکریم خان بہادر شمشیر ناظم کرور گیری ممالک محروسہ سرکار عالی کی ہمت اور بلند فرمائے اور اُنکے سینہ کو انوار باطنی سے ہمیشہ معمور اور اُنکے بلغِ مراد کو مدام سبز و شاداب رکھے کہ اس کلام معرفت انضمام کو شائع کر کے داخل حسنات ہوئے اور پیر بھائیون ونیز دیگر صاحبان مذاق کی اس روحانی غذا سے خاطر خواہ دعوت کی - پھر خیالات نے پلٹا کھایا طبیعت مین تاریخ گوئی کی اُمنگ پیدا ہوئی اور اوسی روحانی عالم مین زبان سے بیساختہ نکلا ؎

زبیچونی برنگ چون برآمد	ز دریا موج گوناگون برآمد

۱۳۳۲ھ

تقریظ انطباع دیوان ہذا ریختۂ طبع گوہرفشان آشنائے بحر عرفان عالی فکر معجز بیان شیرین سخن شیرین زبان عالیجناب حشمت مآب نواب صادق جنگ محمد جمال الدین خان بہادر ایڈیکانگ حضور پُرنور اعلیحضرت والا شوکت رستم دوران افلاطون زمان سلطان ابن السلطان آصف جاہ مظفر الملک نظام الدولہ فتح جنگ حضرت بندگانعالی متعالی۔ نواب والا خطاب میر عثمان علیخان بہادر فرمان فرمائے مملکت دکن

صانہ اللہ عن الشرور والفتن ط

تسبیح تحمید کا شور ہے صلّ علیٰ حبیبہ کا غلغلہ۔ اللہ۔ اللہ کے نعرون نے عرش سے فرش تک مستانہ جوش وخروش کا رنگ جما دیا ہے۔ محویت کا نشہ دیکھتے کے دیکھتے وہ سرچڑہا آنکھین دل کی طرف جُھک پڑین تصور نے طرفۃ العین مین کہین سے کہین پہونچا دیا۔ ہوش کیسا ہستی کی خبر نہین مزے کی گم شدگی ہے اپنے کو فضامین پا رہا ہون ؎

بیخیالی خیال ہے میرا	لاابالی کمال ہے میرا

نگاہ اِس عرصہ ناتمناہی مین دور تک پہونچی اور عجیب ہنگامہ آرائی دیکھی سیوکشان وحدت کی مجلس گرم ہے۔ سرمستان الست کا جمگھٹا ہو رہا ہے۔ کوئی وجد وحال

سے رقص مین ہے کسی کو عارفانہ قال کی سوجھ رہی ہے۔ساری محفل شمار رہے ہے کسی کا انتظار ہے ہر گوشہ سے پکار ہو رہی ہے۔

ع الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

ادھر بھی دل مین اُمنگ پیدا ہوئی۔طبیعت مین زور کا ولولہ اٹھا۔بادہ یمانی کی لہر گئی اُدھر دالون سے چار آنکھین ہو رہی ہین۔دل کھچا جا رہا ہے کسی نے للکارا۔

ع ھات الصبوح ھبوا یا ایہا السکارا

یہ جوش مسرت سے بیخود بنانے والی آواز کانون مین پڑی اور قدم اپنی جگہ سے اُکھڑے آنکھ کھولی تو اُسی ہنگامہ آرا جگھٹے مین موجود ہون۔پرتو نور نے ان مستان محبت کے چہرون کی آب و تاب دوبالا کر دی ہے۔چو طرف متجسس اور حیرت کی نگاہون سے دیکھ رہا ہون یکایک غل ہوا ؎

ما بندگان سلسلۂ بو العلائیم		آئینہ دار صورت حسن خدائیم	

آنکھین ساقی کو ڈھونڈ رہی ہین۔کون ساقی ابو العلائی دربار کا لعل شب چراغ۔ عزت اللٰہی گلشن کا لالۂ بیداغ۔قاسمی خمکدہ کا سرمد۔شفیعی باغ کا گل سرسبد۔ حسنی رنگ چمکانے والا۔آتش شوق بھڑکانے والا۔دمبدم نگاہون کا اضطراب اور دل کی بیچینی بڑہی جا رہی ہے ادب مجلس کہتا ہے گردن جھکا لو۔شوق نظارہ کہتا ہے دل کی حسرت نکالو۔یہ رد و بدل ہو رہی تھی بادہ خوارون مین خوشی کی ہلچل پڑ گئی۔آغا جان نثارون نے آنکھین فرش راہ کر دین۔

ع ذرے لگے چمکنے کیا آفتاب نکلا

میرے ساقی کی شان دیکھنا۔ جبین ماہ حقیقت۔ ابرو ہلال معرفت۔ چشم ساغر بصیرت۔ بینی چراغ طریقت۔ دہن غنچۂ ہدایت۔ لب گلبرگ شریعت۔ زبان کلید کمال۔ رخسار در جمال حلقہ گوش شعلۂ جو الہ طور۔ موئے ریش خط شعاع نور۔ گردن صراحی رحیق خمخانہ بسطامی۔ ہاتھ دستگیر افتادگان کوئے ناکامی۔ سینہ آئینۂ صورت ایمان۔ پاؤن رہ نورد جادۂ عرفان۔ رنگ آیۂ کریمہ صبغۃ اللہ کا مشر۔ سراپا فتبارک اللہ احسن الخالقین کی تفسیر۔ میرے ساقی کی سادگی دیکھنا۔ سر پر لٹ پٹی دستار جسم مین سادہ انگرکھا۔ دوش پر کھادی کا رومال دامن پر پان کے دھبّے ہین خیال نہین۔ لباس میلا ہے پروا نہین۔ بے ریائی خلوص۔ حسن عقیدت۔ چہرۂ خندان سے نمایان ہو رہا ہے۔ یہ گلزار عرفان کا عندلیب اب وہ پراسرار نغمے سنائیگا سینے وفور جوش سے ابل پڑین گے۔ مجھکو میرے ساقی کا مسکرا کر یہ کہنا اب تک یاد ہے۔ ہم شاعر نہین ہین یون ہی کہہ لیتے ہین۔ مجھکو یہی خیال ہے جب مستی کے عالم مین میرے ساقی کے منہ سے پھول جھڑتے تھے تو خدام آنکھون سے اٹھا کر دامن قرطاس مین بھر لیا کرتے تھے۔ میرے ساقی کی کرامت دیکھنا۔ سارے مشتاق گھیرے ہوئے ہین۔ ہالہ مین چاند اپنی طلعت کا جلوہ دکھا رہا ہے۔ مین زبان سو سو کو ایک نظر مین لٹا رہا ہے۔ ساغر نہین ہے۔ مینا نہین ہے۔ مے نہین ہے نقطہ اشارے مین بیخود اور مستوالا بنا رہا ہے۔ اسوقت کا رنگ زبان حال ہی سے

بوچھیے۔ ؎

عجب ہے کیفیت مستی مین پیدا		ادہر مین مست اُدہر وہ دلربا مست

آن کی آن مین خودی بیخودی سے ہستی نیستی سے باخبری بیخبری سے ہشیاری بیہوشی سے بدل گئی۔ معلوم نہین مین کدہر ہون کہان ہون۔ مدہوشی کا عالم ہے۔ کسی نے کان مین یہ مژدہ پہونک دیا۔ ترانہ صحو رنگ طبع مین جلوہ گر ہو رہا ہے صحو کون وہی میرا ساقی۔ بادۂ عرفان کا متوالا میخانہ عشق کا اُجالا میگساران بیخودی میرے پیر میخانہ کا نام اسطرح ادب اور اکرام سے لیتے ہین۔ فلک معرفت کا ماہتاب۔ برج ولایت کا خورشید جہانتاب۔ پیر کامل روشنضمیر صاف دل حضرت آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ معرفت کا چمنستان یہ بیاض رموز عرفان یہ دُرد خیز مضامین کا دیوان کس نے شایع کیا۔ اسکو رنگ طبع چڑہانے کا شرف کسکے نیک ہاتھون کو حاصل ہے وہ سامنے ہی کھڑے ہین۔ میرے پیارے بھائی۔ میرے ہم مشرب میرے صادق الاخلاص دوست مولوی محمد عبدالکریم خان بہادر شمشیر ناظم کروڑگیری ممالک محروسہ سرکار عالی ہین اپنے مرشد کامل کو صدق دلی سے دیوان مطبوعہ نذر گزرانا۔ اللہ اُنکو اس صدق نیتی کے صلہ مین ہمیشہ بادۂ ابوالعلائی سے سیراب اور اُنکے چمن مراد کو سرسبز و شاداب رکھے۔ آمین۔ پہر جناب ہاتف نے تقریظ پیش کی۔ حلم۔ تو بھی اپنی تاریخ پیش کرکے برکات سے مشرف ہو۔ ؎

طبع شد وہ چہ بیان دل افروز | گر دجان بخشی حلم صحوی
خلم خوش سال اشاعت گفتم | قلزم فیض کلام قدسی

۱۳ ھ ۳۲

تقریظ دیوان حضرت صحو رحمۃ اللہ علیہ

من مداح قاسم کوثر و سلسبیل جلیل القدر جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل سلمہ اللہ الوکیل ملازم بارگاہ بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ

پیر و مرشد حضرت آغا داؤد صاحب ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہری و باطنی فیوض سے اس ملک کے تمام خاص و عام واقف ہین اُن کے کمالات علمیہ و عملیہ اور مقامات عالیہ نے اُن کو آفتاب ولایت دکن بنا رکھا تھا۔ یہ دیوان اُنھین کے باطنی جذبات و کمالات کا آئینہ ہے جسکو صوفیان باصفا اپنی محفلون مین سُن سُنکر وجد مین آئینگے۔ درحقیقت اُردو شاعری کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسے مقدس اولیا اور باکمال خدارسیدہ بزرگوار اس مین حصہ لیتے رہتے ہین۔ چنانچہ خواجہ میر درد۔ شاہ تراب۔ حضرت امیر مینائی کے کلام فیض التیام سے ہماری اُردو شاعری مالامال ہے اور اب حضرت آغا داؤد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دیوان کی اشاعت سے اس مین اور چار چاند لگ گئے ہین۔ معرفت۔ وحدانیت۔ عشق حقیقی۔ رموز الٰہیہ کا

یہ دیوان ایک مجموعہ ہے اور اسکا مطالعہ کرنا سب کے لیے سبق آموز حقیقت اور ترقی مدارج کا باعث ہے خان بہادر مولوی محمد عبد الکریم خان صاحب ناظم کرور گیری قابل مبارکباد ہین جنھون نے اِس مجموعۂ گران بہا کو چھپوا کر شایع کیا۔ جلیل حسن جلیل

کان اللہ لہ

تقریظ از جناب مولوی محمد عبد القیوم صاحب وکیل حفظ آغائی ابو العلائی سلمہ اللہ تعالیٰ

فخر برادران دینی عالیجناب خان بہادر مولوی محمد عبد الکریم خان صاحب آغائی ابو العلائی کمشنر کرورگیری دام دولتہ واقبالہٗ نے مرشدی ومولائی حضرت شاہ آغا صاحب قبلہ قدس سرہ کا کلام فارسی واُردو یکجا جمع کر کے طبع کرایا ہے۔ اِس سے غرض یہ ہے کہ کلام موصوف کے مطالعہ سے ہم سب پیر بھائیون کو فائدہ پہونچے۔ خدا اُنکی دولت دنیوی وفتوحات طریقت دینی مین روز افزون ترقی کرے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی غلامی کا شرف مجھے ۲۲۔ شعبان ۱۳۰۱ھ کو نصیب ہوا اُسوقت سے خود بدولت کی مجالس مختلفہ مین حاضر رہا کرتا تھا۔ خصوصاً حضرت کے وصال شریف سے پہلے تخمینۂ ۱۲ برس تک روزانہ صبح وشام میری حضوری چار گھنٹہ رہی ہے اور اکثر ہندوستان کے سفر مین بھی ہمرکاب عالی رہا ہون۔ حضرت کے عادات وخیالات وشعر گوئی ودیگر امورات دینی وطریقت وتصرفات وکرامات اس میری زمانہ حضوری کے

چشم دید ہین خود بدولت سے مینے سُنا ہے کہ حضرت نے سب سے پہلے جناب سید
حسین علی صاحب سے جو حضرت کے پیر بھائی تھے فارسی مین انشا خلیفہ پڑہا اُسکے
بعد سکندر نامہ پھر طغرائے ظہوری - فارسی مین اسیقدر مبلغ استعداد تھا عربی
و دیگر علوم سے کبھی کوئی تعلق بحیثیت علم ظاہر نہین رہا - ۱۳ یا ۱۴ برس کی عمر مین
حضرت آغا محمد حیدر صاحب علیہ الرحمت اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ حضرت شاہ
محمد حسن صاحب قبلہ قدس سرہ سے بیعت کی - دو برس کے مجاہدہ مین جذبہ ہو گیا
اس جذبہ مین سالہا سال تک رہے اس زمانۂ جذبہ مین بہ تعمیل حکم یَا دَاوُدُ اِنَّا
جَعَلْنٰكَ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً حضرت شاہ محمد حسن صاحب قدس سرہ نے
خرقۂ خلافت عطا فرمایا رفتہ رفتہ سلوک پر آئے جب بھی میرے چشم دید زمانہ مین کوئی
وقت حضرت کا سکر و جذبہ سے خالی نتھا لیکن اُسکے ساتھ صحو بھی غالب رہا کرتا تھا
کشف و کرامات کو بہت پوشیدہ فرماتے تھے - سر سے پاؤن تک عجز کے پتلے تھے
شعر گوئی کی حالت یہ تھی کہ کبھی ارادۃً شعر نہیں کہا - بلکہ کیفیت غالب ہوئی اور اُسی
غلبہ مین جو کچھ کلام موزون فارسی ہو یا اُردو بے اختیار نکل آیا - حاضرین مین سے کسی
نے اُسکو لکھ لیا - باعتبار فن شاعری کوئی تعلق نتھا اکثر ایسا ہوا کہ اُس کیفیت مین اشعار
ناموزون بھی نکلتے تھے - لفظ صحو آیا ہے وہ اپنے لغوی اسلوب پر نہین ہے -
اس دیوان کے اشعار درحقیقت اُنکا حال ہین یا واردات یا واقعات جسکو تقاضائے
کیفیت وقت نے موزون کرا دیا - بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ آنکھ سے آنسو جاری ہین ڈاڑہی

کے بال کھڑے ہوئے ہین - آنکھ بیحد متوالیان ہین اشعار زبان سے بے ساختہ نکلے چلے جا رہے ہین یہ حالات میرے چشم دید ہین - چونکہ اِن حالات مین اشعار خود بخود کہے گئے ہین اسلئے طالبین راہ طریقت کے واسطے عجیب وغریب پُرتاثیر ومختلف قسم کے نسخجات امراض روحانی وقلبی ہین - کہین حضرت مولنا روم رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار کی سی کیفیت ہے - کہین حضرت حافظ شیرازی کے سے کہین حضرت امیر خسرو وجامی کی بو آتی ہے - جسقدر اولیاء کے اشعار ہین وہ درحقیقت اُن کے احوال وواقعات وانکشافات کا مجموعہ ہوا کرتے ہین - یہی وجہ ہے کہ اِن حضرات کے اشعار مین آورد کا نام ونشان تک نہین ہوتا نہ فنون شاعری کے مطابق خواہ مخواہ اُسکا ظہور ہوتا ہے - جن حضرات کو راہ طریقت کا ذوق ہے اُن کو ان اشعار سے حضرت قدس سرہٗ کے مراتب واحوال عالی کا پتہ چلانا کوئی دشوار امر نہین ہے لیکن جو محض فن شاعری کے اعتبار سے اِس دیوان کو مطالعہ فرمائین گے اُنکے سمجھ مین بعض اشعار قطعاً نہ آئین گے - بلکہ وہ مختلف جہات سے اعتراضات کرینگے جس سے احتراز خود اُنکے حق مین مفید ہوگا - اِس موقع پر حضرت کے مختصر طور پر عادات کا تذکرہ خالی از فائدہ نہین ہے - سلوک پر آجانیکے بعد حضرت کی عادت تھی کہ ساڑھے بارہ بجے شب کے بیدار ہو کر تہجد پڑھتے اور صبح تک مراقب رہتے اس درمیان مین کبھی کروٹ تک نہین بدلتے تھے صبح کی نماز کے بعد حلقۂ توجہ ہوتا اور اُس سے فارغ ہونے کے بعد کبھی مثنوی شریف مولانا روم کا سبق ہوتا اور اُسکے

مضامین جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب سے جو ہمارے بھائیون مین باعتبار علم و عمل واحوال ایک فرد مختص ہین بیان کرتے اور سب سماعت کرتے کبھی مدرسہ کے طلبا کی یاد ہوتی اور وہ حدیث شریف پڑھتے بعدہٗ رخصت ہوتے۔ چار بجے دن کے حضرت قبلہ کے اکثر غلامان جمع ہوتے اُسوقت کسی نہ کسی بزرگ کی تالیف شدہ کتاب پڑھی جاتی تھی۔ بوقت مذکور حضرت پر جذبات کا غلبہ رہتا تھا غلامون کے اصرار پر خود ہی مضامین بیان کرتے۔ مگر اُسکی تاثیر یہ ہوتی کہ جو لوگ صاحب ذکر یا مقامات ہوتے تھے اُن پر احوال طاری ہوجاتے تھے یہ صحبت مغرب تک گرم رہتی تھی۔ کشف وکرامات سے اسدرجہ نفرت تھی کہ اکثر یہ اشعار پڑھتے

اشعار

طریق عاشقی از خود رہائی است	نہ قطع منزل وطےّ مقامات
من وستی وذوق مے پرستی	چکار آید مرا کشف وکرامات

عاجزی کی حالت یہ تھی کہ کبھی اپنے اپکو شیخ نہین سمجھتے تھے اور طالب کو بہ لفظ مرید یاد نہین کیا اور نہ کبھی اس لفظ کو زبان پر لائے۔ اگر کسی ناواقف شخص نے کسی مرید کی نسبت کیفیت وتعلق پوچھا تو یہ فرمایا کہ میرے عزیز ہین۔ یا حضرت شاہ محمد حسن صاحب قبلہ قدس سرہ کا تعلق بتایا آداب آلہی وحضرت رسالت پناہی اسدرجہ تھا کہ لفظ اسم ذات زبان سے سوائے اوقات نماز کے کبھی نہین نکالتے تھے لفظ اشارہ (ہ) فرماتے اور حضرت رسالت پناہی کا اسم مبارک زبان سے نہین نکالتے تھے

نماز کی حالت یہ ہوتی تھی کہ اکثر اوقات شدت کیف وجذب کی وجہ سے دو رکعت کی جگہ پانچ رکعت ایک سجدے کی جگہ متعدد سجدے ادا کردیتے تھے اور کبھی کبھی جہت قبلہ بھی متغیر ہوجاتے تھے کبھی شدت کیفیت کی وجہ سے نماز مین وجد ہوجایا کرتا تھا اس سبب سے بیٹھکر نماز ادا فرماتے تھے باوجودیکہ اخیر زمانہ عمر مین دوزانو نہین بیٹھ سکتے تھے لیکن جسطرح ممکن ہوا نماز کے ادا کرنے مین کوئی کمی نہین ہوئی بیماری مین اگر اُٹھا نگیا تو لیٹے ہوئے اشارات سے نماز پڑہتے تھے شب خیزی کی وہی حالت رہی اکثر دائم المرض رہتے اگر ہفتہ عشرہ مزاج اچھا رہا تو فرماتے معلوم ہوتا ہے کہ عتاب ہے اسکے بعد بیمار ہونا لازمی تھا۔ بیماری مین نہایت خوش رہتے۔ دن بھر غیر اشخاص کے سامنے سوا سے دنیاداری کی باتون کے کوئی اور بات زبان سے نہین نکالتے تھے۔ معارف وحقائق اور اپنے مکشوفات کے متعلق کبھی زبان سے ایک لفظ نہین فرمایا۔ مریدین پر جو احوال طاری ہوتا انکو سماعت فرمانے کے بعد ضرورت ہوتی تو اصلاح فرماتے یا کوئی عمدہ اعلی درجہ کی حالت ہوتی تو حکم دیتے کہ دوگانہ شکریہ ادا کرو لیکن یہ نہ فرماتے کہ یہ کس مقام کی بات ہے تاکہ طالب مین ریا نہ آجائے عجز وخلوص ومحبت اگر کسی مین ہوتا تو اس سے ہمیشہ فرماتے خلق محمدی کی تعمیل مین ہمیشہ آمادگی چاہئے۔ مریدین مین ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ مجھپر بہت سرفرازی ہے اگر مریدین مین کوئی شخص طلب حق مین سرگرم رہتا تو ہر طرح سے اُسکے خادم بنجاتے۔ مالی دشواریون مین اُسکی تائید فرماتے۔ اگر کسی مرید کو تلقین ذکر کرنا ہوتا تو یہ فرماتے کہ آیا کرو مین کچھ کہونگا لفظ ذکر زبان سے نہین نکالتے تھے

ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ مینے یہ عرض کیا کہ توجہ طریقہ نقشبندی تو روزدی جاتی ہے
ہو العلائی طور کی توجہ سے بھی کبھی سرفرازی ہو تو ارشاد ہوا کہ کبھی مجھے کیا آتا ہے ہم
لوگون کے ساتھ برکت لینے کو اور پیرون کی سنت ادا کرنے مین بھی بیٹھ جاتا ہون مینے
عرض کیا کہ وہ بھی تو پیرون کی سنت ہے مسکرا کر خاموش ہو گئے۔ اگر کبھی کسی سے اپنے
خواب کا ذکر کیا اور خود پر غلبہ و کیف طاری رہا تو یہ شعر پڑھتے ؎

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم	چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم

مینے اکثر مجاذیب کو دیکھا ہے کہ ہمیشہ اُنکے روبرو مودب رہتے۔ ہر شخص کی مجال نہین
کہ کوئی گفتگو اُن سے جسطرح جی مین آیا کرتا۔ خود بخود رعب طاری رہتا تھا۔ احکام شریعت
کی پابندی کا بڑا خیال ہمیشہ دامنگیر رہتا تھا۔ حالات و ارشادات و عادات و کرامات
حضرت کے اسقدر کثیر ہین کہ اگر اُنکا اجتماع کیا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب ہو جائے۔
اگر کوئی صاحب قلب ہے تو اسوقت مزار پر آکر روحانیت شریف کیطرف متوجہ ہوئے تو
راقم نے جو کچھ لکھا ہے اوس سے زیادہ وہ حقیقت حال سے بقدر مناسب خود واقف
ہو جائے گا۔ خدا تعالے جناب خانصاحب بہادر کو زندہ رکھے اور جملہ مرادات دینی و دنیوی
مین اُنکو کامیاب کرے کہ اُنہون نے حضرت کے کلام پر فیض کو طبع کرایا اور حضرت کے
سب غلامون کے حق مین تقسیم فیض کے باعث ہوئے۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

خاکپائے سگان آغائی ذلیل عبد القیوم وکیل

تقریظ دیوان صحو

ریختہ طبع زرین سیادت ونجابت دستگاہی شفیق بحال بندگان الٰہی۔ واقف اسرار خفی وجلی جناب میر امیر علی صاحب متولی آستانہ حضرت سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

الحمدللہ کہ مقبول بارگاہ ودود شاہ آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا اُردو فارسی کلام جس کو محب الفقراء مونس الغرباء خان بہادر محمد عبدالکریم خان شمشیر ناظم کروڑگیری ممالک محروسہ سرکار عالی نے بڑی تلاش اور کوشش سے جمع کرکے ترتیب دیا ہے طبع ہو گیا۔ مصنف قدس سرہٗ کی تمام عمر کسب کمالات باطنی مین گذری ترتیب غزل سے اظہار شاعری ہرگز مقصود نتھا بلکہ محض بغرض فیض رسانی اظہار حال کے لیے کلام موزون اختیار کیا گیا تاکہ سماع کی مجلسون مین سالکان طریقت کے لئے ترقیات مدارج کا باعث ہو ظہور وبطون ہر شے کے لئے لازم ہے۔ لیکن اہل باطن کی نظر ہمیشہ بمصداق مصرع ما درون رابنگریم وحال را * بطون ہی پر پڑتی ہے۔ اس کلام کے مضامین ومعانی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر غزل حقایق کے موتیون کی لڑی ہے جسکی اہلِ دل کو جستجو اور اہل سماع کو آرزو رہا کرتی ہے۔ اگرچہ صنایع بدائع کی طرف مصنف نے التفات نہین فرمایا لیکن مضامین کی نزاکت اور معانی کی نفاست سے جو اصل الاصول شاعری ہے سارا کلام معمور ہے جسپر اہل دل مرتے ہین

بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد	شاہد آن نیست کہ موئے ومیانے دارد

حق جل و علی اس متبرک دیوان کا فیضان جاری رکھے اور مصنف کو اعلیٰ مدارج وعلیہا مزید تک پہونچائے۔ اور جامع دیوان کو دین و دنیا مین اپنے شیخ کے دوش بدوش رکھے۔

تقریظ دیوان صحو

من نتائج طبع اقدس جناب کرم انتساب سید نثار احمد صاحب سلمہ اللہ الوہاب جانشین متولی صاحب درگاہ معلّیٰ حضرت خواجہ خواجگان رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	غازہ کش روئے الف۔لام میم

ستایش مر ستودہ را سزد کہ قلزم دلہا را از امواج صفات خویش جوش دادہ و مدہوشان میخانہ الست را از بادۂ معرفت ہوش۔ و تحفہ درود و ثنا محمود و مرنبی را رسد کہ اولین موج بحر وجود است و علت ایجاد ہمہ ہست و بود صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم

تفسیر دو حرف آیت او	تسخیر دو کون رایت او

امّا بعد میگوید عبد ضعیف سید نثار احمد عفی عنہ جانشین متولی درگاہ معلّیٰ کہ لاریب دیوان نغز شاہ آغا محمد داؤد صاحب نقشبندی ابوالعلائی المتخلص بصحو گلدستہ ریاض سخن است و شمع دل افروز انجمن زہے کلامیکہ اگر بہ تکلم نازد سزا است و خہے متکلمیکہ اگر بر کلام خویش بوجد آید روا۔ حرف حرفش آئینہ رونمائے دلست و لفظ

لفظش غازۂ چہرۂ جوہر آب وگل۔ نقطہ نقطہ اش سویدائے دلہاست ونکتہ نکتہ اش کلید در اسرار مشکلہا ۵

این نغمۂ تر کہ در نوردو است	یک نالہ بصد ہزار درد است

آفرینندہ دیوان ہستی این فانوس خیالی را از شمع قبولیت روشن گردانا ولمعات انوارش تا کاخ ملاء اعلےٰ رسانا د۔

ع این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

بالنبی وآلہ وصحابہ امجاد۔

از قلم نگین رقم صاحب الفضل والیقین حضرت مولانا محمد نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ واقع روضہ منورہ حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ سَرَّنِیْ مُطَالَعَۃُ الدِّیْوَانِ لِشَاہٖ اٰغَا مُحَمَّدْ دَاؤُدْ صَحْوُ النَّقْشْبَنْدِیِّ الْاَبُوْ الْعُلَائِیِّ اَنَارَ اللّٰہُ لَہُ الْبُرْھَانُ۔ وَوَھَبَ اِنْشِرَاحَ صَدْرِیْ لِاِنْکِشَافِ اَسْرَارِ الْعِلْمِ الْحَقِیْقِیْ۔ وَھُوَ وَاِنْ کَانَ فِیْ ظَاھِرِ الدِّیْوَانْ لٰکِنْ اِذَا غَمَضْتُ فِیْہِ نَظَرِیْ فَاِذَا ھُوَ مَنَارَۃُ الْبُرْھَانِ فَلِلّٰہِ دُرُّ الْمُصَنِّفْ ۔ وَاَرْجُوْا مِنَ اللّٰہِ الْوَھَّابْ اَنْ یَّجْزِیْ لِمُحَمَّدْ عَبْدُ الْکَرِیْمِ خَانْ شَمْشِیْرُ جَزَآءً حَسَنًا بِجَمْعِہٖ اَشْتَاتَ ھٰذَا

الدِّیْوَانُ ۔ وَیَنْفَعُ بِمَعَانِیْهٖ وَاَسْرَارِهٖ طَالِبِیْ مَعَارِفِ الرَّحْمٰنِ اٰمِیْن بِحُرْمَتِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوۃُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَاَنَا الْعَبْدُ الْمُذْنِبُ الْمِسْکِیْنُ مُحَمَّدْ نُوْرُ الدِّیْنِ الْاَجْمِیْرِیْ عَفَا عَنْهُ الْبَارِیْ

ترجمہ مجھکو اس دیوان کے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی اور اسرار و نکات تصوف کے دریافت مین بہت بڑی مدد ملی۔ یہ بظاہر ایک دیوان ہے لیکن جب گہری نظر سے دیکھا جائے تو تاریکی مین چلنے والون کے لئے ایک روشن مشعل ہے۔ مین خدائیتعالےٰ سے دعا کرتا ہون کہ اس دیوان کے پراگندہ اوراق کے جامع مولوی محمد عبد الکریم خان بہادر شمشیر ناظم کروڑگیری ممالک محروسہ سرکار عالی نظام خلد اللہ ملکہ کو جزاے خیر عطا فرمائے اور طالبان علم حقیقت کو اسکے بیش بہا مضامین عالیہ سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین

ریختہ کلک گوہر سلک مقبول بارگاہ پیران عظام جناب مولوی محمد غوث الاسلام صاحب صابری مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ درگاہ شریف حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

حامداً و مصلیاً۔ سبحان اللہ بیشک شاہ صاحب کا کلام معرفت التیام اسرار وحدت کا خزینہ اور بزم کثرت کا آئینہ ہے۔ ہر لفظ دل معنی آسرشت کیلئے معنی خیز اور ہر حرف مشام حال عشاق کو عطر بیز ہے۔ ہر مصرعہ سرو قدان طناز کی مژگان درازکی طرح نشتر ہے و ہر شعر شہیدان ناز کیلئے شمشیر دوپیکر۔ اگرچہ بظاہر اس نظم تابناک کا چہرہ شاعرانہ صنائع و بدائع کے خال سے سادہ عذاران کے عذار سادہ کیطرح خالی ہے۔ مگر معنیً نقطہ مرکز دائرہ ایقان و مردم دیدہ عرفان ہے۔ ۵

آنراکہ درے زنکتہ بازاست		ہر حرف جریدۂ درازست

حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالےٰ نے اسمین شک نہین کہ اُن اندرونی جذبات کوجو حالتِ سلوک مین پیدا ہوئے دلکش نظم کے پیرایہ مین اظہار فرمایا ہے - خدائیتعالےٰ اس گوہرِ نظمِ دلکشا کو آویزۂ گوشِ قبولیت فرمائے - آمین - محمد غوث الاسلام صابری عفی عنہ مدرس فارسی مدرسہ معینیہ عثمانیہ واقعہ درگاہ معلے دار الخیر اجمیر -

التماس جامع اوراق

اُذکُرُ کتاب داؤد دل   ہردم بہ لحن دلکش جان من
گر در شک است نادان توبگو   فاتوا بسورۃٍ من مثلہ

خدائے بلند و برتر کی کتاب یا سرور کائنات علیہ التحیتہ و الصلوۃ کی حدیث یا اولیا اللہ کی تصنیفات یہ سب ایسے مجموعے ہین جن پر دیباچہ یا تقریظ لکھنا شمشیر حقیر کے امکان سے بالاتر ہے - لہذا میرا مقصود ان چند سطور ذیل سے اسکے سوا اور کچھ نہین کہ اس مبارک دیوان کی ترتیب کے اسباب پر روشنی ڈالی جاے - بدر السالکین شمس العارفین - تاج الاولیا - سراج الاصفیا - کمال طریقت - جمال حقیقت - شیخ الاسلام و المسلمین وارث الانبیاء والمرسلین - صاحب اسرار الہی - سراپا باوصاف صحو صاحی - سرمایہ رحمت رب ودود آغا محمد داؤد قدس سرہ العزیز نے جب سجادۂ ابو العلائی پر جلوہ فرمایا اور اعلاء کلمۃ اللہ کا بیڑا اُٹھایا تو جسنے دست ارادت اوس وارث انبیاء کے ہاتھ مین دیا ید اللہ فوق ایدیہم کی تفسیر معنوی کا نظارہ کیا - چونکہ قبلۂ عالم پر نسبت چشتیہ کا غلبہ تھا لہذا اکثر اوقات عرفائے متقدمین کے کلام سے مجلس سماع گرم رہا کرتی تھی - بسا اوقات حالت ذوق و شوق مین جس شعر پر کیفیت طاری ہوئی اُسیکے بحر و قوافی مین زبان حق ترجمان نے جذبات قلبی کا ترجمہ کر دیا ؎

عشرطست بتان راکہ چو در ناز آیند	و ز روے کرشمہ شیوہا بنمایند
گہ غمزہ زنند گاہ زلف آرایند	اینہا ہمہ چیست تادلے بربایند

شیخ قدس سرہ العزیز کا کلام جسقدر صورت ظاہری مین صنایع شاعری سے بے نیاز ہے اُسیقدر بلکہ اُس سے بڑہکر بلحاظ مضامین اہل باطن کا مایہ ناز ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے

ز عشق ناتمام ما جمال یار مستغنیست	بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را

غرض یہ کہ یہان جسنے بحر معانی مین غوطہ لگایا گوہر معرفت پایا- اور جو محض نشست الفاظ کی تلاش مین رہا اُسنے کچھہ نپایا ٥

این بوئے نہ بوئے بوستانست	این بوئے ز کوے دوستانست

غرض مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات طیبات جمع نہین رہے بلکہ حاضرباشان خانقاہ مین سے جس آستانہ بوس نے جو کچھہ پایا اوس سے حظ اُٹھایا- وصال شیخ قدس اللہ سرہ کے بعد جب یہ سلسلہ حال وقال منقطع ہوگیا تو وہ دلدادگان سماع جو کلام شیخ کی شراب معرفت کے عادی ہو چکے تھے تشنگی سے تڑپنے لگے اور ناچار اون سابقہ اشعار کو جو شعر محجوب کی طرح پراگندہ ہو رہے تھے جمع کرنے کی ضرورت پڑی تاکہ اُونکی تکرار موجب تسکین دل بیقرار ہو-

یہان اس امر کا اظہار بیموقع نہوگا کہ کلام کے لیئے متکلم کا لخت جگر ہونا مسلم ہے تو اسمین شبہہ نہین کہ شیخ کے ملفوظات نظم ہون یا نثر مریدون کے پیر بھائی ہین جنکی خدمت و اطاعت ہر مرید پر واجب ہے یہی وجہ ہے کہ ملفوظات شیخ کو جمع کرنے کی رسم قدیم

مسنون فی الطریقت سمجھی گئی ہے خدا کا شکر ہے جسنے اس خاک نشین آستانہ آغائی کو
ان ملفوظات منظومہ کے جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی - اگرچہ اس جمع و ترتیب مین بہت
محنت اُٹھائی لیکن اسکے صلہ مین نہایت گران بہا چیز ہاتھ آئی یعنی اپنے مخدوم اپنے
ہادی دو جہان کے ملفوظات کا ایک حصہ جمع کرلیا اور پیران طریقت کی سنت ادا ہوگئی
جسکی برکت سے آج مین اپنے برادران معنوی کو اپنے سامنے مجتمع دیکھ رہا ہون لاؤ اب
ان اخوان الطریقت سے رخصت ہولون تاکہ وہ اس فیض رسانی مین مصروف ہوجائین
جسکے لئے جمع کئے گئے ہین -

بھائیو ایک وہ زمانہ تھا جو تمہاری جستجو مین گزرا پھر خدا کے فضل سے وہ دن آئے کہ
مینے تمکو جمع کرکے بترتیب بٹھایا اور تمہاری ملاقات کا لطف اُٹھایا وہ سہانی راتین جو
تمہاری میٹھی میٹھی باتون مین گذرین کبھی نہ بھولین گی - اور وہ نور کے تڑکے جب مین
تمہارے نظارہ سے اپنی آنکھون کو منور کرتا تھا ہمیشہ یاد رہین گے - آؤ میرے سینہ
سے لگ جاؤ کہ مین تمکو اس مبارک کام کے لئے رخصت کرون جسکے لئے تم جمع کئے
گئے ہو - آگرہ جاؤ ابوالعلائی مطبع مین چھپو اور آغائی بندون کی نگاہون
مین بسو - ہزارون برادران طریقت تمہارے مشتاق ہین اُنکی گود بھرو اور اُن کی
آنکھون کو اُس عالم قدس کے جلوون سے منور کرو جہان سے تم آئے ہو - خدا ہر
جگہہ تمہارا حافظ و ناصر ہے - اچھا رخصت فی امان اللہ

۷۸۶

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا ط

الحمد للہ کہ دیوان بحر عرفان عمدۃ الاولیا قدوۃ الاصفیا واقف اسرار لاہوتی کاشف اسرار
ملکوتی مظہر جمال محمود مصدر کمال ذات معبود حضرت آغا محمد داود نقشبندی ابو العلائی قدس سرہ العزیز

الموسوم باسم تاریخی

دفتر رحمت

۱۳۳۲ھ

المعروف بہ

دیوان صحو

اُردو

حصہ دوم

حسب فرمائش عالیجناب ذو فضل مآب ناہج مناہج تحقیق عارف معارف تدقیق آشنائی قلزم معرفت غواص بحر حقیقت
عندلیب گلستان ابو العلائی پروانہ شمع جمال اعظمی حضرت السیف والتدبیر خان بہادر محمد عبد الکریم خان شمشیر زادہ اللہ التوقیر تعلقہ
کرور گیری ممالک محروسہ سرکار نظام حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

باہتمام حافظ فیاض الدین پرنٹر

ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ میں چھاپا گیا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

(۱) قال قدس اللہ سرہ العزیز فی توحید باریتعالے (۶)

تیرا ہمشکل نہین یار جہان مین دیکھا
مثل خورشید تجھے کون و مکان مین دیکھا

ہو کے بے نام و نشان پیشِ اجل اے پیارے
رنگ بیرنگ ترا کون و مکان مین دیکھا

جسکو تو ڈہونڈ رہا ہے وہ ترے پاس ہی ہے
کو بہ کو بر سرِ بازار دکان مین دیکھا

یون تو ہر اِک نے کیا وصف سراپا تیرا
نمک آمیز بیان تیری زبان مین دیکھا

بعد مرنے کے بھی آرام کہان اوسکو نصیب
زار عاشق کو ترے خلد و جنان مین دیکھا

(۲) آپ کو آپ نہین دیکھ لیا جبتک صحو
بے مزا زندگی کو لاکھ جہان مین دیکھا (۵)

ہوا جو عاشق تمہارا صاحب تو خواب مطلق حرام سمجھا
یہی ہین آثار معرفت کے کلام حق لا کلام سمجھا

سنبھال اپنے کو پڑہ تو قرآن بگڑ رہا ہی عبث تو زاہد
نہین ہے آمین خلاف قبلہ جو مینے دلکو امام سمجھا

نماز مقبول کیون نہین ہو رجوع دل سے ادا کرے جب
جھکا یا گردن کو جس گھڑی مین رکوع و سجدہ قیام سمجھا

ہوس شاہی کی میرے دل مین نہ پارسائی ہی مجھکو مطلب
نہین ہے اصلا کسی کی پیروا مین جام جم کو غلام سمجھا

(۳)

جہان مین ہر جا چکور آسا جگر حسودونکا جل رہا ہے
ہے صحو صاحب تمہارے مُنہ کو جو رشک ماہ تمام سمجھا

(۶)

دور دل سے جب خیال ماسوا ہونے لگا
سامنے پردہ اُٹھا کر دلربا ہونے لگا

محفل آرا جب مذاق بوالعلا ہونے لگا
خاکساری مین غرور کبریا ہونے لگا

گوش زد یہ کب ہوا عالم مین اے پیر مغان
مین سے تو اور تو سے مین یہ تذکرا ہونے لگا

مُنہ دکھانے دونون عالم آئینہ پیدا کیا
شخص ظاہر دو سرا مین دوسرا ہونے لگا

یار کے دورہ مین میرے شہر کا ہر بادہ کش
چھوڑ کر جام و صراحی پارسا ہونے لگا

(۴)

وہ جو تھا نا آشنا اے صحو تیرا کیا کہون
بعد مدت رفتہ رفتہ آشنا ہونے لگا

(۷)

جھلکتے ہین گھر بیٹھے ہی درشن اونکے جوبن کا
ملا ہے آئینہ ہمکو سکندر قلب روشن کا

نہ مین کافر نہ مین مومن وہ جانے اور مین جانون
سر بازار کہدون ڈر نہین شیخ و برہمن کا

وہی دل مین سمایا ہے مین بھرتا ہون اسیکا دم
نہ وہ کافر نہ مومن دوست ہے میرے لڑکپن کا

کہان سے وہ کہان آیا عجب کچھ رنگ دکھلایا
تماشہ دیکھنے آیا جہان مین اپنے گلشن کا

سراغ اوسکا نہین ملتا کہان ہے یار ہرجائی
کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی دیکھے تو کیا دیکھے

دھوان چھایا ہوا ہے ہر گلی مین آہ و شیون کا
کہ یہ سینہ مرا گنجینہ ہے اوس شوخ پرفن کا

(۵)
پس دیوار جانان دفن کرنا صحو مضطر کو
کہ پہلو مین دل مضطر ہے کشتہ اونکی چتون کا
(۵)

جان تو رام ہوئی تن ہوا لچھمن اون کا
تن تنہا ہون اکیلا ہون قیامت ہے قریب
جو صدا اِنّی انا اللہ کی شجر سے نکلی
خود ہی کہتے ہین کہ شہ رگ سے قریب آپکے ہین

ہم کیا کہتے ہین دونون ہی ہین درشن اونکا
نام لیوا نرہا شیخ و برہمن اون کا
آگ لگجائے اوسے دیکھے جو جوبن اونکا
لامکان مین ہے وہ کسواسطے مسکن اونکا

(۶)
ڈہونڈتا ہے جو تجھے ڈہونڈلے اپنے سے وہ آپ
خاکساری مین ملا صحو کو مخزن اونکا
(۵)

خورشید سماوات ہے ہر ذرہ یہان کا
بے نام و نشان کہتے ہین اور سب سے منزہ
کچھ لطف نہین جینے کا بے معرفت یار
کیا جانے کوئی مرتبہ عشاق کا یارو

شبلی ہے کوئی اور کوئی منصور جہان کا
موجود ہوا کون ہے بے نام و نشان کا
جو طالب دنیا ہے یہان کا نہ وہان کا
ہے محرم اسرار وہی کون و مکان کا

(۷)
بلبل کو سناتا تھا خبر باغ مین صیاد
گلچین بھی ہے اے صحو کوئی باغ جہان کا
(۴)

کس طرح چھوٹے گا پیچھا دوستو جلاد کا
جان پر اپنے بنی ہے وقت ہے امداد کا

آرزو میں اِک ہما کی سینکڑون ہی مر گیٔے
کیا کرے دنیا و دین مین جستجو بیچارہ دل

کھیل تم لڑکون کا سمجھے صید ہے صیاد کا
ہے نہایت تنگ عرصہ عالم ایجاد کا

(۸)

صحو مرغِ دل پہ آب و دانہ ہے مطلق حرام
تھا لکھا قسمت مین میری کیا گلہ صیاد کا

(۵)

قیامت سا گزرتا ہے مرا ہر دم جدائی کا
نہین چھوڑا ابھی تک دخترِ رز کو گھر مین کھاے
رقیبون کے سکھانے سے نہین نقصان کچھ ہوگا
کروگے کب تک اب پردہ ہمین تم یہ تو بتلاؤ

گلہ کس سے کرون جانان مین تیری بیوفائی کا
ہوا زاہد کا بھی شہرہ جہان مین پارسائی کا
ازل سے ہے ہمارا او نگارشتہ آشنائی کا
زمانہ آ چکا جانان تمہاری رونمائی کا

(۹)

ہے یہ مکار کیسا صحو دیکھو گفتگو اوسکی
جہان مین گرم ہے بازار اوسکی خودنمائی کا

(۸)

نظر آیا رخِ روشن کسی کا
نہین ہین بے سبب نیچی نگاہین
نہین رہنے کے وہ خلوت کے اندر
ذرا ٹھکرا کے جانا جاتے جاتے
کوئی اِس جائے شاید آرہا ہے
نکلتے ہین جو گل بوٹے مہک کر
جو پہنا کان میں بالا یہ بولا

ہوا ہے خوب ہی درشن کسی کا
چُرا لائی ہے دل چتون کسی کا
کہ بازیگاہ ہے آنگن کسی کا
ترے کوچہ مین ہے مدفن کسی کا
پتہ دیتا ہے یہ مسکن کسی کا
ملا ہے خاک مین جوبن کسی کا
تجھے ہے یاد بالاپن کسی کا

(۱۰) جسے دیکھا اوسی کا دوست پایا
نہین اے صحو وہ دشمن کسی کا (۵)

کیا تحقیق عالم مین نہ کوئی دوسرا نکلا
پھرا دیر و حرم مین مین نہ پایا کچھہ پتہ اوسکا
غلط فہمی کو کیا بولون ہوا معلوم مدت مین
مجھے دیکھو نہ تم چشم حقارت سے مرے صاحب

جسے دیکھا جہان مین مینے اپنا آشنا نکلا
کھُلا جب غنچۂ بستہ تو میرا مدعا نکلا
جسے عاشق سمجھتے تھے وہی اب دلربا نکلا
بروزِ حشر ہو مین گے غلام بوالعلا نکلا

(۱۱) کیا صحو اوسنے یہ اچھا نہ رکھا آپ کو باقی
صنم نام خدا دلبر تمہارا با مزا نکلا (۵)

شہر مین شُہرہ ہوا اپنا پرایا نکلا
کہدو مجنون سے کوئی میری زبانی اتنا
کس قیامت کا بپا نوح سا طوفان ہوا
قلب سے کام طمع کا اُٹرا جاتا ہے

چاہ سے یوسفِ گم گشتۂ زلیخا نکلا
آج کس دہوم سے ہے ناقۂ لیلی نکلا
جوش پر جوش ہوا سینہ سے دریا نکلا
رنگ تبدیل ہوا داغ سویدا نکلا

(۱۲) دونون عالم مین نہین صحو کوئی اوسکا نظیر
سب حسینون مین حسین شاہدِ یکتا نکلا (۵)

کیا نہین اوسکے لئے تختِ سلیمان ہوگا
صدقِ دل سے جو ترا غاشیہ بردوش ہوا
آیا کس شان سے جامہ کو پہنکر پیارا

آپکے در کا گدا دین کا سلطان ہوگا
وہی ناجی بخدا صاحبِ ایمان ہوگا
سات پردے مین چھپا حضرتِ انسان ہوگا

بات کہنا تو ہے سہل اور سمجھنا مشکل | معرفت جسکو ہو وہ صاحب عرفان ہوگا

(۱۳)
ایسے جینے سے مرے صحو ہے مرنا منظور
جو کہ دشمن ہے مرا آپ کا دربان ہوگا
(۵)

یار سے ملنا مراد دیکھئے کیونکر ہوگا | کون سی بات سے راضی وہ ستمگر ہوگا
بحر وحدت کے شناور کا خدا حافظ ہے | کیا کنارے پہ نہین کشتی کا لنگر ہوگا
طعن زاہد سے نہین ڈرتے گنہگار ترے | جنکے پلہ پہ وہان شافع محشر ہوگا
بول اُٹھے گا ہر اک دیکھنا ذرّہ ذرّہ | اوج پر جب وہ مرا شمس منور ہوگا

(۱۴)
بیخبر گھر سے نہو کچھ تو خبر لیجے صحو
کون بیٹھا ہوا اس پردے کے اندر ہوگا
(۵)

مقام لی مع اللہ ہے امام شاہ قاسم کا | مسیح وقت ہے خادم غلام شاہ قاسم کا
بشر کو کب یہ قدرت ہے پر جبریل جلتے ہین | اشارہ کوئی سمجھے کیا کلام شاہ قاسم کا
عجب جادو بیانی ہے عزیزو کیا کہون انکی | عجب ہے دلربا چہرہ پیام شاہ قاسم کا
سلامی کو ترے باندھے ہے کھڑے جن و بشر سب ہین | ادب سے ہین بجا لاتے سلام شاہ قاسم کا
کوئی خالی مکان دیکھا کہین سے۔ تو نہین پایا | کہ ہر گھر صحو ہے مسکن قیام شاہ قاسم کا

(۱۵) در منقبت امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالب حمی سرایہ (۵)

کیا رتبہ ہو بیان جناب امیرؑ کا | خادم ہے جبرئیل مرے دستگیر کا

گرتے سنبھل ہی جاتے ہین ادنی ہی بات سے
نام آپ کا عصا ہے صغیر و کبیر کا

مجھکو بھی تھوڑی جائے نجف مین ملے حضور
ہوتا نہین دکن مین گذارا فقیر کا

ہم مال و زر کو خاک سمجھتے ہین مو نمو
رکھتے فقیر دوست ہین بستر فقیر کا

(۱۶)
کس کے فراق مین یہ فلک نیلگون ہوا
جو صحو رنگ زرد ہے مہر منیر کا
(۵)

ولہٗ قدس سرہٗ فی منقبت برہان الاصفیا امیر سیدنا ابو العلاؒ

دل ہوگیا ہے جب سے شیدا ابو العلا کا
کعبہ سمجھ لیا ہے روضہ ابو العلا کا

لازم ہے جانیوا لو احرام باندھے جاؤ
تا ہو نمود تم پر جلوہ ابو العلا کا

جائے صفا و مروہ صدر راہ عام پر ہے
قدرت کا آستانہ کوچہ ابو العلا کا

بیدام و بیدرم مین خادم حضور کا ہون
بندہ بنا چکا ہے بندہ ابو العلا کا

(۱۷)
کھوٹا کھرا پرکھ لے ہے ضرب صحو دلپر
چلتا ہے دو جہان مین سکہ ابو العلا کا
(۵)

در ثنائے سلطان الہند حبیب اللہ قدس سرہٗ

رخ روشن ہے وجہ اللہ معین الدین چشتی کا
ہر اک قالب مین ہے نقشہ معین الدین چشتی کا

کلام کنت کنزا کا دو عالم ہو گیا شیدا
سمجھ مین آئے کب رتبہ معین الدین چشتی کا

پلایا خم پہ خم ساقی شرابی مجھکو کہتے ہین
بنا پھرتا ہون متوالا معین الدین چشتی کا

مبارک شیخ کو تسبیح مجھے زنار کافی ہے
گلے مین پڑگیا مالا معین الدین چشتی کا

(۱۸)

جو جی چاہے ترا شاہا عنایت کی نظر کیجے
مسافر بنکے صحوؔ آیا معین الدین چشتی کا

(۵)

مکان ہے لامکان سب خاندان بو العلائی کا
نہ بالا کیون ہو رتبہ عاشقان بو العلائی کا

بہے آبا د میخانہ ترا ساقی قیامت تک
ہے دیدہ محو حیرت میکشان بو العلائی کا

تعجب کیا ملائک گر کرین سجدہ خوشامد سے
یہ ہے رتبہ عزیزو جانفشان بو العلائی کا

تن مردہ کرین زندہ مسیح وقت ہین ہر اک
تصرف ہے جہان مین بندگان بو العلائی کا

کرے کیا لیکے وہ جنت جو عاشق اونکا کہلائے
صحوؔ ہے نام لیوا خادمان بو العلائی کا

(۱۹) واہ فی العشق والشوق (۷)

وصال یار کی قاصد کوئی تدبیر ہوتا تھا
دل عاشق کی تسکین کے لئے تحریر ہوتا تھا

جنون کا سر مین ہے سودا کہ یہ تدبیر بہتر ہے
منانے سے نہین منتا اوسے زنجیر ہوتا تھا

وصال یار تھا دم مین ہے برسون برس غافل
ادب سے کہہ نہین سکتا بدل تقدیر ہوتا تھا

سوائے آہو دل کے شکار ایسا کہان بہتر
پسند خاطر نازک اوسے نخچیر ہوتا تھا

گلا جلاد گر کاٹے قیامت تک نہین کٹتا
ہمارے قتل کو پیارے تری شمشیر ہوتا تھا

ھوس سے کہو کوئی پریشان حال پھرتا ہے
گداز دل سے اب آخر مجھے اکسیر ہوتا تھا

(۵)	فلک گردش پہ گردش سو برس اے صحو اگر مارے کوئی ایسا ہوا پیدا جہان مین پیر ہونا تھا	(۲۰)

آزار محبت کا الم کم نہین ہوتا
جبتک کہ مسیحا مرا ہمدم نہین ہوتا

اوس بت کی محبت کا پرستار بنا دل
اب مجھکو کوئی لاکھہ کے غم نہین ہوتا

اوس بار امانت کا اوٹھانا ہوا مشکل
معلوم رہے آپکو آدم نہین ہوتا

اغیار جمع رہتے ہین محفل مین تو کیا ڈر
غمزہ کا تمہارے کوئی محرم نہین ہوتا

(۵)	چاہت مین تمہارے ہوا بدنام جہان صحو اب غیر کے فقرون سے وہ برہم نہین ہوتا	(۲۱)

جس نے دیکھا آپ کو صاحب سیانا ہوگیا
یُوْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ پر شیدا زمانہ ہوگیا

ناوک مژگان جانان کا ستم مین کیا کہون
مفت مین بیٹھے بٹھائے دل نشانہ ہوگیا

جب سے دیکھا یار کو قابو سے دل جاتا رہا
دوست سب دشمن ہوئے اپنا بگانہ ہوگیا

یوسف مصری کی عاشق اک زلیخا تھی فقط
میرے یوسف کا تو خواہان سب زمانہ ہوگیا

(۵)	چار دن کے واسطے کیا صحو آیا سیر کو عالم ایجاد مجھکو قید خانہ ہوگیا	(۲۲)

مرے جوش مین دیکھے دکھاؤن مین تمہین کیا کیا
زبان یان گنگ ہے پیارے سناؤن مین تمہین کیا کیا

جفا پر ہین کمر باندھے نہین لیتے خبر اونکی
ستاتے عاشقونکو ہو جتاؤن مین تمہین کیا کیا

نہ آئے جیتے جی ہر گز کبھی وہ گور پر میری
جو آئے تو تماشے کو دکھاؤن مین تمہین کیا کیا

کہین گل ہین کہین بلبل کہین خود باغبان ٹھیرے
عجب ہین رنگ کہلاتے بتاؤن ہین تمہین کیا کیا

(۲۳)

سخی ہے صحوؔ کا ساقی رہے آباد میخانہ
شرابِ وصل گوناگون پلاؤن ہین تمہین کیا کیا

(۵)

فراق کہتا ہے برملا یہ پری سے ملنا محال ٹھیرا
مین دل سے پوچھا تو ہنس کے بولا خودی مٹا دو وصال ٹھیرا

سراپا مملو ہے نور اوسکا دو عالم عکسِ جمال ٹھیرا
ملائے ہین ہمکو خاک مین وہ غضب نہین ہے جلال ٹھیرا

لگے تقیدمین کیسے کیسے اوٹھا کے بارِ محبت آئے
ثبوت علمی قرار پکڑا اجلی سے جان پہ وبال ٹھیرا

مٹے جہان کے طلسم سارے نہ غیر آوے نظر مین کوہی
جو کچھ کہ دیکہا تہا ہمنے پیارے وہ خواب تہا یا خیال ٹھیرا

(۲۴)

ذرا بہی ہمین نہین ہے کچھہ شک مین صاف کہتا ہون برہمن
اوٹھا کے گھونگٹ پری کو دیکہا یہ صحوؔ اپنا کمال ٹھیرا

(۵)

تڑپتا دل ہے میانِ پہلو مراد رشکِ قمر نہ آیا
ستم یہ کیسا فلک دکہایا کہ لڑ جھگڑ کر ادہر نہ آیا

خوشی سے اے دوستو رہو تم یہ داغِ حسرت کا لیچلے ہم
حسین دیکھے جمیل دیکھے کوئی بہی تجہسا نظر نہ آیا

ہوا نہ تحقیق اونکو ہرگز ہزارون پہرتے ہین جستجو مین
جہان مین الٹا حساب دیکہا یقین فردِ بشر نہ آیا

ہے ایسے جینے سے موت بہتر یقین ہوتا تو مر ہی جاتے
دلاسا عاشق کو یون ہی دینے کبہی وہ شام و سحر نہ آیا

(۲۵)

خبر لے تو صحوؔ جلد اپنی فضیحت عالم مین ہو رہا ہے
تو سو رہا ہے کہ جاگتا ہے گنہ سے ابتک حذر نہ آیا

(۷)

خاک مین مجھکو ملایا بتِ کافر کیسا
مجھ پہ افسوس کیا ہائے ستمگر کیسا

نیمجان کوئی ہوے کوئی ہوئے ہین بسمل
کوئی کہتے ہین کہڑے ابرو کا خنجر کیسا

کہدو یارون سے کہ خاموش رہو سوتا ہون
مین اوسے جانتا ہون جسنے ستایا ہی مجھے
زخم دل لاکھہ چھپائے سے کہین چھپتا ہے
یار ہر گھر مین ہے جون آئینہ تصویر نما

بعد مرنے کے مری گور پہ محشر کیسا
رنگ ہر رنگ ہے ہر رنگ مین دلبر کیسا
تیری ہر بات مین پوشیدہ ہے نشتر کیسا
اوس مصوّر کا تصور ہے مصوّر کیسا

(۲۶)
آپ پردہ مین چھپا مجھکو کیا ہے ظاہر
صحو بد نام کیا شوخ دلاور کیسا
(۷)

شکوہ کرتا ہے باغبان اپنا
فرض منصب ادا نہین ہوتا
آج تشریف یار لایا ہے
رات سے منتظر ہون در پہ ترے
اب تو آ جلد لے خبر میری
رونمائی قرار پائی ہے

چھوڑ بلبل تو آشیان اپنا
عذر کب تک یہ دوستان اپنا
رشک فردوس ہے مکان اپنا
بھولا بیٹھا ہے مہربان اپنا
حال ابتر ہے جان جان اپنا
کل مقرر ہے امتحان اپنا

(۲۷)
شکل موہوم پر ہوے نازان
صحو اچھا نہین گمان اپنا
(۵)

کیا پوچھتے ہو زاہدا اسلوب ہمارا
یوسف کو خبر کیجیے اس حال سے للہ
بے کیف تکیف ہون تعجب ہے تمہین کیا

ہم ساتھ لیے پھرتے ہین مطلوب ہمارا
بے پردہ یہ ہونے کو ہے یعقوب ہمارا
منصور سے ہے سلسلہ منسوب ہمارا

دنیا کی نہ خواہش ہے نہ عقبیٰ کی تمنا	ہے بخت رسا ان دنون کیا خوب ہمارا

(۲۸) کچھ چل نہ سکا زور نکیرین کا اے صحو
غالب ہی رہا جذبۂ مغلوب ہمارا (۵)

کیا پیچھے پڑا میرے یہ اجسام کا جھگڑا	ہے روز نیا دیکھئے اقسام کا جھگڑا
زلف و رخ جانان کا تصور ہوا جب سے	دیکھا نہین جاتا سحر و شام کا جھگڑا
قصّہ ہے بڑا طول مگر عمر ہے کوتہ	کچھ کہہ نہین سکتا مین دل آرام کا جھگڑا
جادو کا اثر رکھتا ہے مرجاؤگے سُنکر	ہرگز نہ سنو عاشق بدنام کا جھگڑا

(۲۹) بے نام و نشان ہو تو ابھی فیصلہ ہوجائے
اے صحو لگا رکھا ہے کیون نام کا جھگڑا (۷)

کس بلانوش نے یہ رشتۂ الفت جوڑا	میرا آرام گیا وہ نہ ستانا چھوڑا
دل کو بیچین کیا آنکھین دکھا کر پہلے	یار کیا مجھسے ملا صبر کا کوزہ پھوڑا
دے مئے وصل جو کچھ بھی تجھے دینا ہوئے	گہ بگہ دیتا جا تلچھٹ مجھے تھوڑا تھوڑا
کیا خطا مجھسے ہوی کچھ نہین معلوم ہوا	گھر مرا دیکھ کے وہ دور سے باگین موڑا
کچھ مسیحا کا یہان پر نہین چلتا چارہ	ہرگز اس عشق نے جیتا نہ کسیکو چھوڑا
شور و غل کرنے لگے سُنکے بلی کو میرے	جب ملایک کو لگا غیب سے آکر کوڑا

(۳۰) عہد و پیمان لیا یار نے دیکھو اے صحو
پڑ گیا پیر مین اپنے یہ ازل سے کوڑا (۵)

لبریز جام محفلِ مستان مین رہ گیا
نقشہ عدم کا دیدۂ حیران مین رہ گیا

یان جستجو مین اوسکی ہی رہتے ہین صبح و شام
مخزن کسی کا خانۂ انسان مین رہ گیا

پہچانتے نہین ہین ابہی تک وہ آپ کو
جہگڑا ہی تو گبر و مسلمان مین رہ گیا

وحشت کو میری دیکہہ کے گہبرا گیا ہے وہ
دستِ جنون ہی چاک گریبان مین رہ گیا

(۳۱)

ہرگز یقین نہ آئے گا عاشق کی بات کا
کیا صحو کو ہوا کہ نہین ہان مین رہ گیا

(۵)

جیتا رہا جب تک کہ مین سہتا رہا جور و جفا
کس سے کرون فریاد مین حاکم تو میرا تو ہوا

جب سے کہ آیا دہر مین ڈہونڈا کیا مین جا بجا
کب تک مین حیران یان رہون ملتا نہین تیرا پتا

ہوش و خرد سب گم ہوے باقی رہی اک جان ہے
ہمت بہی بیٹہے ہار دی قابو سے دل جاتا رہا

بہولا ہون تیری یاد مین دونون جہانکو یک بیک
پاتا نہین ہین آپ کو نام و نشان تک مٹ گیا

(۳۲)

رہ مین ملے غارتگران سب دوست جانی بنگئے
لایا تہا جو کچہہ نقد دل اے صحو سب لوٹا گیا

(۷)

عاشقون کو تیرے پیارے کفر کیا اسلام کیا
مذہب و ملت کہان کا ننگ کیا اور نام کیا

دمبدم دیتا چلا جا جامِ مے پر جامِ مے
تیرے میخوارون کو ساقی صبح کیا اور شام کیا

ایسی کچہہ دیدی ہے ساقی نے شراب بیخودی
مست ہین پیر و جوان سب خاص کیا اور عام کیا

کعبہ و بتخانہ مین شیخ و برہمن کیا رکہا
وصل اوسکا چاہیے بس قصر کیا اور بام کیا

روسیہ ہوے نگینہ نام روشن اورکا
یہ تو فرمائین مجہے پیرمغان انعام کیا

سجدہ سب ملکِ ملا یک نے ہے آدم کو کیا — تہمتِ گندم لگا کر کر دیا بدنام کیا

(۳۳)

دونون عالم مین نہین ہے کوئی صحو اوسکے سوا
ڈہونڈتا پھرتا ہے کس کو کام اور ناکام کیا

(۵)

جب تک کہ میان مصقلہ لا نہین ہوتا
ہر چند ہے رتبہ ہی پر اللہ رے کدورت
ہان دل سے مرے اُٹھتی ہین سو موج معانی
ہے میم مین احمد کے عجب راز و معمّا

وہ جوہرِ ذاتی کبھی پیدا نہین ہوتا
کیا کیجیے اِس دل کو مصفا نہین ہوتا
اِس قطرہ کا ہمسر کوئی دریا نہین ہوتا
اِس رمز سے آگہ کوئی حاشا نہین ہوتا

(۳۴)

اللہ کا ہے شکر کہ اب فیضِ حسن سے
اِس صحو کا دل مائل دنیا نہین ہوتا

(۵)

تلاشِ یار مین گم ہے دلِ مضطر سے کیا کہنا
عجب حالت ہے کچھ میری نہ مرتا ہون نہ جیتا ہون
نہ باندہ اب ڈنڈ پر نقش اور نہ جا ملا کے کہنے پر
وہ بدتر سے بھی بدتر ہے جو جسمین مذہبِ عشق

[illegible]

جلایا عشق کی آتش نے اِس دلبر سے کیا کہنا
مین راضی ہون مقدر پر بت کافر سے کیا کہنا
مجھے اپنا ہوا سایہ پری پیکر سے کیا کہنا
حقیقت حال عاشق کی ستمگر پرور سے کیا کہنا

۳۵

نہ جا بو جا کو مندر مین کہ دل ہے رام صحو اپنا
جو تن بیت الصنم ٹھہرے تو پھر تیرہ سے کیا کہنا

(۴)

یاد رکھنا ہمین تم بھول نہ جانا جانا
آپ کی درد جدائی سے مین مر جاؤنگا

مین فقط ہون تری صورت کا دیوانہ جانا
ملک الموت کو ہووے گا بہانہ جانا

ہجر مین زندہ ہے خونِ جگر پی پی کر	بدلے پانی کے مئے وصل پلانا جانا
چشم بد دور نہ غیرون کی نظر لگ جائے	جائے مردم میری آنکھونمین سمانا جانا

دستور یہ ہے کہ ایام اعراس اولیائے عظام مین مثل چادر گل کے پنکھا بھی آستانونمین نذر کرتے ہین اور چونکہ عشاق اپنے محبوب کی ہر چیز مین شمیم جان پرور پاتے ہین لہذا ایسے کسی موقع پر فرماتے ہین (۳۶) (۵)

لیجلو کارساز کا پنکھا	میرے بندہ نواز کا پنکھا
خضر و الیاس دیکھنے آئے	شوق سے بے نیاز کا پنکھا
حورین جھلتی ہین سب مودب یان	پنجگانہ نماز کا پنکھا
ید قدرت سے لو بنا ہے یہ	شان پاکِ نیاز کا پنکھا

(۳۷) کوئی کیا جانے صحو قدر اسکی
تنِ انسان ہے راز کا پنکھا (۶)

یہ نئی طرز کا امسال ہے یارو پنکھا	چل کے روضہ پہ میرے یار کے دا ؤ پنکھا
سالہا سال تمہین لانا مبارک ہووے	للہ الحمد کہ اب سے لاتا رو پنکھا
موسم گل مین ہوا ہے مجھے پھر جوشِ جنون	دل یہ کہتا ہے کہ ہر بار پکارو پنکھا
وصل اوس یار کا منظور اگر تمکو ہو	دمبدم ایک نیا اوس پہ نثارو پنکھا

چشم نابینا ہر اک کہتی تمنا ہے یہی
میری آنکھون سے لگا دیجو کہار دے پنکھا

(۳۸) (۵)

حوریان جھانکین ہین جنت کے جھروکون سے صحو
مہر و مہ بنکے جو آیا ہے ستارو پنکھا

جلوۂ نورِ خدا شاہِ حسن کا پنکھا
واہ کیا خوب بنا شاہِ حسن کا پنکھا

اسکو کہتے ہین ہر اک جن و بشر آنکھون پر
کیون نہو وصل علی شاہِ حسن کا پنکھا

شاہ فرہاد کے دامن کی ہوا آنے لگی
جب گریبان پہ ہلا شاہِ حسن کا پنکھا

قطب دین قبلہ عالم کا تماشہ دیکھو
بن گیا جلوہ نما شاہِ حسن کا پنکھا

(۳۹) (۵)

ہے یہی اپنے پرائے کی زبان پر اے صحو
اب کے کیا عمدہ بنا شاہِ حسن کا پنکھا

آئینہ مین کس لئے زنگ کدورت آگیا
اب صفائی ہو گئی جینے سے جی گھبرا گیا

جل گیا ہون سر سے پا تک شمع رو کے ہجر مین
جان کی پروا نہین پروانہ گر سلگا گیا

خاک میری اڑ گئی بنکر بگولے کی طرح
اے سموم اب ٹھہر جا کیا ہاتھ تیرے آگیا

مانتا ہر گز نہین کہتا کسی کا خیر ہو
کیا معلم اب تجھے پیارا نہین سمجھا گیا

(۴۰) (۶)

سرخ جوڑا شوخ پہنا سوئے مقتل عزم ہے
صحو اب شاید ہمارے قتل کا وقت آگیا

ترا ہمشکل عالم مین کوئی ایجاد ہونا تھا
کوئی شیرین کوئی خسرو کوئی فرہاد ہونا تھا

ہمارے قتل کا باعث ستم ایجاد ہونا تھا
کوئی بسمل کوئی گھائل کوئی [illegible] ہونا تھا

ہوا شاگرد وہ پہلے جسے استاد ہونا تھا
مسافر ہین عدم کے ہم کرم سے کام لیجے گا
بہانہ تھا وہ در پردہ خودی کو خود بھلا دینا

چڑھا منصور سولی پر مبارکباد ہونا تھا
زبانِ پاک سے تیرے تو کچھ ارشاد ہونا تھا
دوئی کی قید سے اے دل تجھے آزاد ہونا تھا

(۴۱)

تو ہے مختار جانان صحو اک محتاج ہے بیحد
پڑا رہتا ہے در پردہ اوسے امداد ہونا تھا

(۷)

کب ہووے غلط وہ کہ نہ انسان مین آیا
اللہ کے سوا کوئی ہے تحقیق جہان مین
دیکھ ابروِ خمدار و لبِ لعل و خطِ سبز
ترغیب ندے مجھکو کوئی دیر و حرم کی
کہتے ہین جسے دل ہے وہی خانۂ توحید
گر بھید ہے زاہد تو یہی بھید ہے حق کا

شہ رگ سے قریب آیت قرآن مین آیا
پوشیدہ جو تھا بس وہی میدان مین آیا
اک دیدہ و دل اک جگر و جان مین آیا
مین اپنے صنم خانۂ ایمان مین آیا
بشگفتہ میرے سینۂ بستان مین آیا
جو بھید کہ منصور کے عرفان مین آیا

(۴۲)

حق سے ہے کہ تو ہی صحو یہ دل ہے کہ تو ہی تو
خود ذات سے اپنی دل انسان مین آیا

(۵)

بیخیالی خیال ہے اپنا
مختلف صورتین ہوئین ظاہر
سر سے پا تک ہون آئینہ خانہ
کون سمجھے گا رتبۂ عالی

لا اوبالی جمال ہے اپنا
یہ تو ادنی کمال ہے اپنا
مجھکو دیکھو وصال ہے اپنا
بیخودانہ تو حال ہے اپنا

(۴۳)

تجھکو کیا ہو گیا ہے نادان صحو
کچھہ بھی آیا خیال ہے اپنا

(۵)

صفت بدنام مجھے عشق دل آرام کیا
آپ اچھا رہا بدنام مرا نام کیا

کیون بہوین تان کے بیٹھے ہو مرے بندہ نواز
کیا برا مینے کیا وصل کا پیغام کیا

مجھکو فرصت نہ دیا کام نہ کوڑی کا ہوا
آفرین جذبۂ دل آپنے کیا کام کیا

کھینچکر نقش مرا خاک پہ برباد کیا
نام باقی نہ رہا دیکھئے گمنام کیا

(۴۴)

صحو مدفن ہے ترا گوشۂ میخانہ مین
جیسا آغاز تھا ویسا ترا انجام کیا

(۶)

آنکھ مین تیرے سوا یار سمایا تو نہ تھا
قابل دید کوئی ایسا تماشا تو نہ تھا

کون کہتا ہے کہ اغیار پہ کرتے ہین نظر
کس کو مین غیر کہون دوسرا آیا تو نہ تھا

وہ تو محرم تھا مرا کس لیئے روپوش ہوا
راز پوشیدہ کوئی آپسے چھپایا تو نہ تھا

باوجود دیکھ ترا حکم ہوا۔ میرے سوا
کوئی سر بار امانت کو اٹھایا تو نہ تھا

مین اگر بہولون تو بہولون مرے صاحب مجھکو
آپنے مجھکو کبھی دل سے بہلایا تو نہ تھا

(۴۵)

اسی حسرت مین دم اے صحو نکلنے کا نہین
اپنی چھاتی سے مجھے ہائے لگایا تو نہ تھا

(۵)

بتا دو دو عالم مین ہے کون ایسا
قسم تیرے سر کی ہوا ہے نہ ہوگا

سزاوار ہے اوسکو جو کچھہ کہے وہ
کہے وہ گرانی انا اللہ عجب کیا

زبان پر کسیکی انا مثلکم ہے
فنا و بقا سے گزر جائے اب

سمجھنے کی ہے بات سن تو ذرا سا
تصور حضوری مین رہتا ہے کسکا

(۴۶)
تو قطرہ سا اے صحو دریا مین گم ہو
وہان کون خالق ہے پہر کون بندہ
(۵)

اٹھا کے پردہ خودی کا دل سے جناب کا تو جلال دیکھا
جو کل شیٔ محیط بولا وہ ہمکو جانا ہم اوسکو جانے
کلیم خود وہ کلام کرتا سمیع ہے صاحب سماعت
ہو صاف تو آئین بخن تو اب پڑہا نہین کیا سمجھ لو اوسکو
یہان نہ گھٹکر وہان نہ بڑہکر جہان مین دیکھا وہ ہی برابر

غریق بحر عمیق وحدت سراسر عالم جمال دیکھا
ہر اک بشر مین ہے اوسکا جلوہ اوسیکا ہمنے کمال دیکھا
وجود سارے منزہ ہمنے دو عالم اوسکا خیال دیکھا
عزیزو کسنے کہا ہے تمسے جو ملنا اوسکا محال دیکھا
فلک کے نیچے زمین کے اوپر جناب کا مین جمال دیکھا

(۴۷) **ولہٗ قدس سرہ** (۵)

اے طالب جمال طلبگار دیکھنا
ہر اک خیال کو تو ذرا دل سے دور کر
معلوم ہو گیا ہے زلیخا کو اے عزیز
لذت ہے کیسی عشق مین مجنون سے پوچھے

پردہ اٹھا کے جلوہ تو ہر بار دیکھنا
پہر دل کے آئینہ مین اوسے یار دیکھنا
یوسف کو لیوے کون خریدار دیکھنا
لیلے کا ہو چکا وہ گرفتار دیکھنا

(۴۸)
ہمکو ملا یا خاک مین مختار ہے وہ صحو
آیا نہین مین آپ سے لاچار دیکھنا
(۵)

مقابل آئینہ کے آئینہ تھا
کسی کا آشنا کوی ہوا تھا

کری خانہ خرابی میری مستی
سوا میرے نہ کوئی دوسرا تھا

کیا تحقیق جیدم مینے خود کو
ہوا معلوم اپنا آشنا تھا

اُٹھا دہو کا یقین کامل ہوا اب
ہمارے پاس ہی قبلہ نما تھا

(۴۹)

کوی جانے نہ جانے مجھکو عالم
کہو کیون صحو کو پیدا کیا تھا

(۹)

دل کسی پر نہ میرا مائل تھا
جس کو دیکھا وہ میرا قاتل تھا

اسلئے سب سے مین گریزان ہون
حضرت دل میں میرا منزل تھا

پاؤن کسطرح سے کہان مین اب
جابجا یار میرا ناقل تھا

آپ آئے نہ مجھکو بلوایا
سچ کہو کون تیرا حائل تھا

کوئی بھرتا نہین نظر مین مری
ہون مین ناقص بجا وہ کامل تھا

روبرو اوسکے ہم ہوے اُمّی
کیا بڑا یار میرا فاضل تھا

سب گیا بھول اک توجہ مین
اب کہان فخر علم عاقل تھا

جذبۂ عشق نے جسے کھینچا
پھر کہان فرض تھا نوافل تھا

(۵۱)

کسلیے باندہتے ہو خنجر آپ
صحو تیرا ایمان تو بسمل تھا

(۳)

کیا جانے بشر کچھہ رتبہ ترا یا پیر ہدیٰ یا مرشدنا
ہے ایک یہی عاجز بخدا یا پیر ہدیٰ یا مرشدنا

مولا تو مرا مین بندہ ترا ہی دلکو یقین کچھ شبہ نہین
غفلت مین پڑا محجوب رہا سمجھا جو تجھے کچھ اور ہی اور

توحید کو نادان کب سمجھا یا پیر ہدی یا مرشدنا
پردہ کو دوئی کے جلد اٹھا یا پیر ہدی یا مرشدنا

(۵۱) والہ قدس سرہ (۵)

عیسیٰ سے بھی مردہ ترا زندہ نہین ہوتا
جب تک کہ مجالی نہون جلوہ نہین ہوتا
کس منہ سے کہون حال دل زار کا اپنے
نتھا تیر ملامت کا ہدف روز ازل سے

دم بھر کا ہے مہمان یہ اچھا نہین ہوتا
ہر رنگ مین خود آپ کنہیا نہین ہوتا
کچھ آپ کہو آپ سے کیا کیا نہین ہوتا
پھر کس لئے وہ آپ کا شیدا نہین ہوتا

(۵۲)
شہ رگ سے بھی نزدیک ہے قران مین صحو
کہتا ہے جہان وصل ہین پردہ نہین ہوتا
(۷)

مین خاک کف پا ہی نہین یار ہون تیرا
جی چاہا سو کہتے ہین مجھے ہندو مسلمان
اس گلشن دنیا مین کھلی آنکھ تو دیکھا
جینے کی خوشی ہے نہ ہے مرنے کا مجھے غم
یوسف ہے اگر تو تو زلیخا ہون مین بیشک
حیران طبیبان بھی اگر ہون تو بجا ہے

سایہ کیطرح پایہ دیوار ہون تیرا
تو بخشے نہ بخشے مین گنہگار ہون تیرا
گل ہین تو ترے ہین مین بھلا خار ہون تیرا
غم کھاتا ہون خون پیتا ہون غمخوار ہون تیرا
بازار مین گر آئے خریدار ہون تیرا
اچھا نہین ہوتا ہون مین بیمار ہون تیرا

کرتے ہو عبث صحو سے پردہ مرے صاحب

(۵۳) مدت سے ہوا محرم اسرار ہون تیرا (۵)

دل جسے کہتے ہین دشمن ہے ہمارا کیسا
آپ پہلو مین چھپا کر دیا ظاہر ہمکو
حیرت آباد مین جب سے کہ ہوئے ہم ہین مقیم
پوچھتا گاہ نہین وہ ستم آرا مجھکو

آپ اچھا رہا اور ہمکو بگاڑا کیسا
نام بدلا کے رکھا آدم و حوا کیسا
آئینہ ہوگیا غماز ہمارا کیسا
اندنون ہوگیا اب حال تمہارا کیسا

(۵۴) کہہ نہین سکتا ہون نام اوسکا نہ بابت ای صحو
نام پیارے کا ہی کیا خوب ہی پیارا کیسا (۵)

اوسکی الفت مین مجھے لطف جوانی تو ملا
صحبت پیر مغان کیون نہ غنیمت ہو مجھے
رتبہ آدم کا تو دیکھو کہ دو عالم ہے مطیع
ہاتھ سے چھوٹ کے آئینہ گرا پتھر پر

مجھکو یوسف نہ ملا یوسف ثانی تو ملا
قطرہ بادہ اعجاز بیانی تو ملا
اور اسے چاہئے کیا ستر نہانی تو ملا
خود نما جلوہ ما اعظم شانی تو ملا

(۵۵) صحو قسمت مین ہمارے ابھی باقی کیا ہے
نہ ملا اور ہمین کچھ دل فانی تو ملا (۵)

دل کسی کافر کے پالے پڑگیا
بھولا بھٹکا آرہا تھا اس طرف
کھیل لڑکون کا نہین اے عاشقو
معرفت کی راہ مین یارا نہین

دیکھتے ہی ہوش اکدم اڑگیا
گھر شرابی دیکھکر وہ مڑگیا
دار پر کہکر انا الحق چڑھ گیا
اب تصور کا بھی ٹٹو اڑگیا

(۵۶)

پست ہمت کر دیا ہے صحوؔ کو
چھوڑ کر رہ مین اکیلا پڑ گیا

(۵)

بے نشان کا اے عزیزو دل نشانہ ہو گیا
بیحجابانہ ہوا چاہے ہے وہ پردہ نشین
لاکھہ پردو مین چھپانے سے نہین چھپتا ہی عشق
جذبۂ عشقِ صنم کب چھوڑتا ہے دوستو

آفتِ جان اوسکے گھر مین میرا خانہ ہو گیا
میرے گھر آنے کا اونکو اک بہانہ ہو گیا
دل لگا کر اون سے مجھکو اک زمانہ ہو گیا
گورمین خاکِ غریبان کا سرہانہ ہو گیا

(۵۷)

بعدِ مدت صحوؔ اب مجھکو یقین حاصل ہوا
جسکو ہم بیگانہ سمجھے وہ یگانہ ہو گیا

(۶)

در منقبت حضرتِ خواجہ خواجگان سلطان الہند حبیب اللہ غریب نواز می سراید

سنا تھا پیرِ طریقت سے نام خواجہ کا
خطاب اونکا ہے ہندالولی عطائے رسول
بتاتے ہین وہ اونگلی سے دیکھکر مجھکو
بگڑتا کیا ہے ترا لطف کی نظر گر ہو
نہین وہ دام ہے کھوٹا کہ جسپہ نام ہو ثبت

پلایا ساقی نے مے بھر کے جام خواجہ کا
ہر ایک بھرتے ہین دم خاص و عام خواجہ کا
شراب پینے کو آیا غلام خواجہ کا
ہمارا کام نکلتا ہے نام خواجہ کا
جہان مین چلتا ہے سکہ مدام خواجہ کا

(۵۸)

خلافِ شرع مین اے زند تو نہ مجھکو ڈرا
بجا ہے صحوؔ کو سجدہ سلام خواجہ کا

(۵)

کیا بتاؤن دل نے میرے کیا کیا
شور برپا عالم بالا کیا

خیر و شر کے آپ خود مختار ہین
چھپ کے پردہ مین مجھے رسوا کیا

تاج کرمنا دیا انسان کو
معرفت کے واسطے پیدا کیا

للہ الحمد آج کی کیا رات ہے
جن و انسان آپ کو سجدہ کیا

(۵۹)
صورت اپنی دیکھنے کو صحوؔ آپ
آئینہ پیدا کیا اچھا کیا
(۵)

ردیف بائے موحدہ

مست و خوش ہوتا ہے دل بے جو کوئی نام شراب
ساقیا صدقے ترے مجھکو پلا جام شراب

خاص ہو اگرہ کی اور کسی جا کی نہو
تن مین جبتک ہے دم باقی ہین ایام شراب

حال دل کسکو سناؤن اے مرے عالیجناب
پیتا ہر روز ہون لیکر مین بہت وام شراب

مین تمہین چاہتا اپنے سے مگر کیا مین کرون
دیتا اکثر ہے مجھے پیر مغان جام شراب

(۶۰)
محو کا حشر مین اے صحوؔ نہ چھوڑون دامن
داد خواہ در پہ رہون مین پئے انعام شراب
(۵)

منصب مرا شاہی نہ گدائی مرا منصب
بہتان ہوا قالو بلیٰ مرا منصب

مشاطۂ ازل ہون مین مرا کام یہی ہے
سب جانتے ہین روئے نمائی مرا منصب

عالم مجھے کیا جان کے انجان ہوئے ہین
مشہور تو ہے عقدہ کشائی مرا منصب

خالی نہین اک بات بہی مطلب سے ہماری | بہتر ہے بہلائی کہ برائی مرا منصب

(۶۱) کس نام سے ہم تجہکو بہلا صحو پکارین
ہر شے مین ہوا جلوہ نمائی مرا منصب (۵)

ردیف یائے تحتانیہ فارسی

مجہسے کیا پوچہتے ہین کیا ہین آپ | خود کو بہولین تو کیسا ہین آپ
کون پہچانے نقشبندیٔ گل | گلِ بیرنگِ بو العلا ہین آپ
ذات پاک آپ کی ہے وجہ اللہ | شش جہت آئینہ نما ہین آپ
چشم رکہتے ہو دیکہو معنی کو | اپنی صورت پہ کیا فدا ہین آپ

(۶۲) چہوڑو اے صحو خود نمائی کو
بت پرست اور ہم خدا ہین آپ (۷)

ردیف تائے فوقانیہ

مدت سے ہون مین تشنہ لب و کام محبت | ساقی مجہے پلوا دے کوئی جام محبت
کچہہ کافر و مومن پہ نہین دیکہئے موقوف | پوشیدہ ہر اک دل مین ہے اسلام محبت
دل آپ کا اب گالیان کہا کر ہوا ٹہنڈا | پایا یہ دلا آپ نے انعام محبت
آتا ہے یہی دل مین کہ پہڑواون ڈہنڈورا | لیوے نہ کوئی اہل جہان نام محبت

کیا پوچھتے ہو یارو مرا حال عجب ہے
عاشق کو ترے کوئی بھی اچھا نہین سمجھا

برباد کیا مجھکو دلارامِ محبت
پھرتا ہے ہر اک کوچہ مین بدنامِ محبت

(٦٣)
آغاز جسے کہتے ہین انجام ہے اپنا
کیا پوچھتے ہو صحو تم انجامِ محبت
(۵)

سرگرم رہا کرتا ہے بازارِ محبت
خالی نہ کسی فرد کو پایا دو جہان مین
کیا جانے کوئی حالِ دلِ زار عزیزو
حیران ہین اسے دیکھکے افکار طبیبان

عاشق ہے گران مول خریدارِ محبت
ہے صاف عیان خلق مین آثارِ محبت
ھر روز فزون پاتا ہے اطوارِ محبت
اچھا کبھی ہوتا نہین بیمارِ محبت

(٦٤)
ہے سب سے الگ صحو پہ اون سب مین ہے شامل
پاتا ہے وہی آپکے اسرارِ محبت
(۵)

ہے پایا جو ساقی شرابِ الست
کہا پھر تو قالوا بلے اخود بخود
ملایک کے سب ظلوم جھول
پڑینگے یہ سے لینے کے دینے وہان

ہوا با مزہ دل کبابِ الست
کیا پیش قدمی جوابِ الست
سہا بار عاشق جوابِ الست
جو پوچھین گے ہمسے حسابِ الست

(٦٥)
نہین اس سے بہتر وظیفہ کوئی
پڑہو صحو ھر دم کتابِ الست
(۵)

کیا پوچھتے ہو چاک گریبان کی شکایت

کس منہ سے کہون ہین دلِ بریان کی شکایت

وحشت ہی لیئے پہرتی ہے اب مجھکو عزیزو
گل خار مین رہتا ہے نہان خار ہی گل مین
مردود نہ ہوجائے اوسے کہدو ابھی سے

رہبر سے کرون قیس بیابان کی شکایت
کرنے کا نہین آنکہہ سے شیطان کی شکایت
کرتا ہے کوی حضرت انسان کی شکایت

(۶۶)

مذکور تو دربار مین ہوتا ہے کسی طرح
ہے صحو دل بے سروسامان کی شکایت

(۳)

مین نہین کہتا زبان سے آرہی ہے کوی دوست
جسکو دیکہا تجھکو دیکہا آشنا نہ بیگانہ تہا
کیا قیامت ہے کہ بہولے آپکو پہرتے ہین ہم

خون دل پیتے ہین ہردم ساکنان کوی دوست
تہا ہر اک عالم مین پیدا کیا خیال روے دوست
دیر و کعبہ مین ہی دیکہا جا بجا ہی کوئے دوست

کب نظر مین پہرتے ہین اونکے امیر و بادشاہ
چاہتا ہون دل سے پوچہون داد میری دیجیے
خوش نصیبی پر اونہون کے کیون نہو حسرت مجھے

ہے وہ لاپروا ازل سے پاسبان کوی دوست
آپ سے بڑہکر نہین ہین شایقان کوے دوست
وہ جو کہلاتے ہین عالم مین سگان کوے دوست

ہین ابوبکر و عمر عثمان و حیدر صحو زار
میرے حامی وقت مشکل امتحان کوے دوست

وازوست قدس اللہ سرہ العزیز این غزلی کہ ہر مصراعش مشتمل است
بر دو زبان یعنی فارسی و ریختہ

(۶۷)

(۵)

پاتا نہین بغل مین دل   دلبر ما کجا برفت

کہدو کوی طبیب سے   جان عزیز ما برفت

بھول گیا خوشی سے مین حفظ مراتب و ادب — آجو گیا وہ سامنے از تہِ دل دعا برفت
کیون ہے ڈراتا ناصحا نیست عدوے ما کسے — مرنے کے آگے مر گیا بر سرِ ما قضا برفت
شرم و حیا نہین مجھے خانہ بخانہ میروم — عاشقِ بے نصیب ہون بردرِ او گدا برفت

(۶۸)

پاتا نہین مین آپ کو اندر خویش گم شدہ
صحو کہان چلا گیا محرمِ راز ما برفت

(۵)

ردیف ثاے مثلثہ

عشق بتان کی دل مین رکھی آرزو عبث — زاہد بھٹکتا پھرتا ہے تو سو بہ سو عبث
جھگڑا پڑا ہے شیخ و برہمن کا دہر مین — دیر و حرم مین کرتے ہین یہ جستجو عبث
وحدت مین تیری بولے بشر کی مجال کیا — کاٹی گئی زبانِ قلم گفتگو عبث
بچھڑا جو دوستون سے جہان مین ہوا خراب — بے نام بے نشان پھرا کو بکو عبث

(۶۹)

کہدو یہ صحو سے کہ اب آتے نہین گھر ترے
تکتا کھڑا ہے صبح سے تو چار سو عبث

(۷)

ردیف جیم تازی

جلوہِ شانِ کبریا ہے آج — صنمِ دل سَتاہ بوالعلا ہے آج
دو نون عالم ہین آئینہ صاحب — رونما جا بجا ہوا ہے آج

اوٹھہ گئی ہے خودی خدا کی قسم
عید کا دن اگر کہین تو بجا
دیکھتا ہے ادہر اودہر ہر سو
ایسا رتبہ کسی کا ہوتا ہے

جلوہ افروز مہ لقا ہے آج
شور صلِّ علی مچا ہے آج
پوچھو عاشق سے کیا مزا ہے آج
مہر و مہ آپ پر فدا ہے آج

(۷۰)
صحو محتاج در پہ حاضر ہے
زور پر بخت نارسا ہے آج
(۱۰)

ساقیا کیسا پلایا بھر کے تو پیمانہ آج
کوبکو سے دیکھنے جاتے ہین سب پیر و جوان
گبرو ترسا عیش کرتے ہین جہانین روز و شب
فیصلہ ہوتا نہین ہے مدعی ہے زور پر
ہو کا پیاسا شام سے بیٹھا ہون در پر آپکے

تیرے دیوانہ کا عالم ہو گیا دیوانہ آج
شہر مین شہرت ہوی ہے آ رہا دیوانہ آج
کعبۂ دل بن گیا ہے مومنو بتخانہ آج
روبرو حضارِ مجلس کے ذرا بلوانا آج
جلد تنخواہ اب مجھے سرکار سے دلوانا آج

آتشِ غیرت لگی تن مین یکایک یار آج
بے نصیبی پر نہ روئین ہم دلا تو کیا کرین
لگ گیا دامن مین دہبہ آبرو جاتی رہی
آگ سینہ مین خریدارون کے ہے بھڑکی ہوی

خیر سے رونق ہوے ہین آپکے اغیار آج
دین کی دولت ہم لٹاتے ہین کھڑے سرکار آج
سنگِ دہلیزِ صنم ہے زاہد و میخوار آج
ہے زیادہ کل سے بڑھکر گرمیِ بازار آج

(۷۱)
صحو ایسا کام کر جو کام آوے کل ترے
ہم جتا دیتے ہین تجھکو جلد ہوشیار آج
(۸)

صندلِ شاہ بوالعلا ہے آج — رونق افروز مصطفےٰ ہے آج

کیا نظر مین تری نہین آیا — حق بہ شکلِ ابوالعلا ہے آج

کام بن آئینگے غلامون کے — خلعتِ مغفرت عطا ہے آج

میرے رتبہ کو کون سمجھے گا — اوج پر بختِ نارسا ہے آج

آج کی شب مین رونمائی ہے — ابتدا اور انتہا ہے آج

کوئی حائل نہین رہا پردہ — قطرہ دریا مین ملگیا ہے آج

سوزشِ عشق سے کباب ہے دل — واہ رے واہ کیا مزا ہے آج

(۷۲) صحو منزل نہین سوا اوس کے — درِ محبوب کبریا ہے آج (۵)

ردیف حاے حطی

مضطر ہے تن مین دل مرا سیماب کیطرح — مرتا ہون یار ماہی بے آب کی طرح

اوس شعلہ رو کے عکس سے عالم ہوا عیان — روشن ہوا ہے دل مرا مہتاب کیطرح

کیونکر نہ سجدہ اوس بتِ کافر کو مین کرون — ابرو خمیدہ اوسکے ہین محراب کی طرح

جلوہ نما ہے جب سے مرے گھر مین نازنین — اغیار جمع آئے ہین احباب کی طرح

(۷۳) اے صحو تو بھی ملک معانی کی سیر کر — قوت سے ہے تری رستم وسہراب کیطرح (۴)

عشق نے تیرے صنم مجھکو بچایا بے طرح
چھوڑکر اسلام کو کافر بنایا بے طرح

دیر و کعبہ مین کہین تیرا پتہ ملتا نہین
دربدر شام سحر مجھکو پھرایا بے طرح

صرف یہ تہمت سے مجبیر مین کہون تو کیا کہون
نام ہستی کا مرے خاکہ اوڑایا بے طرح

(۷۴) لیکے ساتھ اغیار کو اے صحو آیا وہ صنم
بعدِ مردن قبر پر آکر ستایا بے طرح (۵)

ردیف خائے معجمہ

ماہرو دولہا بنا ہے پہنکر پوشاک سرخ
اسلئے رہتی شفق ہے بر سرِ افلاک سرخ

سبز رنگت پر بجا ؤ خونِ عاشق ہے نہان
سر پا تک سے حنائی جامہ ادراک سرخ

انتظارِ یار مین شب بھر جو مین روتا رہا
اشکِ خونی سے ہوے ہین دیدۂ نمناک سرخ

فرطِ رحمت سے کہون کیا حال ہوگا آپکا
دیکھکر امت کو ہونگے صاحب لولاک سرخ

خون برستا ہے فلک سے بدلے پانی کے مدام
ہے زمینِ کربلا اے صحو سرخ اور خاک سرخ

منہ مین زبان نہین کہ کرین وہ بیان شوخ
رازِ الست مست ہوے عاشقانِ شوخ

آتا نہین زبان پہ وہ پوشیدہ راز ہے
کیا پوچھتے ہو صاحبو نام و نشانِ شوخ

دو لے سے چھپے ہے دامنِ دل تیرا دیکھ لے
خالی نہین ہے کیسہ جان رازدانِ شوخ

دنیا و دین کے جھگڑے سے آزاد ہوگئے
کھلتے ہی آنکھ ہوگیا مجھکو گمانِ شوخ

(۷۶)

اغیار مین سمجھتا تھا سارے جہان کو صحو
مشہور ہم ازل سے ہوے پاسبانِ شوخ

(۷)

ردیف دال مہملہ

مرا دل ہے محوِ جمالِ محمدؐ
وصالِ خدا ہے وصالِ محمدؐ

یہی کہہ رہا ہے مرا دل عزیزو
خیالِ خدا ہے خیالِ محمدؐ

ہوا جسکے باعث دو عالم ہی پیدا
بیان ہم کرین کیا کمالِ محمدؐ

نہ تھے جن و انسان زمین آسمان جب
ہوا تہے ظہورِ جمالِ محمدؐ

دل مردہ ہوتے ہین اکدم مین زندہ
ہے معجز بیان کیا مقالِ محمدؐ

سوا ذکر لیلی کے مجنون بنا دل
سنا دے کوئی مجھکو حالِ محمدؐ

(۷۷)

ہوا ہون مین اے صحو سو جان سے دل سے
فدائے محمدؐ و آلِ محمدؐ

(۵)

اوس بت کی کرامت سے ادہر چھوٹے ادہر بند
ہم پنجۂ حسرت سے ادہر چھوٹے اودہر بند

شاید کہ لکھا کاتبِ تقدیر نے تھا یہ
ہنگامۂ کثرت سے ادہر چھوٹے اودہر بند

کیا کام نکالا ہے مری نفس کشی نے
دنیا کی محبت سے ادہر چھوٹے اودہر بند

ہم پھندے مین صیاد کے جدن سے پھنسے ہین
خالی نہ شرارت سے ادہر چھوٹے اودہر بند

کیا خوف تجھے صحو ترا یار ہے بر مین

(۷۸) قربان اشارت سے ادہر چہوٹے ادہر بند (۷)

ردیف رائے قرشت

غیر دیکھا نہ کوئی بزم جہان مین آکر
آپ ظاہر ہوا پوشیدہ مکان مین آکر

پارسائی مین بنا دیکھو دکان مین آکر
کیا حلاوت سے ملی سود و زیان مین آکر

ضبط کچہ کر نہ سکا فاش ہوا عالم مین
پا گیا رازِ دلی آہ و فغان مین آکر

مرغِ دل کو کیا آدم کے ہے زخمی ظالم
واہ کیا کام کیا تیر و کمان مین آکر

جسنے یہ کہیل نکالا ہم اوسے جانتے ہین
تفرقہ ڈالے ملک وہم و گمان مین آکر

آپ سلطانِ دو عالم ہین گدا آپ ہی ہین
منتظم آپ ہوے خورد و کلان مین آکر

(۷۹) کہولکر دیدہ تحقیق اوسے دیکہہ ذرا
کون بیٹہا ہے ترے صحو مکان مین آکر (۵)

ستاتے ہو عبث ہمکو صنم تم مہربان ہوکر
نہین کچہ قدر کرتے ہو ہماری قدردان ہوکر

کسے تو غیر سمجہا ہے یہ تیرا صرف دہوکا ہے
جہان مین گم ہوا ہے وہ نشانِ بے نشان ہوکر

چہپانے سے کہین بہی حسن چہپتا ہی حسینونکا
کیا کرتے ہین نظارہ وہ خود ہی پاسبان ہوکر

(۸۰) کہڑے ہین روبرو تیرے لگاتے صحو ہین تہمت
یہ کیون نامہربان ٹہہرے تمہارے مہربان ہوکر (۲)

میری صورت کا ہی عاشق حور و غلمان چہوڑکر
بلبل وحشی بنا دل باغِ رضوان چہوڑکر

خاک مین کیا چیز ہے نا چیز کا شیدا ہوا
تاج خسرو چھوڑ کر تخت سلیمان چھوڑ کر

(۸۱)
کیا تجھے سودا ہوا ہے گھر مین دلبر چھوڑ کر
دیکھے ہے پانی کے اندر ماہِ انور چھوڑ کر
کیا کہین کس سے گئین فریادرس کوئی نہین
آئے ہین اب ہم یہان تخت سکندر چھوڑ کر
دونون عالم مین نہین عزت سوا تیرے کہین
ہے کہان مجھکو سہارا آپکا در چھوڑ کر
آب و دانہ نے ہے کی آخر مری مٹی خراب
گردشِ افلاک سے ہون تنگ بستر چھوڑ کر
(۵)

(۸۲)
وقت جو گزرا سو گزرا صحو اب ہشیار ہو
کیا نمرے پچھتانے سے ہوتا ہے گوہر چھوڑ کر
(۵)

قطرہ کا قطرہ رہا ہے وہ دریا ہو کر
کیون مقید ہوا آدم تو خلیفہ ہو کر
پوچھتے کیا ہو مرا حال اوسی سے پوچھو
جان انجان ہوا یار شناسا ہو کر
خوب پہچانتا ہون آپ کو ہرجائی ہو
آیا کس شان سے ہے خاک کا پتلا ہو کر
ایک ہی شخص ہے یان پردۂ تحقیق کہان
مار ڈالا مجھے سرکار نے پردا ہو کر

(۸۳)
حسن یوسف کی تمنا مین شب و روز اے صحو
نام بدنام کیا عشق زلیخا ہو کر
(۵)

رہا اولجھا دلِ شیدا تری زلفِ معنبر پر
جو دیکھا مرتا ہو گا جمال روے انور پر
خدارا میری آنکھون سے اگر دیکھے کوئی آکر
فلک سے نور برسے ہے شہ فرہاد کے در پر
اٹھا جسکا تعین ہو وہ سمجھے بات کو میری
کہون کیا صدق مین اپنا گمان ہوتا ہی ہمسر پہ

نہ اُٹھوں گا کبھی ہرگز صبا چل کام کر اپنا | لگا بستر کو مین بیٹھا شہ فرہاد کے در پر

(۸۴) بہت سی خاک چھانی صحو پر اونکو نہین پائے
نہ کیون پھر جان دینا سہل ہو ایسے دلبر پر (۴)

پردۂ میم مین چھپے ہین حضور
تمکو زاہد ارم مبارک ہو
سینہ سوزان ہے چشم گریان ہے

ہم سے نزدیک ہین نہین کچھ دور
کہدو زاہد سے کیا کرین ہم حور
پڑ گیا جس سے دلمین ہے ناسور

(۸۵) پوچھو لیلی سے حال مجنون صحو
خار سے پا ہوئے ہین چکنا چور (۷)

ردیف زائے معجمہ

کیا شان تری ہے صل علی سلطان الہند غریب نواز
مین ایک نہین ہون تیرا گدا بہتیرے پڑے ہین در پہ ترے
مین مفلس ہون کیا نذر کرون قربان ہے تم پر جان اور دل
ڈھونڈا مین جا نمین ہر اک جا تب کر آیا ہون مین یہان
دربار مین تیرے جو آیا سب مقصد دل کے بھر پایا
ہر ایک وسیلہ رکھتا ہی مین تیرا ہون تو میرا ہے

کہتے ہین تجھے ادنی اعلی سلطان الہند غریب نواز
ہو لو نہ مجھے تم یا مولا سلطان الہند غریب نواز
یہ ہدیہ ہو مقبول مرا سلطان الہند غریب نواز
اجمیر مین پائے تم خواجہ سلطان الہند غریب نواز
ولوا دے سخی شیئاً للہ سلطان الہند غریب نواز
میرا نہ کوئی ہے تیرے سوا سلطان الہند غریب نواز

یہ صحو غریب اس در کے سوا اب جائے کہان فرمائو تمہین

(۵)	بیکس بندہ ہے یہ تیرا سلطان الہند غریب نواز	(٨٦)

وله فی مناقبه

یا حضرت خواجہ اجمیری سلطان الہند غریب نواز
کر دیجے خودی سے مجھکو بری سلطان الہند غریب نواز

فریاد کرون کس سے جاکر ہے موج بپا ڈوبیا گھری
تم پار لگا دو کشتی مری سلطان الہند غریب نواز

پوچھے گا فرشتہ گر مجھسے ہے کون ترا رب کیسے تو بہی
بس دونگا دہائی مین تیری سلطان الہند غریب نواز

دربار مین تیرے حاضر ہے جو فرد بشر وہ شادان ہے
اب میرے لیے ہے کیا دیری سلطان الہند غریب نواز

(۵)	ہان صحو کی عرض اب سن لیجے اکبار کرم ایسا کیجے یہ دل مین ہمارے آ کہیری سلطان الہند غریب نواز	(٨٧)

فیض بخش جن و انسان حضرت بندہ نواز
کیجیے بندہ پر احسان حضرت بندہ نواز

چھوڑ کر دنیا و دین کو آ پڑے در پر ترے
ایک مدت سے ہون دربان حضرت بندہ نواز

کہہ نہین سکتا زبان سے حال روشن ہے مرا
سینہ سوزان چشم گریان حضرت بندہ نواز

مین نہین جاؤنگا ہرگز کوئی جائے یا رہے
نیک و بد ہین تیرے مہمان حضرت بندہ نواز

(۵)	صحو ایک ادنی غلامون مین ترے مجھو رہے دوسرے ہین شاد و خندان حضرت بندہ نواز	(٨٨)

ردیف شین معجمہ

دن رات رہا کرتے ہین زر دار فراموش
وہ یار فراموش ہم اغیار فراموش

کس سوچ مین ہے دیر سے معلوم نہین ہے
دنیا سے غرض اونکو نہ عقبیٰ سے سروکار
موسیٰ کی طرح طور پہ بیہوش گرے ہین
منبر پہ چڑہا بیٹھا ہے مکار فراموش
عاشق ہین ترے کافر و دیندار فراموش
مے پی کے ہوئے طالب دیدار فراموش

(۸۹)
مختار ہے سرکار سے بخشے نہ بخشے
رہتا ہے ترا صحو تو ہر بار فراموش
(۵)

ردیف غین معجمہ

سانس سرد او رقلب آتش زاد ہوان بتی چراغ
باندہتا ہے روشنی جو جلد ہوتا ہے فنا
کہول کر موباف زلف و رخ بناتا ہے وہ بت
پوچہ لو ہر اہل دل سے ہی گواہ اس بات کا
خود مین جب دیکہا نظر آیا دہوان بتی چراغ
ہے زبان حال سے گویا دہوان بتی چراغ
کیون نہ لہرائے سر دریا دہوان بتی چراغ
ہے نہان فانوس تن مین کیا دہوان بتی چراغ

(۹۰)
شب کو جان و دل جلا کر آہ کر اے صحو تو
رات کو درکار ہے ہر جا دہوان بتی چراغ
(۵)

ردیف فا

آج ساقی کا مرے ہے میکشو غسل شریف
کہہ دو زاہد سے نہ چہوڑے میکشو نکو آج کل
دوستونکی عید ہے اے دوستو غسل شریف
ہے خوشی کا دن ہمارا منعمو غسل شریف

حضرتِ موسیٰ و عیسیٰ دیکھنے کو آئے ہین
میرے مولا کا ادب سے لیجلو غسلِ شریف

پل مین کردے گا تونگر صدقِ دل سے آئیے
یہ تو ہے السیاء لم مغلسو غسلِ شریف

بیخودی مین بڑہ نہ جانا ہے ادب لازم یہان
گوشِ دل سے صحو تم سنئے چلو غسلِ شریف

(۹۱) (۵)

بہلا تیرا کیسا یہ حال ہے کبھی اسطرف ... ف
یہ خیال کیسا خیال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

کبھی شیخ ہین کبھی برہمن کبھی بت پرست او بت شکن
یہ اک اونکا ادنیٰ کمال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

کہین بھولا بھٹکا تو آیا ہے اسے بے پتہ تو پتہ بتا
تو ہی شخص عکسِ جمال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

کرے فکر کوئی تو کیا کرے تری ذات ایک ہے نام دو
جو جمال ہے وہ جلال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

کبھی کہتا انت زبان سے تہا کبھی رہا ہے انا انا
ترا صحو خوب خیال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

(۹۲) (۵)

ردیف قاف

تجھی سے ہر اک جا جہان مین ہے رونق
زمین آسمان لامکان مین ہے رونق

گیا بھول زاہد طمع مین کسیکے
وہ سمجھا کہ باغِ جنان مین ہے رونق

غنیمت سمجھتا ہون چپ بیٹھنے کو
برابر گمان بدگمان مین ہے رونق

مرے یا جئے کوئی کیا غم ہے تجھکو
سدا زلف عنبر فشان مین ہے رونق

کوئی صحو سے جاکے اتنا تو کہدو

(۹۳) کہ تجھسے ہوی دو جہان مین ہے رونق (۵)

ردیف لام

یکتا ہے زمانہ مین مرے یار کا صندل
نکلا ہے بڑی دہوم سے سرکار کا صندل

درد سرِ عشاق شفا پائے نہ کیونکر
ملجائے اگر قاسمِ ابرار کا صندل

سب پیر و جوان مست ہین بے بادہ کشی کے
ہے آج یہان شبلی و عطار کا صندل

کس شان سے لائے ہین ملک دہوم تو دیکھو
اے صل علیٰ قاسمِ ابرار کا صندل

(۹۴) بخشایشِ عصیان کا وسیلہ ہے ہمارا
کافی ہے تجھے صحو ترے یار کا صندل (۵)

ید قدرت سے جو خالق نے بنائی قندیل
عرش اعظم سے یہ جبریل نے لائی قندیل

آئے ہین جن و بشر دیکھنے جلوہ اسکا
روضۂ پاک مین کیا خوب لگائی قندیل

آئینہ اوسکو جو کہئے تو بجا ہے یارو
پرتوِ یار کی صورت نے دکھائی قندیل

در دل شور و فغان اوسکی ضیا سے ہی عیان
آگرہ سے بخدا دیکھو یہ آئی قندیل

(۹۵) فیضِ صحبت کا اثر آج تلک باقی ہے
جان اور دل مین ترے صحو در آئی قندیل (۵)

حقیقت مین حق ہے مرا نہاد دل
خدا دان خدا بین خدا آشنا دل

کہو شوخ سے کوئی اتنا تو جا کر
مین لاؤن کہان سے بنا کر نیا دل

وہ جانِ جہان جب سے جلوہ نما ہے
مرا دین و ایمان و مذہب یہی ہے

مرا عرشِ اعظم سے اعظم ہوا دل
برا ہے مرا دل بہلا ہے مرا دل

(۹۶)

اسے چھوڑ کر صحو جاؤن کہان اب
بنا ہے کچھ ایسا مرا آشنا دل

(۴۱)

مرا حال دل ہے سنانیکے قابل
لیا سر پہ اپنے وہ بارِ امانت
برہمن سے کہدو کہ ہونگے نہ ہرگز
بلانے سے میرے او نہین ننگ آیا
ڈرو تم خدا سے ستاؤ نہ اتنا

کرون کیا نہین ہے چھپانیکے قابل
فقط کیا ہمین تھے اٹھانیکے قابل
یہ مردہ نہین ہے جلانیکے قابل
نہین یہ مکان اونکے آنیکے قابل
فقیر اب نہین غم اٹھانیکے قابل

(۹۷)

کہانی بہلا صحو کی کون سنتا
یہ باتین ہین آنسو بہانے کے قابل

(۵۱)

سنانا مجھکو ہے لازم نہ ماجرا قاتل
نہ کر تو قتل مین تا خیر سوچتا کیا ہے
سمجھتا ہون مین اشارے سے آنکھہ کے تیرے
ہوا نہین ہے کلیجہ ابہی ترا ٹھنڈا

طلب کرے نہ کرے اپنا خون بہا قاتل
جھکا دیا ہے ترے روبرو گلا قاتل
ہوا ہے خاتمہ بالخیر اب مرا قاتل
بلا بلا کے مجھے خاک مین ملا قاتل

(۹۸)

ابھی سے آنکھہ چراتا ہے صحو سے کیون تو
بیان کرون گا یہ فردا مین ماجرا قاتل

(۵۱)

ردیف میم

در مناقب شیخ سلسلہ می فرماید

دیوانہ ہوں مشتاق لقائے شہِ قاسم
بتلا دے کوئی مجھکو سرائے شہِ قاسم

دنیا سے غرض مجھکو نہ عقبیٰ کی طلب ہے
خواہاں نہیں شاہا ہیں سوائے شہِ قاسم

کیا دیر ہے حاصل ہو ابھی فقر کی دولت
گر پاس مجھے اپنے بلائے شہِ قاسم

ساقی ترے میخانہ کا صدقہ اسے ملجائے
سائل کو کوئی جام پلائے شہِ قاسم

(۹۹)
ہے صحو کی بس اب یہ تمنائے مبارک
یارو مجھے خمخانہ بنائے شہِ قاسم
(۵)

نگاہِ یار جادو سے نہیں کم
جو زندہ ہیں دلِ مردہ تو کیا غم

اگر دیکھے گدازِ دل عجب کیا
ہوس چھوڑ دے اکسیر کا غم

کہیں کس سے کہ سلطان زمن ہیں
پہن کر آئے جامہ خاک کا ہم

تمہاری یاد میں بیٹھے ہیں کب سے
کرم کیجے سرِ تسلیم ہے خم

(۱۰۰)
نہیں اے صحو خالی شیشۂ دل
بغل میں ہے ترے اکسیر اعظم
(۵)

تو نے عجب دکھا دیا جادوِ سامری صنم
آگ میں ہے خلیل کی جلوۂ آذری صنم

خضر و مسیح پر بھی اب تیغِ ادا چلے گی کیا
زندہ نہیں رہے کوئی حکم ہے نادری صنم

ڈر تو خدا سے محتسب کر نہ گمانِ بد کبھی
اہلِ زمین ترے فدا اہلِ فلک ترے نثار

شیشہ بغل مین ہے کہان پردہ مین ہے پری صنم
عشق مری طرح سے ہوے زہرہ و مشتری صنم

(۱۰۱)
تیرے سوا نہین ہے صحو دونون جہان مین کریا
کرتا ہے ہر زمانہ مین دعوی داوری صنم
(۵)

بچشمِ اہلِ جہان صورتِ حباب ہین ہم
وہان سے آئے یہان پر مثالِ خوابیدہ
مجھی سے گنتی ہے اعداد اور واحد کی
کیا ہے سجدہ ملایک نے جد امجد کو

نہ پوچھو بحرِ حقیقت کے سیلِ آب ہین ہم
بس اپنے آپ خودی سے ہوے حجاب ہین ہم
کسیکے ہاتھ سے کیا کیا برے حساب ہین ہم
مگر جہان مین ہوے دربدر خراب ہین ہم

(۱۰۲)
اُٹھا جو پردہ دوئی کا رہا بس ایک وجود
جدہر کو دیکھا ادہر خود ہی انتخاب ہین ہم
(۷)

ردیف نون

کیا جوشش باطن کہ ظاہر ہوا ہون
عیان ہے مقید مین مطلق کا جلوہ
مفتخر مجھی سے ہوا تاج کاسہ
یہ سب شعبدے مجھسے ظاہر ہوے ہین
نظر کر ذرا دیکھہ معنی کو میرے

نہ بحرِ بقا ہون نہ موجِ فنا ہون
کہون تمسے کیا مین برا ہون بھلا ہون
کبھی مین ہون سلطان کبھی جا گدا ہون
دو عالم مین مین اک تماشا ہوا ہون
مین ظاہر مین اک لفظِ معنی نما ہون

یہ طاقت ہے میری بغیر از ستون کے
کھڑا دیکھہ سات آسمان کو کیا ہون

(۱۰۳)
ہوا شوق سے ہے یہ سارا تماشا
ظہور دو عالم کا مین مدعا ہون
(۵)

کمال حسن یہی ہے کہ بے حجاب نہین
مقابلہ مین ترے کچہہ بھی آفتاب نہین
یہ کیسی بھٹی چڑہی آگرہ مین ہے یارو
جہان مین ایسی تو ہرگز کہین شراب نہین
جناب ساقی اجمیر کا ہوا ارشاد
بہو شراب خوشی سے کہ کچہہ حساب نہین
شراب خون ہے عاشق کا شک نہین اسمین
مزے مین پوچھو تو دل سا عیان کباب نہین

(۱۰۴)
ندے تو صحو حوالہ کتاب کا مجھکو
ہمارے پاس تو دل کے سوا کتاب نہین
(۵)

قدم پر ترے جان وارے ہوے ہین
سہلے یا پرے ہم تمہارے ہوے ہین
سجے تن پہ بیٹھے ہین وحدت کا جامہ
وہ کثرت کی چادر اُتارے ہوے ہین
پڑا شور مسجد مین وہ دار پر ہے
انا الحق ہو الحق پکارے ہوے ہین
ڈراتا ہے دوزخ سے ہمکو تو زاہد
ازل سے کسیکے سہارے ہوے ہین

(۱۰۵)
بہت صحو پا بحر وحدت مین مارے
خودی چھوڑکر ہم کنارے ہوے ہین
(۸)

موت کیا آکر کرے گی خانۂ بیمار مین
مرچکا مرنے کے آگے اشتیاق یار مین
اسقدر گمنام ہون تیرے لئے مین صبح و شام
ڈھونڈھتی پھرتی قضا ہے کوچہ و بازار مین

مردہ زندہ کیون نہ ہوئے وہ مسیح وقت ہین
معجزہ عیسی کا دیکھا آپ کی گفتار مین

ہے قیامت کا نمونہ قد بالا دیکھیے
سر سے پا تک ہے نزاکت آپ کی رفتار مین

اک زمانے سے ملازم ہون شکایت کیا کرون
جمع ہے تنخواہ میری آجکل سرکار مین

کسلیے شیخ و برہمن ہین جھگڑتے رات دن
رشتۂ الفت ہے یارو سبحہ و زنار مین

مین اسی امید پر حاضر ہوا ہون دور سے
ادنی و اعلی ہین یکسان آپکے دربار مین

(۱۰۶)	کیا نہین تیرے مین وہ گلرو سمایا حیف ہے صحو ہوشیار کیا ہے دیکھتا گلزار مین	(۷)

آستان پاک پر کب سے کھڑا مین ہی تو ہون
نام لیوا عاشقان بو العلا مین ہی تو ہون

کسلیے بھولا ہے مجھکو کیا مری تقصیر ہے
تیرے مشتاقون مین پیارے جان فدا مین ہی ہون

سب رقیب اب دیکھتے ہین بس حقارت سے مجھے
کہہ نہین سکتا ہون کیا خاک پا مین ہی تو ہون

سیکھ لین مجھسے مہوس نسخہ یہ اکسیر کا
جستجو کو چھوڑ دو تجھے کیمیا مین ہی تو ہون

بے تصور کا تصور دل مین پیدا ہو گیا
اک جواب خود نمائی ماسوا مین ہی تو ہون

کوی بھی سمجھو نہ سمجھو بات تو یہ راست ہے
ہان سبب انجام عالم کا ہوا مین ہی تو ہون

(۱۰۷)	آپ خود مختار ہے وہ خیر و شر کا صحو بس ھر کسی کا راہزن اور رہنما مین ہی تو ہون	(۵)

ہے برآمد بر ملا اوس شوخ کو پردا نہین
جلوۂ دیدار جانان آج ہے فردا نہین

اس زمانہ کی شکایت کیا کرے کوئی بشر
قحط ہے عالم مین واللہ عاشق شیدا نہین

جلوہ دکھلادے ہمین اجنف کی کیا بات ہے	بندہ پرور تیرے قربان یان کوی موسی نہین
گھر سے جب باہر نکالا اوسکی الفت دیکھئے	ساتھ ہے وہ ہر کسی کے کوی بہی تنہا نہین

(۱۰۸) کیا غرض دنیا و دین سے جو کہ تیرا ہو گیا
صحو پھر دیکھا جہان مین طالب مولا نہین (۵)

کوچہ مین تیرے دیکھا تو فکر رسا نہین	آئینہ مُنہ دکھائے کسے دوسرا نہین
اس عالم سراب سے کیا کام تھا ہمین	دیکھا جہان مین اپنا کوی آشنا نہین
ہر جلوہ تیرا یار عدیم المثال ہے	تجھسا حسین کوئی جہان مین ہوا نہین
مرنا مجھے قبول ہے۔ کہتا ہی کیون طبیب	وہ درد کون سا ہے کہ جسکی دوا نہین

(۱۰۹) کیا کام صحو کو ہے سوا آپ کے جناب
مقصد نہین مراد نہین مدعا نہین (۵)

ناز و ادا ہین اونکے یہ جور و جفا نہین	خوبان کے دل مین نام کو بوئے وفا نہین
شیخ الحرم سے کام نہ بیت الصنم سے کام	دل کے سوا بس اپنا کوئی رہنما نہین
ڈہونڈین ہین کسکو آپ بتاو پتہ مجھے	بزم جہان مین آیا کوئی دوسرا نہین
دیر و حرم مین سر کو پٹکتے ہین کس لئے	ہمکو پتہ تو شیخ و برہمن ملا نہین

(۱۱۰) اے صحو جو کہ عشق مین آسودہ دل ہی خوب
کچھہ اوسکو اپنے جینے کا ہرگز مزا نہین (۵)

عمر کھویا دم کو پہچانا نہین	دم مین وصل یار تھا جانا نہین

ہے یہی قولِ بزرگان یاد رکھہ
دور ہو دنیا سے ملجانا نہین

گر تو دانا ہے تو نادان بنکے رہ
دام مین آیا تو وہ دانا نہین

عین کے دریا پہ جیسے راگ ہو
ہوش دم رکھیئیں یہ جانا نہین

(۱۱۱) (۳)

دیکھتی بیٹھی ہے پتلی آنکھہ مین
صحو تو نے آپ کو جانا نہین

اودہر وہ موذی بلا رہا ہے ادہر مین شغلِ شراب مین ہون
کہون مین کیا تجھکو اے مسلمان ثواب مین ہا عذاب مین ہون

حباب دریا مین سینکڑون ہین میان دریا حباب مین ہون
یہ بات میری نہ سمجہنے وان خودی کے خود بین حجاب مین ہون

کبہی برہمن کبہی ہی ملا کبہی ہے رہبر کبہی ہون رہزن
ہر ایک جا اور ہر ایک صورت مین آب مین ہون سراب مین ہون

(۱۱۲) (۴)

جمع احباب ہین محفل ہین وے یار نہین
کوئی ہمدم نہین مونس نہین غمخوار نہین

سر پہ فرہاد نے افسوس سے تیشہ مارا
جانِ شیرین کو ملا شربتِ دیدار نہین

یہ سنا دیجے کوئی جا کے زلیخا کو ضرور
تیرے یوسف کا کوئی تجھسا خریدار نہین

کفر و اسلام کے جھگڑے سے وہی دور رہا
دین و دنیا سے رہا جسکو سروکار نہین

کچھہ اثر ہوتا نہین آہ کا میرے یا رب
دردِ دل کس سے کہون قابلِ اظہار نہین

ہے مسیحا تو کہان جلد خبر لے اوس کی
تیرے بیمار کے کچھہ خیر کے آثار نہین

(۱۱۳) (۵)

اوسکو پروا نہین اے صحو کسیکی ہرگز
ہے بشر کون سا جو طالبِ دیدار نہین

عشق مین تیرے صنم دولتِ ایمان ہی نہین
بندہ کافر ہی نہین اور مسلمان ہی نہین

ایک نقطہ سے اُٹھا نقشِ طلسماتِ جہان
خود وہ ظاہر ہے ہر اک نفس مین نہان ہی نہین

نظر آئی ہے ہر اک صورتِ وہی مجھکو
تن نہین جان نہین جان کا جویان ہی نہین

درِ دولت پہ ترے آٹھ پہر حاضر ہون
حضرتِ دل کے سوا آپکا دربان ہی نہین

(۱۴)
تیرے دربار مین ہین ادنی و اعلی یکسان
صحو عبرت کی ہے جاریہ سلطان ہی نہین
(۵)

دردِ دل کی مرے دوا ہی نہین
وصلِ جانان سوا شفا ہی نہین

کیا کرے گا طبیب افلاطون
ایسا نسخہ کبھی لکھا ہی نہین

چھوڑ دو میرے حال پر مجھکو
پندِ ناصح سے کچھ ہوا ہی نہین

تھا جو پردہ دوئی کا دل سے اُٹھا
میرا مجھکو پتہ ملا ہی نہین

(۱۵)
باغِ عالم مین کھل گئے گل صحو
غنچۂ دل مرا کھلا ہی نہین
(۲)

(۱۶)
راز پوشیدہ ابھی آپنے سمجھا ہی نہین
حسنِ یوسف ہی نہین عشقِ زلیخا ہی نہین

لب پہ ہر رند کے ہی آج انا الحق کی صدا
کوئی قاضی نہین سولی پہ چڑھاتا ہی نہین

(۱۷)
عاشقونکو خوف کیا ہے گرچہ وہ ناکام ہین
مرچکے ہین جیتے جی زندہ برائے نام ہین
(۵)

اچھا نہین کیا وہ دیکھا گر نہ دیکھا آپ کو
انکی آنکھین ظاہری بے مغز کا بادام ہین

ہاتھہ سے صیاد کے مشکل ہے بچنا دسو تو
مرغِ دل بیچارہ تنہا اور بلا کے دام ہین

حق کہا منصور نے جو کچھہ کہا حق کی قسم
چار جانب اوسنے دیکھا عشق کے صمصام ہین

(۱۱۸)
نام روشن ہو کسی کا ہے نگینہ روسیاہ
دیکھہ لو اے صحو عاشق خلق مین بدنام ہین
(۲)

ولہ قدس سرہ

جو ہمکو پردہ تہا ہمسے صاحب تو کون مانع تہا پہلے کرتے
وصال مین اب فراق کیسا جو منہ دکہا کر چہپا رہے ہین

جسے مین سمجہا تہا دوست اپنا وہ میرا دشمن عزیز نکلا
مزے اوڑاتے ہین گہر مین بیٹھے وہ صحو کا دل جلا رہے ہین

دل ناشاد کو مین شاد کرون یا نکرون
خانہ برباد تجھے یاد کرون یا نکرون

تنگ رہتی ہے طبیعت قفسِ تن مین مری
ہمد مو مرغِ دل آزاد کرون یا نکرون

ہے تقاضے پہ تقاضا مجھے ہر دم ہر آن
عالمِ غیب کو ایجاد کرون یا نکرون

ہاتھہ ہے بڑہنے لگا جیب و گریبان کی طرف
اے جنون کچھہ تری امداد کرون یا نکرون

(۱۲۰)
توڑ مسجد کی بنا ڈالی ہے ہمنے اے صحو
ساقیا میکدہ آباد کرون یا نکرون
(۵)

ذکر کسکا ہو رہا ہے محفل احباب مین
ہے حرارت اور ہی کچھہ اس دل بیتاب مین

جام ساقی آئینہ ہے محتسب سے خوف کیا
دیکھتے ہین روئے دلبر ہم شراب ناب مین

حسرت دل دربدر اوسکو پھرائے اے عزیز
بیٹھنا اک دو نفس ملکر غنیمت جانئے

حضرت یوسف کو دیکھے گر زلیخا خواب مین
تفرقہ انداز ہے چرخ کہن احباب مین

(۱۲۱)

صحو پردہ ہمسے کیون تم غیر سمجھے ہو کسے
دیکھتے ہو کسکو بیداری مین کسکو خواب مین

(۵)

بحر الفت مین ترے اشک رواں رکھتے ہین
ہم وہ مجنون ہین کہ لیلی کو نہان رکھتے ہین
تاقیامت ترے عشاق نہون گے سیراب
جنس ارزان ہے جو جی چاہے خریدو ہمسے

سوز دل آہ شرر سوز فغان رکھتے ہین
عرش اعظم کے سوا اور مکان رکھتے ہین
جام جم مے سے بھرا لب پہ فغان رکھتے ہین
اے خریدار و مگر عشق گران رکھتے ہین

(۱۲۲)

صحو لائے ہین نہ لیجائین گے کچھہ خوب سمجھہ
لوگ دیوانے ہین یہ وہم و گمان رکھتے ہین

(۵)

راز ہے کیا حضرت انسان مین
بو العجب ہے حسن تیرا الامان
عشق مین کافر ہوئے ہم زاہدا
سُن چکا پیر مغان راز نہان

جسکو دیکھا ہے اوسی کے دہیان مین
جیتے جی لاکھون مرے ارمان مین
کیا ضرر آیا ترے ایمان مین
کیا چھپا ہے پردۂ امکان مین

(۱۲۳)

دیکھنا ہے دیکھہ لو عالم مین تم
صحو اوسے ہر آن مین ہر شان مین

۵

شور بیجا ہو رہا ہے محفل اغیار مین

جا ہی پہنچین گے ہم اے دل کوچۂ دلدار مین

میرا معبد میرا مسکن آستانِ یار ہے
دفن کرنا بعد مردن سایۂ دیوار مین

تجھکو جنت ہو مبارک مجھکو دوزخ ہی سہی
لطف اب پاتا نہین واعظ تری گفتار مین

کس کو ہم کافر کہین کسکو مسلمان ناصحا
ایک رشتہ ہے فقط تسبیح اور زنار مین

(۱۲۴)
صحو مقتل مین چلی آتی ہے خلقت دور سے
سر مرا لٹکا ہوا ہے اور کیا ہے دار مین
(۹)

ہین عجب طرح کے سامان ترے کوچہ مین
جمع ہین گبر و مسلمان ترے کوچہ مین

ایک سے ایک ہے ذیشان ترے کوچہ مین
نکل آئین گے سب ارمان ترے کوچہ مین

دین و دنیا کی تمنا نہین اب تیرے سوا
جان و دل ہو گئے قربان ترے کوچہ مین

تن تو بیجان پڑا رہتا ہے بستر پہ مرا
دم مرا رہتا ہے ہر آن ترے کوچہ مین

اے مرے شاہ نجف مجھکو بلایا تو نے
ہو گئی مشکل مری آسان ترے کوچہ مین

چار دن کیلئے یان آیا تھا دل سیر کیا
اب کوئی دم کا ہے مہمان ترے کوچہ مین

جان رہے یا کہ نکل جائے مجھے خوف نہین
پایا مقصد کو مین اے جان ترے کوچہ مین

کبھی بھولے سے نہین مجھکو بلایا تو نے
ایک مدت سے ہون دربان ترے کوچہ مین

(۱۲۵)
صحو رحمت کی ہے جا کیون ہو غضب تم مجھپر
چاک کر ڈالا گریبان ترے کوچہ مین
(۵)

وله فی مناقب حبیب الله سلطان الهند قدس سره

لامکان کا مکین معین الدین
بادشاہ زمین معین الدین

دین دنیا کے شہریار ہین وہ
عالم ملکِ دین معین الدین

نام باقی ہے کس جلالت کا
ہند سے تا بہ چین معین الدین

رازدارِ خفی جلی ہین وہ
محرمِ علمِ دین معین الدین

(۱۲۶)

بے ادب چشم ہے یہ صحو رہی
دیکھے ہے ہر کہین معین الدین

(۵)

ہے سلام اوس پر جو ہے محبوب ختم المرسلین
سر سے تا پا ہے سراپا رحمۃً للعالمین

مرتبہ اس سے بڑا کیا ہو سکے گا دوستو
جسکا تھا گہوارہ جنبان حضرت روح الامین

کچھہ نہ سمجھا پڑہکے قرآن ظالمون نے حیف ہے
معنی قران ہے وہ آیت خیر المبین

ہر طرفہ غنچہ شگفتہ باغ مین پر اہل شام
خار سے بدتر سمجھہ وہ گل کہ حسین نونہین

(۱۲۷)

غیب سے آئی ندا جب شمر کا خنجر چلا
صحو مہر معرفت لو چھپ گیا زیر زمین

(۷)

تیرے ہاتون سے جنون جیب و گریبان چاک ہون
خوف کی کیا جا ہے بیٹھا ہوا بیباک ہون

کوئی بھی بہاتا نہین تیرے سوا تیری قسم
سر سے پا تک ہے قیامت ۔ دیدہ ادراک ہون

ہے مرا رتبہ بڑا جسکو ملک سجدہ کیا
پھر کہون کیا دیکھنے کو مین تو ادنی خاک ہون

سب معمایا گئے احباب کس سے کیا کہون
ہان کسی کی آرزو مین چشمِ نم غمناک ہون

مین کسی کا آشنا میرا نہ کوئی آشنا
قید سے بے قید ہون مطلق سے یا رو پاک ہون

بے نشان کے چلہ کا اک تیر مین ہون دوستو
ناوک اندازی مین بس مشہور مین چالاک ہون

(۱۲۸)

جو کوی پوچھے گا مجھسے صاف کہدونگا مین صحو
مین سگانِ کوی والا صاحبِ لولاک ہون

(۵)

عالم مین سب سے پہلے ایجاد ہین تو ہم ہین — بیت الحرم کی صاحب بنیاد ہین تو ہم ہین
پوچھو نہ ہمسے حاصل اوس تخم بے نشان کا — آباد ہین تو ہم ہین برباد ہین تو ہم ہین
چاہو تو میرا ہر اک تم امتحان کر لو — نسبت سے خیر و شر کے آزاد ہین تو ہم ہین
عریان ہے تیغ اپنی نقشِ عدو کے سر پر — مشہور دو جہان مین جلاد ہین تو ہم ہین

(۱۲۹)

اے صحو اپنی حالت ہے مثلِ خاک ہر دم
کوچہ مین دلربا کے برباد ہین تو ہم ہین

(۵)

جسے جلوہ نیا ہر پل کہون کیا وہ دکھاتے ہین — ادسے دیوانہ اپنا سب صاحب بناتے ہین
مین از خود رفتہ ہون یارو نہ پوچھو حال لیلی کا — سنے ہو یا نہین سن لو انا لیلی سناتے ہین
تجھے مطلب ہے کیا واعظ عبث کرتا ہی بدگوئی — جو پردہ کو اوٹھاتے ہین وہی محبوب پاتے ہین
مین ہو جان سے ہو اقربان وہ مردہ کو کرے زندہ — تڑپتے مرغِ بسمل ہین جو وہ باتین بناتے ہین

(۱۳۰)

جفا کو ہمنے پیارے کی سراسر کیمیا سمجھا
جلا کر خاک کرتے ہین وہ صحو اپنا بناتے ہین

(۸)

پیدا کیا کون و مکان مین ملحدِ دیرینہ ہون — پہچانتے ہو مہربان مین ملحدِ دیرینہ ہون
مطلق مقید بن گیا اور پہر مکلف ہو گیا — دیر و حرم مین ساجدان مین ملحدِ دیرینہ ہون
گر مین کہون تو شرک ہے گر حق کہون تو کفر ہے — بولو تو کچھ مجھکو میان مین ملحدِ دیرینہ ہون

مجبور ہون تو آپ ہون مختار ہون تو آپ ہون	نیکی بدی کا کاروان مین ملحدِ دیرینہ ہون
اک حافظِ قرآن ہے اک وردخوان شام و سحر	غافل خودی سے حافظان مین ملحدِ دیرینہ ہون
کہتے بشر ہین بر فلک اہل فلک زیرِ زمین	انسان فلک پر بدگمان مین ملحدِ دیرینہ ہون
موزون کلام دلنشین بے حرف ہے معنی عیان	ہے گوش زد عیب اللسان مین ملحدِ دیرینہ ہون

(۱۳۱)	پرتو سے کسکے مہر و مہ تابان ہوے ہین بر فلک ہے صحو روشن دو جہان مین ملحدِ دیرینہ ہون	(۵)

دو عالم کو ہر دم عدم دیکھتا ہون	تو جلوہ صنم دمبدم دیکھتا ہون
اُٹھا دل سے پردہ دوئی کا جو میرے	تو تن اپنا بیت الحرم دیکھتا ہون
کرون شوق سے کیون نہ سجدہ مین اوسکو	جہان تیرا نقشِ قدم دیکھتا ہون
سمایا ہے آنکھون مین جلوہ جو تیرا	جدھر دیکھتا ہون صنم دیکھتا ہون

(۱۳۲)	تیرے واسطے چھوڑ جنت کو آیا مقدر کا صحو اب رقم دیکھتا ہون	(۱)

ناصحا تو نہ ڈرا خالی تری باتین ہین	یار کی کیا نہین ہمسے ہی ملاقاتین ہین

(۱۳۳)	ولہٗ	(۵)

شمع رویون پہ یہ عاشق جو جلے جاتے ہین	وصل کا تیرے صنم وہ ہی مزا پاتے ہین
ہو گئے ہم یہ خفا گھر سے نکالا باہر	چھوڑ کر اس در دولت کو کہان جاتے ہین

ہون گنہگار مگر اتنا وسیلہ ہے بہت
امتی دیکھیے سرکار کے کہلاتے ہین
یہ تمنا ہے مجھے آپ سے اے شاہِ عرب
آپ کیون یاد مری اب نہین فرماتے ہین

(۱۳۴)
شوق ہے صحوؔ کے دلمین کہ تصدق جاؤن
مجھے صورت ہی نہین اپنی وہ بتلاتے ہین
(۵)

کیا ہے اندنون پیر مغان شراب گران
خبر ہے دل کا ہوا شہر مین کباب گران
عزیزو حال ہے پوشیدہ کہہ نہین سکتا
فراقِ یار مین ہے عالمِ شباب گران
سمجھ گئے ہین وہ مغزِ سخن کو نازک ہین
کہ بے پڑھے کے پڑھی عشق کی کتاب گران
اودہر سے روز ہے طلبی ادہر سے غفلت ہے
ہمارے اونکے ہوا بیچ مین حجاب گران

(۱۳۵)
حضور کا ہے سہارا لکھا پڑھا تو نہین
ہے خوف صحوؔ کو محشر کا ہے حساب گران
(۵)

جنابِ عزت اللہ سے عزیز و دست و امان ہون
میان نقد امانت کا ازل سے مین ہی خواہان ہون
کمالِ حسن و خوبی مین مقابل حور و غلمان ہون
جہان مین مثل دیکھو سراپا باغ رضوان ہون
نظر بازون کا میلہ ہے مجھے دیکھین ہین مڑ مڑ کر
تماشا گاہ عالم مین نوادر چیز انسان ہون
حقیقت سے نہین واقف جو جی چاہے سو کہتا ہے
مجھے سمجھا نہین زاہد مین ہندو یا مسلمان ہون

(۱۳۶)
ستاتے صحوؔ کو کیون ہو نہین اچھا مزاج اوسکا
یہ دلِ بیمار ہے میرا ہوا خواہ گلستان ہون
(۶)

نہان ہو رہا ہون عیان ہو رہا ہون
مین موصوفِ جان جہان ہو رہا ہون

کوی کیا حقیقت کو سمجھے گا میری
دو عالم کو وہم و گمان ہو رہا ہون
ترہی جاہِ الفت مین اے عشق ہر دم
خمیدہ مین ابرو کمان ہو رہا ہون
حکایت نہین یہ شکایت ہے میری
خلایق مین مین ترجمان ہو رہا ہون
نہ پہچانا کوہی خریدے بہت سے
مین یک جنس سو دو زیان ہو رہا ہون

(۱۳۷)
تہا کیا صحو دیتے تجہے نام اپنا
مین اوس بے نشان کا نشان ہو رہا ہون
(۶)

جان بلب ہے تشنہ دیدار جانان اندنون
زہر سے کچھ کم نہین ہے آب حیوان اندنون
دیر مین تا قوس ہو نکا اور حرم مین ہی اذان
دم مرا بہرتا ہے ہر گبر و مسلمان اندنون
عید ہے اہل نظر کی اور خوشی کی بات ہے
خانۂ تن مین ہوا وہ خوب مہمان اندنون
دور مین ساقی کے میرے جسنے پی لی ہو شراب
مست پہرتے شہر مین ہین اہل عرفان اندنون
غنچہ دل کہل گیا ہے ہے معطر اب دماغ
چاک کر ڈالا ہون مین جیب گریبان اندنون

(۱۳۸)
دیکہیے اے صحو اب کیا ہووے گا انجام کار
روبرو اس بت کے ہون مین چشم گریان اندنون
(۵)

مجہے دیکہو تو مین بیت الصنم ہون
بنا بیٹہا یہان شیخ حرم ہون
مجہی سے خیر و شر نے پای ایجاد
برا ے نام مین لوح و قلم ہون
نہ چہیڑے اہل دنیا کوی مجہکو
نشہ مین جہومتا لے کیف و کم ہون
مجہے دیکہے نہ کوی چشم اغیار
سراپا مظہر نور قدم ہون

(۱۳۹) یہ میخانہ رہے آباد اے صحو
لبالب بادہ کش مین جام جم ہون (۵)

نہین سمجھے اوسے ہندو مسلمان
جسے دیکھا جہان مین مبتلا ہے
قیامت تک یہی نوبت رہیگی
تری جادو بہری کیسی ہے صورت

لیے بیٹھے ہین جھگڑا کفر و ایمان
یہ قصہ طول ہے عالم ہے حیران
تلاش یار مین ہر اک ہے جویان
غضب کرتی ہے یہ زلفِ پریشان

(۱۴۰) بہلا ہے یا بُرا ہے روز محشر
یہ دست صحو ہے اور تیرا دامان (۴)

ملا نہین سمجھا تو کیا یان مین نہین تو کون ہون
دہوکا نہین ہمین ذرا صورت سے ہین معنی عیان
خانہ خرابی ہو چکی اے جنبشِ خانہ خراب
مین شیخ ہون مین برہمن مین بت کے آتش آذر بہی ہون

عالم مین ہون عالم نمایان مین نہین تو کون ہون
اے عاشقان بو العلایان مین نہین تو کون ہون
یہ وہ خودی کا خود ہوا ایان مین نہین تو کون ہون
دیر و حرم مین جا بجا یان مین نہین تو کون ہون

تمہاری یاد مین جانا دم بیباک بیٹھا ہون
نہ سمجھین گے یہ نکتہ وہ جو کوئی اہل دنیا ہون
خبر اصلا نہین اسکی کراماً کاتبین کو بہی
درِ دولت پہ جانان کے مین اک عرصہ ای یار و

کیا ہے سر بجیب اپنا دل غمناک بیٹھا ہون
جہان مین جب کہین بیٹھا تو مین بیباک بیٹھا ہون
کسیکی انتظاری مین ہین پوشاک بیٹھا ہون
نہ سمجھو مجھکو سوتا ہون بہت چالاک بیٹھا ہون

(۱۴۲) ستاتے صحو کو کیون ہو خودی کو خود وہ بہولا ہے
مین اپنے نام پہ یارو اڑا کر خاک بیٹہا ہون (۵)

یار بڑا ہے بیوفا مقصد دل بر آئے کیون — کہوئے نہ خود کو جب تلک وصل کا لطف اوٹہائے کیون
ایسا نہ تہا وہ پیشتر رہتا جو یون الگ الگ — اب بہی وہی ہے وہ اگر پردہ مین منہ چہپائے کیون
اوسکی پسند اگر نہین اوسکی خوشی اگر نہین — خواب عدم مین چین تہا بزم جہا مین آئے کیون
دل مین وہ آتے جاتے ہین راستے ہین کہلے پڑے — غم سے جو جان سینہ ہو کوئی اوسے بلائے کیون

(۱۴۳) عابد و متقی نہین بادہ پرست صحو ہے
کوئی نمازی اہل دین اوسکے مکان مین جائے کیون (۵)

تہمت بیہودہ سے لاچار ہون — غیر نہین ہون مین ترا یار ہون
جامۂ حنا کی مجہے پہنا کے یان — لائے کہان سے مین گرفتار ہون
قابل دید اب یہ تماشا ہے خوب — ہر جگہہ ہر رنگ نمودار ہون
ہر دو جہان آئینہ خانہ ترا — شخص ہون یا عکس پدیدار ہون

(۱۴۴) صحو ہوا خانۂ دل مین گزر
صاحب خانہ ترا مختار ہون (۵)

بت بہی تو ایک صورت جانان ہے اندنون — سمجہا نہ جو کہ اوسکو وہ نادان ہے اندنون
عشق بتان مین عمر تمامی گزر چلی — کیا شیخ بنکے بیٹہا مسلمان ہے اندنون
پہنے لباس سرخ ہے قاتل کہڑا ہوا — کپڑون مین رنگ خون شہیدان ہے اندنون

سکتا ہے آئینہ کی طرح سے ہر ایک کو | عالم مے جمال سے حیران ہے اندنون

(۱۴۵) بیچارہ ایک صحو اکیلا ہے کیا کرے
وحشت سے چاک چاک گریبان ہے اندنون (۵)

تن کہان ہے جان کہان ہے خسرو جانان کہان
عاشقِ مضطر ہے حیران عشق بے سامان کہان

صورت اوس بت کی بنے ہم بتکدہ مین آنکر
پردہ وہی اٹھا جب صورتِ انسان کہان

گرم ہے بازار تا بینا جہان مین آجکل
ہے بغل مین مصحف اور حافظ قرآن کہان

دہوکا دے رکہا ہے ماومن نے بس اے شوخ کا
یہ طلسم سامری ہے طاقتِ انسان مین

(۱۴۶) خواہش وصل صنم اے صحو کچہ مجھکو نہین
آپ کو مین ڈہونڈتا ہون حسرت ارمان کہان (۷)

کئے کیا تہے اقرار ہم سے کہو تم
خلاف اوسکے باتین بنائے ہوئے ہین

خبر عاشقون کو کرے کوئی جاکر
یہان رخ سے پردہ اُٹہائے ہوئے ہین

جو دلبر ہے قاتل وہی ہے ہمارا
غضب یہ کہ دل سے بہلائے ہوئے ہین

یہ دنیا کے جھگڑون سے کیا کام ہمکو
دو عالم کو دل سے بہلائے ہوئے ہین

کرے امتحان جسکا جی چاہے آکر
محبت کے صدمے اٹھائے ہوئے ہین

نہین خوف ہے نارِ دوزخ کا زاہد
وہ سینہ سے سینہ لگائے ہوئے ہین

(۱۴۷) نہین آرزو دل مین اے صحو باقی
ہمین جلوہ اپنا دکہائے ہوئے ہین (۵)

ہوا دل کسکا ہے دربان نہ یہ جانون نہ وہ جانون
کوئی صورت پہ مرتا ہے کوئی سیرت پہ مرتا ہے
یہ کیسا گھر بنایا ہے نہ شادی ہے نہ ماتم ہے
مسلمان کسکو کہتے ہین برہمن کسکو کہتے ہین

تمہارے شان کے شایان نہ یہ جانون نہ وہ جانون
مین تیرے ناز کے قربان نہ یہ جانون نہ وہ جانون
کہان ہے عیش کا سامان نہ یہ جانون نہ وہ جانون
محبت مین ترے جانان نہ یہ جانون نہ وہ جانون

(۱۴۸)

محبت کسکو کہتے ہین کوئی جا صحوؔ سے پوچھو
کہان ہے سینۂ بریان نہ یہ جانون نہ وہ جانون

(۸)

ردیف واو

دل مین خیال تیرے سوا دو جہان نہو
گھر مین سوائے تیرے کوئی دلستان نہو
ہین ذات سے یہ تیرے سب آباد دو جہان
نقشِ قدم کی طرح سے خانہ خراب ہون
صورت پرست بلبل وحشی سا کو بکو
اغیار رہین بہت سے مگر یار ایک ہے
اہل زمانہ کس لئے انجان ہو گئے

تو ہو جہان مین باقی یہ کون ومکان نہو
ہنگام وصل گرد مرے پاسبان نہو
کیا وصف تیرا کوئی کرے گر زبان نہو
مجھسا کہین جہان مین کوئی بےنشان نہو
لازم ہے عاشقون کا کوئی آشیان نہو
دل کے سوا تو اپنا کوئی مہربان نہو
بیقدر کر دئے ہین مرے قدردان نہو

(۱۴۹)

لیلی کی یاد مین دل مجنون مچل گیا
ناقہ کے پیچھے صحوؔ کہین ساربان نہو

(۵)

جانان مین جان دونگا ایمان ندونگا تجھکو
ایمان اگرچہ چاہے نادان ندونگا تجھکو

آتش پرست جانان مین خود پرست تیرا
چہونے کبھی مین ایجان قران ندونگا تجھکو

جبتک کہ مین ہو تو ہے تیرے گمان مین باقی
ہرگز وصال اپنا انسان ندونگا تجھکو

یارو خلیفہ زادہ محجوب ہو رہا ہے
تخت سکندری کا سلطان ندونگا تجھکو

(۱۵۰) بہولو نہ صحو کو تم وعدہ وفا کرے گا
حسرت کا داغ دل پر جانان ندونگا تجھکو (۵)

بے گنہ کسلیئے جلاد نے مارا ہمکو
خون بہائی مین ہے کونین اجارہ ہمکو

کیا پتہ خوب دیا یار ہمارا ہم کو
نحن اقرب کا ہوا جبکہ اشارا ہمکو

قبر مین بہی نہین آرام سے سونے دیتی
پوچھنے آئے نکیرین دوبارا ہمکو

در بدر ہم نہین پہرتے ہین ترے در کے سوا
تیرے کوچہ کے سوا کب ہے سہارا ہمکو

(۱۵۱) بے ترے دیکھے کے مشکل ہے مرا جینا صحو
تیری فرقت نہین ہرگز ہے گوارا ہمکو (۵)

کدہر جاتے ہو ہمسے ملکے تم ایجان ادہر آؤ
نچھوڑو ساتھ میرا تم خوشی سے میرے گھر آؤ

تمہارے دیکھنے کو ہم پڑے پہرتے ہین ہر ہر جا
نہین قابو مین دل اپنا کہین تو تم نظر آؤ

کھین مین جانتا ہون تم بدلتے ہو ہزارون رنگ
نہین مین غیر اٹھا کر پردہ پردے بشر آؤ

دل مضطر تڑپتا ہے ہبون پر جان آئی ہے
ہوے بیزار کیون ہمسے کبھی بھولے ادہر آؤ

یہ دو ہی وقت ہین موقوف جن پر ہمسے ملنا ہے

(۷)	شام آؤ تم اے صحو یا وقت سحر آؤ	(۱۵۲)

رخ جانان کے تصور مین سدا شاد رہو
مایہ عمر کو بیجا نہ کبھی صرف کرو
صحبت غیر مین جانے سے ہو نقصان بہت
مکتب عشق مین استاد سے پایا یہ سبق
تکیہ اچھا نہ کسی شے پہ ہے درویش ترا
قصہ مشہور ہے شیرین کا جہا مین ابتک

زلف کاکل سے بچو قید سے آزاد رہو
کسی رہبر سے ملو طالب ارشاد رہو
اغنیا سے نہ کبھی شایق امداد رہو
سب فنا ہونگے نہ ہیہات سے بے یاد رہو
خانہ جسم پہ تم در پئے برباد رہو
تم ہی پرویز سے خوش ہان میان فرہاد رہو

(۷)	حالت سکر مین کہہ شاہ حسن سے ای صحو جام اک اور بھی دے ساقیا آباد رہو	(۱۵۳)

میرے قبلہ میرے کعبہ میرے دلبر تمہین تو ہو
خاک اور باد اور آب اور آتش ہر شے مین ہے جلوہ نما
تمکو ہم پہچان گئے ہین پھر کیون پردہ کرتے ہو
وصل مین ہا یہ فرقت کیسی پردہ دوئی کا دیجئے اٹھا
گلا کٹا ئے برائے امت ہین آپ اصل علی مین مولا
تہمت دے منصور کے اوپر کون تماشا دیکھا تھا

میرے ہادی میرے مرشد میرے رہبر تمہین تو ہو
رنگ رنگیلے اول و آخر باطن و ظاہر تمہین تو ہو
احد سے احمد بنکر آگئے بندہ پرور تمہین تو ہو
جان عالم تمہین تو ہو اور میرے دلبر تمہین تو ہو
شہید اکبر تمہین تو ہو اور ساقی کوثر تمہین تو ہو
کہکے انا الحق بر سر محفل دار کے اوپر تمہین تو ہو

(۵)	در پر حاضر شام و سحر ہے روز ازل سے بندہ نواز شہانہ بھولو صحو کو ہرگز ساقی کوثر تمہین تو ہو	(۱۵۴)

فرقت یار نے آتش مین جلایا مجھکو
ہائے اِس عشق نے دنیا سے اُٹھایا مجھکو
غیرت یار نے مارا یہ دوبارا مجھکو
خواب مین تک نہین چھاتی سے لگایا مجھکو
اوسکو منظور تماشا یہ کہ تماشہ دیکھے
خواب راحت سے جگا خوب ستایا مجھکو
اے منجم بخدا کچھ تو سبب اسکا بتا
کسلئے گھر سے مرا یار نکالا مجھکو

(۱۵۵)
کیا تجھے اور نہ تھا میرے سوا دنیا مین
در بدر ناچ جو اسے صحو نچایا مجھکو
(۴)

سات پردے مین ہے کیا عیش کا سامان تجھکو
جیتے جی دیکھ لیا آنکھون سے جانان مجھکو
مین تو بندہ ہون ترا تو مرا مولا صاحب
کوئی ہندو کہے اور کوئی مسلمان مجھکو
مجھکو خوبانِ جہان خط ہین غلامی کا دئے
کیا مزاوار ہے اب تخت سلیمان مجھکو

(۱۵۶)
تیرے رتبہ کو نہین سمجھے کوئی آج تلک
صحو کہتا ہے کوئی طفل دبستان تجھکو
(۵)

رکھتا ہے دلمین ہر اک اوسکے لقا کی آرزو
زندگی دم بھر کی ہے لیکن بلا کی آرزو
خون بیٹا مفت مین میرا رقیبون نے عبث
شوخ کو ہے اندنون دستِ حنا کی آرزو
اون رقیبون کا کلیجہ اب بھی ٹھنڈا کیون نہو
مجھکو دنیا سے اٹھاے آشنا کی آرزو
جیتے جی وہ مر گئے زندہ براے نام ہین
دلمین باقی کیا رہے اہلِ فنا کی آرزو

(۱۵۷)
کان مین واعظ کے تو آہستہ کہدے صحو یہ
بر نہ آئی ایک بھی خوف و رجا کی آرزو
(۵)

جناب شاہِ قاسم سے دلا تو دست و داماں ہو
غلاموں کو توقع ہے اسی دربارِ عالی سے
بھنور میں ناؤ آئی ہے بچانا اے حضور اب تو
تری ترچھی نگہ پیارے عجب کچھ کام کرتی ہے

مثالِ مور پہنچا یہ عجب کیا ہے سلیماں ہو
کہ ایک ادنیٰ توجہ سے ہماری مشکل آساں ہو
تمہارے نام کے صدقے لسے ہرگز نہ طوفاں ہو
بنا لے آپ ذرہ کو فلک پر مہر رخشاں ہو

(۱۵۸)

یہ موقع پھر کہاں ملتا بر آمد ہے شہِ خوباں
ہے صحو ایسے میں اچھا تو فدائے جانِ جاناں ہو

(۴)

فرقتِ یار نے دم بھر نہ سلایا مجھکو
لوگ ہنستے ہیں مجھے دیکھکے آتے جاتے
بار پر بار رکھی صاف یہ بیرحمی ہے

بختِ خوابیدہ سے یہ کس نے جگایا مجھکو
خوب اچھا ہوا دیوانہ بنایا مجھکو
کیا کوئی اور نہ تھا آپ نے پایا مجھکو

(۱۵۹)

صحو کیا دیکھنے ہوتا ہے ہمارا کل حال
راستہ بھول گئے یار بلایا مجھکو

ردیف ہائے ہوز

ملوا دے مدینہ میں جو سلطان مدینہ
دن رات تصور میں گزرتا ہے عجب کیا
مدت سے کھٹکتا ہے مرے دل میں عزیزو
حسرت میں مرے جاتے ہیں ہم روزِ ازل سے

کر دوں گا دل و جان کو قربان مدینہ
شاید نظر آجائے بیابان مدینہ
یہ خار ہے کیا خار مغیلان مدینہ
جبریل بنا جب سے ہے دربان مدینہ

بلبل کی طرح دل ہوا شیدا جو ہمارا
کیا شکر ادا اوسکا کرین ہو نہین سکتا
جلدی سے خبر لیجیئے یا سرورِ عالم

ہے پیشِ نظر میرے گلستانِ مدینہ
کہلاتے ہین ہم بھی تو گدایانِ مدینہ
ہم روزِ ازل سے ہوئے مہمانِ مدینہ

(١٦٠)

اے صحو کدھر دھیان ہے کیا بکتا ہے یہ تو
معلوم نہین غیرِ خدا شانِ مدینہ

(٣)

عاشقِ حیرت زدہ دلگیر پشتِ آئینہ
ہے لکھا تیری جبین پر کاتب اپنے ہاتھ سے
چھوڑ کر اوس قبلہ رخ کو ہین بھٹکتے زاہدان

ماہرو ہے سامنے تصویر پشتِ آئینہ
واہ کیا اولٹی ہوئی تدبیر پشتِ آئینہ
لو مبارک ہو اونہین تکبیر پشتِ آئینہ

(١٦١)

لبِ اعجاز جو ہلجائے تمہارا خواجہ
جب مین جانون کہ مقاصد میرے سب آئین
مزرع یہ دل کا مرے خشک ہوا جاتا ہے
اب جو چاہین سو کہین ہندو مسلمان مجھکو

(٥)

کام بنجائے گا فی الفور ہمارا خواجہ
کبھی اجمیر مین ملجائے جو تنہا خواجہ
آپ برسات ہین برسات کو برسا خواجہ
مین دل و جان سے ہون بندہ تمہارا خواجہ

(١٦٢)

مصحفِ رخ کی تلاوت کیا جنہنے اے صحو
نارِ دوزخ سے نہین خوف ہے خواجہ خواجہ

(٤)

صدق دل سے بخدا جو کوئی آیا خواجہ
کیون نہ مقصد اوسے حاصل ہو تمہارے در سے

مقصدین دل کی وہی آپ سے پایا خواجہ
جو کوئی آپ کے دربار مین آیا خواجہ

اسی امید پہ حاضر ہون درِ دولت پر — کوئی باقی نہ رہے دل کی تمنا خواجہ

(۱۶۳) تیرے دربار سے کوئی نہین محروم گیا
کیا عجب صحو کو ہوجائے اشارا خواجہ (۷)

ہمارا بخت خوابیدہ جگا دو یا حبیب اللہ
ہوا برخاستہ دل ہے تمہارے دردِ فرقت مین
تمنا اب مجھے ہردم نہین اسکے سوا ہرگز
گزارش کر نہین سکتا کہ روے پاک کو دیکھون
جلاے عشق کی آتش ہر اک لحظہ نئی صورت
رہی طاقت نہین مجھہ مین کہ وان تک چلکے مین اون

جمالِ پاک کا جلوہ دکھا دو یا حبیب اللہ
نہین مٹتا ذرا اسکو مٹا دو یا حبیب اللہ
خودی کو اب میرے دل سے بھلا دو یا حبیب اللہ
مجھے نعلین تم اپنی دکھا دو یا حبیب اللہ
مزے یہ عاشقو نکے ہین مزا دو یا حبیب اللہ
قدم ہٹتا ہے اب پیچھے بڑھا دو یا حبیب اللہ

(۱۶۴) یہی ہے صحو دل مین شوق دیکھون روضۂ اطہر
زمین پلکون سے مین جھاڑون بلالو یا حبیب اللہ (۴)

بیچتا ہون بیدرم یوسف سرِ بازار دیکھہ
چشمِ نابینا مین ہے گر سرمۂ وحدت لگا
مین نہین کہتا انا الحق مفت مین بدنام ہون

مفت مین وصلِ صنم ہے طالبِ دیدار دیکھہ
آئینہ مین شکل اوسکی جھک کے سو سو بار دیکھہ
اور رکھا کافر گلے پر عشق کی تلوار دیکھہ

بندۂ بت بت نباشد لیک از بت کے جدا
شوق سے ڈالا گلے مین زاہد زنار دیکھہ

(١٦٥) **ردیف یا** (٥)

ہوا ہون گم مین جو یار تجہہ مین نظر مین بس میرے تو ہی تو ہے
جو بہونکے ناقوس برہمن ہے اذان ہین دیتے حرم کے اندر
ہے خوف کسکا مجہے رقیبو ہے یار میرا مین یار کا ہون
وہ گلبدن کا ہوا مین جامہ مجہی سے حسن اوسکا بس کہلا ہے

چہپا یا بالکل وہ ایسا مجہکو کہ ملین جو آنکہین تو روبرو ہے
کہ برہمن اور شیخ جی کو ہمارے صاحب کی جستجو ہے
رہی باقی ہمارے دلمین کسیطرح کی بہی آرزو ہے
لگایا چہاتی سے اوسنے مجہکو بسی دلمین بہی اوسکی بو ہے

(١٦٦)

نہونا تو صحو بیخبر یان یہ جائے فکر عجیب تر ہے
بنایا صورت پر اپنی آدم جسے مین دیکہا سو ہو بہو ہے

(٧)

مری او بیخبر تجہکو خبر ہے
نہ جا زاہد کے دہوکے پر تو ہرگز
وہ ظالم رات بہر بیچہا نچہوڑا
نہین خالی ہے کوی جا ہے اوس سے
دل عاشق نے کہالی چوٹ پر چوٹ
اوجاڑا گہر کو میرے باغبان نے

مرے پہلو مین بیٹہا سیمبر ہے
شب آخر ہو چکی وقت سحر ہے
مقام عاشقی جائے خطر ہے
مکان اوسکا کہان یارو کدہر ہے
نگاہ یار کیا جادو اثر ہے
درخت معرفت کا یہ ثمر ہے

(١٦٧)

علاج اسکا بہی کچہہ معلوم ہے صحو
فراقِ یار مین دردِ جگر ہے

(١١)

یہ واقفِ رمزِ قالو بلی اور انی انا کا صندل ہے
لولاک لما کے عاشق کا کس شان سے نکلا صندل ہے

لے سر پہ آئے در پہ ترے جبریل امین اور ہارے تک
فیاض ازل نے بھیجا ہے محبوب علا کا صندل ہے

ہے پیر و جوان کو بھی یہ ہوس ہم سر سے چلے جائینگے بس
ملتا ہے کسے اب دیکھین بھلا محبوب علا کا صندل ہے

مجموعِ لطافت صندل ہے ہر دلکے لیئے یہ قوت ہے
مجنون کو ملی ہو لیلی بھی کیا روح فزا کا صندل ہے

تاثیر کہون کیا اسکی مین دنیا کو بہلا دل سے ابھی
حوران جنان تیار کئے تسلیم و رضا کا صندل ہے

بھولا بھٹکا رہ مین انکا اب ساتھ لئے وہ آتا ہے
عالم مین ہدایت غیبی ہے اوس راہ نما کا صندل ہے

ہر ماہ جمادی الثانی مین تاریخ بست و یکم بیشک
خوشبو یہ جہا نمین ہوتی ہے کیا اہل صفا کا صندل ہے

کیا عرش سے لیکر فرش تلک ایک نور کا عالم روشن ہے
ہے زیر زمین تا رونکی جھلک کس بدر دجی کا صندل ہے

رضوان نے بھی کھولا دروازہ مشتاق کھڑا کب آتے ہین
حوران جنان تیار کئے تسلیم و رضا کا صندل ہے

بس دور سے آتے عالم ہین مشہور تمہارا کوچہ ہے
بیمار ابھی پاتے ہین شفا کیا دار شفا کا صندل ہے

(۱۶۸)

کوئی زہد کو - کوئی تقوی کو مین سر پہ لیکر صندل کو
اے صحو مجھے اب خوف ہے کیا یہ در نجرا کا صندل ہے

(۷)

ہمارا ہادی ہمارا رہبر ہمارا مرشد ابو العلا ہے
بنی کا وارث علی کا نائب ولی کا مل ابو العلا ہے

عرب سے لیکر عجم تلک کا ہوا ترقی یہ دین احمد
ہے فیض جاری جہا نمین انکا عزیزو دیکھو ہر انکی جا

ہے وجد حالت پہ اپنی دولت جسے وہ چاہین عطا ہین کرتے
نصیب ایسے کہان گدا کے جو دیکھے شاہا تو کیمیا ہے

وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن وہی ہے اول وہی ہے آخر
یہ سمجھے ہم ہین لباس بدلی ہے نام رکھے ابو العلا ہے

کہے ہو قرآن مین نحن اقرب یہ ہمسے ملتے نہین ہو صنما
ہوئی ہے تقصیر ہمسے کیا اب بتاؤ صاحب عتاب کیا ہے

تمہاری خواہش مین یار جانی ہین بین دنیا کو چھوڑ بیٹھا
ہوے نہ یان کے نہ ہم وہان کے جو ایسی خواہش مین مبتلا ہے

(١٧٠)

بلاؤ پاس اپنے صحوؔ کو تم تہت ُ لائے گلے لگالو
تمہارے ملنے کے شوق مین وہ عجب بلا مین پھنسا ہوا ہے

(٥)

عجب خوب مژدہ یہ قرآن مین ہے
پتہ تو ہمین مین تھا اوس ناز نین کا
احد جب تعیُّن مین احمد سے آیا
کہان ذات مطلق کہان ہم مقید

وہ شہ رگ سے نزدیک انسان مین ہے
عبث بحث ہندو مسلمان مین ہے
وہی رنگ بیرنگ ہر شان مین ہے
ظہورِ کُل اب جزوِ اعیان مین ہے

(١٧١)

تمنا یہی صحوؔ کی ہے حسَن سے
پتا دے بتا دے جو انسان مین ہے

(٦)

ہمارے نقش پہ یہ سب جفا ہمین سے ہوئی
نہین فلک مین یہ طاقت ترا اُٹھاتا بار
طریقِ عشق مین ثابت قدم رہے ہم ہی
نہین ہے آیتِ قرآن ثمّ وجہ اللہ
لگانا تہمتِ عالم کا بے سبب تو نہین

برائے آپ ہین ہم پر خطا ہمین سے ہوئی
ادائے خدمتِ قالو بلیٰ ہمین سے ہوئی
جفا تمہین سے ہوئی اور وفا ہمین سے ہوئی
جہان مین دخترِ رز کی ادا ہمین سے ہوئی
بھلے بُرے کی جہان مین بنا ہمین سے ہوئی

(١٧٢)

نہین ہے شیوۂ دلدار عاجزی اے صحوؔ
طریقِ عشق مین فکرِ دعا ہمین سے ہوئی

(٥١)

اے مسلمانان وہ جانان اور ہے
جانتے ہر اک ہین اپنے حال کو

اپنا اپنا دین و ایمان اور ہے
کون کہتا ہے کہ انسان اور ہے

شور ہے نازل ہوئے مصحف ہین چار
کھیلتے کیا ہوگی کوچہ مین تم

ہے یقین پر اپنا قرآن اور ہے
شہر وجہہ اللہ کا میدان اور ہے

(۱۷۳)

خوف سے بے خوف ہو جا صحو تو
اب ترے گھر کا نگہبان اور ہے

(۷)

پوچھتے کیا ہو آرزو کیا ہے
دربدر کس لئے بھٹکتے ہو
شش جہت مین یہ جلوہ ہی کس کا
مین کو مین ہین فنا تو کر دیجئے
آرزو کو اوٹھا کے پھر دیکھو
کیون نہین دیکھتے ہو اپنے کو

گھر مین دلبر ہے جستجو کیا ہے
ڈہونڈھتے کس کو روبرو کیا ہے
بر سر بام ماہرو کیا ہے
پھر لقا ہو تو مین و تو کیا ہے
بیٹھ دم بھر یہ گفتگو کیا ہے
یہ لگا پوے کو بکو کیا ہے

(۱۷۴)

جب یقین ہو چکا یہی ہے وہ
صحو کہتے ہین آبرو کیا ہے

(۵)

جبکہ پہلو سے مرا یار چلا جاتا ہے
ملک الموت بہی شاید کہ مجھے بہول گئے
حضرت عشق نے کی ہے یہ خرابی دیکھو
آجتک ایسا مسلمان نہ کوئی دیکھا

ساتھ اوسکے دل ناچار چلا جاتا ہے
چھوڑ کر گھر مین وہ بیمار چلا جاتا ہے
پوچھنا تک نہین مختار چلا جاتا ہے
چھوڑ کر کعبہ کو دیندار چلا جاتا ہے

برملا پیر و جوان کہتے ہین کیا خوب مجھے



(۷)	صحو یہ تیرا گرفتار چلا جاتا ہے	(۱۷۵)

لبِ اعجاز سے فرماؤ تبسم کیا ہے
نہین بے پردہ او نہین دیکھا کسی نے ابتک
ناخدا سے نہین کچھ کام خدا حافظ ہے
اپنے آغوش مین اکدم تو مجھے سونے دے
تجھکو منظور تہا جنت سے کہ نکلے آدم
ہم گنہگارون کو کافی ہے وسیلہ تیرا

گھر مرے آنے مین پھر تم کو تکلم کیا ہے
نور مردم کا ہے کیا آنکھ مین مردم کیا ہے
کشتیٔ دل کو مرے خوفِ تلاطم کیا ہے
لوری کیسی ہے یہ جبریلؑ کی قم قم کیا ہے
خیر ہے قبلہ من حیلۂ گندم کیا ہے
تیری رحمت کے مقابل مین یہ قلزم کیا ہے

(۵)	شہِ قاسمؑ ہے ترا روزِ ازل سے حامی صحو پھر تجھکو شفاعت کا توہم کیا ہے	(۱۷۶)

مبارک آپ کو ہو تختِ شاہی
تری چوکھٹ پہ جب کی جبہہ سائی
مرے ہر کام کا حامی تو ہی ہے
بھروسہ آپکا ہے میرے دل کو

ہمین کافی ترے در کی گدائی
تمنا نامرادون کی بر آئی
کہ تیرا کام ہے حاجت روائی
عجب کیا گر کرے مشکلکشائی

(۴)	ہے قربان صحو دل اور جان سے اسدم صدائے نحنُ اقرب جب سنائی	(۱۷۷)

ترا اے صنم یہ ستانا غضب ہے
رقیبون کے گھر آنا جانا غضب ہے

کہ ہم بیکسون کو رلانا غضب ہے
حسینون سے دل کا لگانا غضب ہے

وہ روپوش ہوکرکئے ہم کو ظاہر | نگاہوں سے یہ مسکرانا غضب ہے

(۱۷۸) زبانی مری اون سے اتنا تو کہدو
کہ صحو حزین کو ستانا غضب ہے (۷)

جو قطرہ تہا دریا مین آکر سمایا
کرو شمع روشن نہ مرقد پہ میرے
عزیزو ستاؤ نہ تم چھوڑو اسکو
لگی آگ عشق پیمبر کی ایسی
طفیل شہیدانِ کرب و بلا اب
جدا تن سے سر ہو تو قد مونپہ دہرلو

دوئی کا لکا یک جو پردہ اوٹہا ہے
کہ شمع رسالت سے دل پر ضیا ہے
محبت مین حضرت کے دل گل گیا ہے
جو تہا ما سوا سب کا سب جل گیا ہے
مدینہ دکہا دو یہی التجا ہے
خوشی مجھکو حاصل ہی پہر عذر کیا ہے

(۱۷۹) اگر دل ہے بیمار اے صحو جاؤ
مدینہ تمہارا تو دار الشفا ہے (۵)

جان فدا ئے جان جانان یار انسان ایک ہے
پرتوِ رخسار سے روشن ہوئے دونون جہان
بات اک نادر تجہے کہتا ہون اے طالب سمجھ
ہمنے دیکہا شہر مین پائی خلائق بیشمار

جانِ عالم لاکہ ہین اور جان جانان ایک ہے
ماہِ رخشان ہین بہت مہرِ درخشان ایک ہے
شک نہ رکہ دلمین ذرا گبر و مسلمان ایک ہے
تاج گیر و تاج بخش و سب کا سلطان ایک ہے

(۱۸۰) ہوش مین آ صحو نادان چھوڑدے بس تو اصول
مختلف صورت ہین حرفان دیکہ قرآن ایک ہے (۵)

کہان رہ گئے تہے میان آتے آتے
ہوا کام پورا یہان آتے آتے

فقط شور باقی ہے زاغ و زغن کا
چمن لٹ گیا باغبان آتے آتے

امانت کے بدلے ہے عصیان کا دفتر
لے آئے ہین بار گران آتے آتے

مین انسان ہون صاحب فے نشتہ نہین ہون
بیان کرچکا داستان آتے آتے

(۱۸۱) ستادے مرا حال اے صحو اونکو
جگر پہٹ گیا ہچکیان آتے آتے (۴)

تیری صورت کی قسم صورت مری آنکہو مین ہے
جب سے دیکہا مٹا حیرت مری آنکہو مین ہے

باغ وحدت کا کہلا رہتا ہے دروازہ مدام
کون کہتا ہے غلط کثرت مری آنکہو مین ہے

انتظار یار مین آنکہین مری پتہرا گئین
ایک دو دم کی ابہی فرصت مری آنکہو مین ہے

(۱۸۲) صحو اب مجہکو نہین ہے مال و زر کی آرزو
دولت دیدار کی دولت مری آنکہو مین ہے (۵)

ولہٗ قدس سرہٗ فی النعت

محمد یہ ارض و سما آپ کا ہے
قسم ہے خدا کی خدا آپ کا ہے

مجہے ہر طرح سے بچالو محمد
یہان اور وہان آسرا آپ کا ہے

مقید کہون گر تو مطلق ہین حضرت
بتاؤن مین کیا جو پتا آپ کا ہے

مرا دل سراپا ہے آئینہ خانہ
خدا کی قسم رونما آپ کا ہے

نہین آنکھ کھولے سے کھلتی ہو واللہ	یہ دل مین تصور بسا آپ کا ہے
محمد یہ کون و مکان آپ کا ہے سما سے سمک تک ہے آئینہ خانہ نہ موقوف نزدیک اور دور پر ہے تصدق تمہارا ہے جو کچھ کہ ہے سو	زمین آپ کی ہے زمان آپکا ہے دو عالم مین جلوہ عیان آپکا ہے وصال اب مجھے تو عیان آپکا ہے نہان و عیان لا بیان آپکا ہے
(۱۸۴) اسے ہر طرح سے بچانا محمد یہ صحو حزین مدح خوان آپکا ہے (۷)	
بزم جانان تک کہین کیا جب رسائی ہو چکی چھوڑ دے اسلام کو اور بتکدہ سے کام کیا آئینہ مین کچھ نہین تیرے سوا آئینہ رو بادہ خواری خوب ہے لیکن جوانی چاہئے الوداع اے زہد تقوی الوداع اے عقل و ہوش خاتمہ بالخیر کا اب خوف کیا ہے ہو نہو	منقطع عالم سے دل کی آشنائی ہو چکی تہمت ناحق بر آئی اور رسوائی ہو چکی اب کدورت جا چکی یار صفائی ہو چکی عہد پیری مین مزا کیا جب شبابی ہو چکی جام وحدت پی چکا ہون پارسائی ہو چکی سنگ دہلیز صنم پر جبہہ سائی ہو چکی
(۱۸۵) صحو ظاہر صحو باطن ایک تہا اب دو ہوئے مختلف صورت ہوئے ظاہر جدائی ہو چکی (۵)	
صبحدم محفل مین ساقی کے شراب اچھی ملی	دل جلانیکے لئے زاہد کباب اچھی ملی

ہے بغل خالی ہمارا ایک حمایل کے سوا
آسمان کی ہے رضائی اور زمین کا بسترا
منہ سے چھٹتی ہی نہین اب کیا کرون تدبیر مین

مصحف رخسار کی اُم الکتاب اچھی ملی
فرش مخمل سے ملایم کیا تراب اچھی ملی
دختِ رز بہر مغان خانہ خراب اچھی ملی

(۱۸۶)

صحو نازان کیون نہو دل خوش نصیبی پر مرا
دولت پابوس اوسکی آنجناب اچھی ملی

(۵)

عاشقون کی جانفشانی اور ہے
کون سمجھے ہے کسی کی بات کو
یاد پیری مین کروگے یا نہین
ہو تو آگہ جلدی اپنے حال سے

حُسن یوسف کی کہانی اور ہے
اپنی اپنی لن ترانی اور ہے
موسم خوش نوجوانی اور ہے
اوسکی ہردم مہربانی اور ہے

(۱۸۷)

جانتا کب ہے مسیحا صحو اسے
دردِ دل تیرا نہانی اور ہے

(۶)

کیا جانے کوی اوسکو ادہر ہے کہ ادہر ہے
بازارِ محبت مین بجا ہاتھ تو خالی
رہتا ہے امانت کا مرے سر پہ گران بار
آزاد جو دنیا سے ہین وہ لوگ ہین اچھے
صورت کو مری دیکھ کے کہتا ہے پری رو

ابتک تجھے اے دل نہین کچھ اپنی خبر ہے
اس راہ مین سالک کے لئے سود و ضرر ہے
ہستی مین مسافر ہون مجھے بیم و خطر ہے
موجود ہر اک حال مین سامان سفر ہے
اوس شوخ کے رہنے کیلئے خوب یہ گھر ہے

گھبراتا ہے واعظ کے تو کیا کہنے سے بندے

(۴)	ضامن ہے ترا صحو تو پھر کیا تجھے ڈر ہے	(۱۸۸)

آج مشہور ہے سرکار کی گلپوشی ہے
تیرے میخواروں کو کیا دیکھیے بیہوشی ہے
کوئی جھگڑا نہ رہا یار سبکدوشی ہے

دن ہے یہ عید کا رندوں میں ہم آغوشی ہے
درِ میخانہ کھلا یار کی مے نوشی ہے
جیتے جی جو کہ مرا پھر اوسے مرنا کیا ہے

(۴)	جان اور بوجھ سکے پھر دور سمجھنا اوسکو صحو یہ کیسی تری ہائے فراموشی ہے	(۱۸۹)

ستمگر ہاتھ میں خنجر لیا ہے
ہزاروں تن جدا سر سے کیا ہے
سرِ تسلیم ہوں جو کچھ رضا ہے
ہو اقرار تو انکار کیا ہے

دلِ ساقی زمینِ کربلا ہے
کسے طاقت مقابل ہو اجل سے
تجھے منظور ہے گر قتل پیارے
مجھے ہندو کہو تم یا مسلمان

(۵)	ہوا صادر جو فرمانِ الستُ جوابِ صاف صحو اپنا بلی ہے	(۱۹۰)

فی الحقیقت میں نہیں ہوں یار ہے
دیدہ خود بین تیرا بیکار ہے
دیدۂ حق بین تجھے درکار ہے
خوابِ غفلت سے اگر بیدار ہے

عاشقوں کو روز و شب دیدار ہے
سرمۂ وحدت تجھے اب چاہیے
وہ تو تیرے پاس ہے اے بے بصر
دم میں وصلِ یار ہے اے بے خبر

خوف محشر کا تجھے ہے صحو کیا	

(۱۹۱) تیرا حامی حیدرِ کرار ہے (۵)

کلبۂ خاص میرا رشکِ درِ جنت ہے	گر ملاقات کو آئے تو خوشا قسمت ہے
مین نہین جاؤنگا کعبہ کو کبھی چھوڑ کے تجھے	پاس کے پاس مجھے گھر مین ملی دولت ہے
دہوکا زاہد کو ہوا پیچھے پڑا جنت کے	وصل کی کہو ہی چکا ہاتھ سے وہ دولت ہے
ہونٹ بہی میرے ہین اور دانت بہی میرے پیارے	مُنہ سے گر بولون تو پھر سر پہ کھڑی آفت ہے

(۱۹۲) کیا ضرورت تھی اناالحق کو جو بولے منصور
نئے مین نائے کی صدا نئے پہ صحو تہمت ہے (۵)

صورتِ تصورِ جانان و وجہان مین کون ہے	گر مکین لامکان ہین اِس مکان مین کون ہے
فہم مین آتا نہین پھر جسم و جان مین کون ہے	بندہ پرور آپکے وہم و گمان مین کون ہے
مختلف صورت سے ظاہر عالمِ امکان مین	شعبدہ بازی دکہاتا آسمان مین کون ہے
ہے منزہ قید سے وصفِ جمال اوس یار کا	صورتِ ماہ و شما مین این و آن مین کون ہے

(۱۹۳) صحو کس بیقدر کو اپنا دئے ہو نقدِ دل
یہ تو فرماؤ مجھے سود و زیان مین کون ہے (۷)

مقید نہ مطلق مسلمان تو ہے	میرا کفر و اسلام و ایمان تو ہے
مجھے جان کی اپنی پروا نہین کچھ	تو جی میرے پیارے میری جان تو ہے
ہوا حال ابتر گلے سے لگا لے	مصیبت زدہ دل کا ارمان تو ہے
مجھے دے نہ دہوکا خدا کیلئے اب	مین سمجھا تجھے شاہِ جیلان تو ہے

لگا کر مجھے کفر کا تو نے فتویٰ
صدا سُن رہا ہون تری گوشِ دل سے

چڑھاتا ہے سولی پہ سلطان تو ہے
میری جسم اور جان مین ہر آن تو ہے

(۱۹۴)

امانت اوٹھا صحوؔ لائے ہین سر پر
یہان وہان سے آیا سو انسان تو ہے

(۷)

کیا کہون قاصد مرا دردِ نہانی اور ہے
خاک چھانی اِک زمانہ جستجوے یار مین
کب برابر ہو شنیدہ جسنے دیکھا آنکھ سے
ہے کسیکو حبِ دنیا ہے کسیکو حبِ جاہ
اے زلیخا یاد رکھہ تو روبرو کہتا ہون مین
سختیان آیا عبان اوس گل کی خاطر سے مین

خط مین کچھہ لکھا ہے اور اونکی زبانی اور ہے
عمر بھر کی جان عالم یہ کہانی اور ہے
عشقِ بازی مین فراقِ ہجر گرانی اور ہے
بندہ پرور اپنا اپنا یار جانی اور ہے
تیرے یوسفؑ کی قسم یہ میرا جانی اور ہے
بُلبل دل سے تو سُن اوسکی زبانی اور ہے

(۱۹۵)

مے سے توبہ چاہیے اے صحوؔ مین پیری کے عہد
جو چلے جاتے نہین لطفِ جوانی اور ہے

(۴)

عزیز جو کہتے ہین لن ترانی ہمارا اونکو خیال کب ہے
ہوا پہ خاکی کے خاک اوڑا کر رہا نہ نام و نشان باقی
شرابِ غفلت پیے ہین زاہدہ جو ہم اپنا دکھاتے ہین

پسند موسیٰ کی چاپلوسی فقیر صورت سوال کب ہے
خودی کو دل سے بھلا چکے ہین ہم اونکا ملنا محال کب ہے
بناتے ہین وہ باتین گھر مین تمیز اونکو خیال کب ہے

(۱۹۶)

نرالا ہے سب سے صحوؔ میرا افلاک کا والی نہین کا سلطان
قسم ہے تیری زلیخا مجھکو کہ تیرا یوسفؑ مثال کب ہے

(۵)

خوشی اونکی ہماری آبرو دربان جاتی ہے
ندامت پر ندامت ہے لگا کر چاند پر دہبہ
بلاے ناگہانی ہے خبر ہے دخت رز کو بھی
ڈراتا ہے مجھے مرنیکے پہلے کس لیے زاہد

نکلکر روح قالب سے کہین مہمان جاتی ہے
غضب ہین شوخیان اونکی ہماری جان جاتی ہے
ملائے خاک ہین چاہت مری ہر آن جاتی ہے
پلٹ کر پاس سے میرے قضا ہر آن جاتی ہے

(۱۹۷)

تری صورت نہین چھپتی چھپائین لاکھ پردے مین
جدہر دیکہا اودہر اے صحو یہ پہچان جاتی ہے

(۸)

دلکو ہردم ہر گھڑی سوداے زلف یار ہے
عاشقون کو درد دل سوز جگر درکار ہے
آجکل مین کس کشاکش مین پڑا ہون دوستو
ہو گیا شاید جنون بستی سے گہبراتا ہے دل
عشق لیلی مین ہوئی مجنون کی کیا نوبت کہون
رنج و راحت کچھ نہو جب جیتے جی وہ پا گئے
بعد مرنے کے زمین پر ہے کہان اونکا مزار

اور قفس مین جان وحشی طالب دیدار ہے
جام جم کی کب ہے پروا جس لب لعل مین یار ہے
نہ کوئی مونس ہے میرا نہ کوئی غمخوار ہے
طفل نادان کر رہے خالی نہین سنگسار ہے
چشم عالم مین سراپا بس ذلیل و خوار ہے
سب سے بہتر عاشقون کو دولت دیدار ہے
نام ہستی سے عزیزو اونکو ننگ و عار ہے

(۱۹۸)

کیا غرض ہے عاشقون کو دین اور دنیا سے صحو
تیرے عاشق کے تئین چاہت تری درکار ہے

(۵)

گل باغ الستی ہی رخ روشن گلابی ہے
رقیبون کے سکہانیسے ہوئی میری خرابی ہے

ملا معشوق قسمت سے بلا کا وہ شرابی ہے
مگر اونکی جہان مین اے عزیزو کامیابی ہے

تلاوت مصحفِ رخ کی کرے مقدور ہے کسکا
مصفا چہرہ ہے اوسکا عجب وہ خوش کتابی ہے
گداز و سوز و غم کی کچھ نہین لذت ہے عالم کو
مرا رونا وہی جانے دل بریان کبابی ہے

(۱۹۹)
ہے فکر اے صحو فردا کی قضا سر پر کھڑی ہر وقت
بصورت برف ہے دنیا بقا تیری حبابی ہے
(۵)

چمن مین صبحدم بادِ بہاری تنکے آئی ہے
ہوئے ہین نغمہ زن بلبل کی گل سے آشنائی ہے
مشیخت آنکر گیری یا جب ہاتھ مین تسبیح
خرابی کے ہوا در پے خیالِ پارسائی ہے
نہین ہے کھیل لڑکون کا محبت سخت مشکل ہے
ہو کیسے گرم بازاری کہ دل مین خودنمائی ہے
ڈراتا ہے کسے زاہد ہوئے مشہور عالم مین
خبر ہے شہر مین صاحب کہ اونکی رونمائی ہے

(۲۰۰)
روش ایسی جہان مین کم نہین ہے صحو غیرت
خدائی مین عیان دیکھا طریق لوالعلائی ہے
(۴)

گران فروش ہے پیرِ مغان شرابی ہے
چلا چکا ہے مرے دلکو وہ کبابی ہے
بتون کا سامنا تدبیر کیا کرے کوئی
حیا کرے نکرے عین بیحجابی ہے
نہ کیون خجل ہو زلیخا جو دیکھے آنکھون سے
عزیز و یار کا چہرہ مرے کتابی ہے
شکار کرتے ہین دنیا کا آڑ مین دین کے
ملی یہ صفت مین صاحب تمہین نوابی ہے

(۲۰۱)
دگرگون حال ہوا صحو کا ہے ملنے سے
زیادہ کل سے مرے دلکو اضطرابی ہے
(۶)

خانہ بردوش پڑے پھرتے ہین نادان ابھی
خاک سمجھے نہ اوسے گبر و مسلمان ابھی

عظمت و شان سے تیرے ہین گدا سب ممتاز
کیون نہ حاصل ہوا ونہین تخت سلیمان ابھی

سیری ہوتی نہین عاشق کو بجز روز جزا
دلمین باقی ہے ترے وصل کا ارمان ابھی

رنگ بیرنگ ہوا اونکا اشارہ ہے غضب
دیکھئے ہوتا ہے کیا صاجو سامان ابھی

منفعل ہوگئے اب دیکھہ عنایت کو تری
اپنا محرم کو کیا حضرت انسان ابھی

(۲۰۲)

طفل مکتب ہی رہا خیر تو ہے ہوش مین آؤ
صحو سمجھا نہین تو معنئ ایمان ابھی

(۱۲)

ہوا دل آپ پر جو مبتلا ہے
ہزارون طرح کی ہر بلا ہے

یہ عقدہ ہم پہ کچھہ کھلتا نہین ہے
ابھی تو قسمتون مین کیا لکھا ہے

کبھو ٹلتا نہین قسمت کا لکھا
ہین ہم اب اور ہمارا دلربا ہے

نہین سننے کے واعظ کی نصیحت
قفس سے مرغ جان اب اڑ رہا ہے

ہین دیوانے ہوئے اوس گھر کے اب ہم
پڑی پیرون مین گو زنجیر پا ہے

تو یوسف ہو تو مین بیشک زلیخا
اگر ہمسے ملے تو کیا برا ہے

یہ سر ہے آپکے قدمون پہ حاضر
جو کرتے قتل ہو پھر عذر کیا ہے

پکارو نام سے اک بار مجھکو
تمنا ہے یہی اور مدعا ہے

چلون گا پیچھے محشر مین تمہارے
بغل مین بس خیال دلربا ہے

مجھے غافل نہ سمجھو غافلو تم
حضوری لی مع اللہ برملا ہے

کہانتک مین چھپاؤن عشق کی بات
کہ باتون مین مرا مطلب ادا ہے

(۲۰۳)	کہان ہے صحو مین کسکو سناؤن میرا قصہ نہایت بس بُرا ہے	(۵)

مستفیض فیض اقدس دونون عالم ہو چکے — تخم وحدت در زمین دل ہر اک کے بو چکے
ہین قفس مین بند بیجا آب و دانہ تنگ ہے — بس ستم سے باغبان کے مرغ بیکس رو چکے
آہ مظلومان سے ابتک نیلگون ہے آسمان — اپنی اپنی زندگی سے ہاتھ ہر اک دہو چکے
جو گئے جیتے جی وہ خوشحال ہین ہر حال مین — منگلے جھگڑے تمامی ملک ہستی کھو چکے

(۲۰۴)	پاسبان ہے اوسکے در پر رات بہر سویا نہین کون کہتا ہے رفیقو صحو کیا بس ہو چکے	(۴)

جامۂ توحید کی سر پر ہین کچھ اور ہے — یار کا سب سے نرالا بانکپن کچھ اور ہے
کسکو ہے یارا کہ دم مارے کوئی اہل جہان — اوسکے سکّے کا ہر اک جا پر چلین کچھ اور ہے
یہ لطافت لائینگے شاعر کہان سے شعر مین — ہر زبان پر یار کا شیرین سخن کچھ اور ہے

(۲۰۵)	اوس کے کوچے مین گیا دل عاقبت محمود ہے ظاہر اہل شرع کا گور و کفن کچھ اور ہے	(۷)

دل سے پوچھا کہ آرزو کیا ہے — ہنس کے بولا کہ مین و تو کیا ہے
جبکہ تو سُن چکا ہو اظہار — پھر دوبارہ یہ گفتگو کیا ہے
راز معشوق ہے مرے صاحب — فاش کہتا یہ کو بکو کیا ہے
وہ تو غمازہ ہے زمانے کا + — پیش آئینہ مو بمو کیا ہے

ہر صفت سے تو خود ہوا موصوف
عشق کا جب سے ہین ہوا بندہ

بندہ پرور یہ جستجو کیا ہے
پوچھیئے اوس سے آبرو کیا ہے

(۲۰۶)
صحو آیا ہے پائے بوسی کو
تجھہ سوا اوسکی آرزو کیا ہے
(۵)

مست ساقی کیون نہو بندہ نوازی آج ہے
ڈھنگ ہے سب سے نرالا فیض بخشی کا ترے
مست ہین ادنی و اعلی ہے ملک حیرت زدہ
دیر کیا چوگان و میدان روبرو ہے آپکے

دست بیعت کر چکا ہون سرفرازی آج ہے
حد سے بیحد ہے حرارت دلگدازی آج ہے
شان پاک بو العلا کیا بےنیازی آج ہے
وقت فرصت ہے غنیمت عشق بازی آج ہے

(۲۰۷)
کیا خبر کل کی ہے کسکو فکر کیا کرتا ہے تو
صحو یہ پوشیدہ تجھہ سے کارسازی آج ہے
(۴)

عاشق نہین معشوق ہین پردہ نشین وان کون ہے
کیسہ ترا خالی نہین کرتا گدائی ہے عبث
دہوکا ندے ترا ہدا مجھے قرآن کے معنی ہین ہم

غافل ہین عالم آپ سے جانے مجھے وہان کون ہے
محتاج اپنے آپ ہین بیساز و سامان کون ہے
پردہ کیا ہے یار نے ہندو مسلمان کون ہے

(۲۰۸)
کہنا میر اُسن صحو تو نسبت اضافت چھوڑ دے
لیلی کہان مجنون کہان صحرا نوردان کون ہے
(۵)

آجکل پنکھے کی جنبش ہی نئے طور پہ ہے
منتظر کب سے کھڑا ہون او نہین پروا کیا ہی

بزم عشاق مین آمادہ وہ کچھہ جور پہ ہے
خیر ہے صاحب اب اونکی تو نگہ اور پہ ہے

مجھکو جس کام کی دھن ہے وہ فلک کیا جانے
مست و بیخود ہین ہر اک پیر و جوان تا کہ دن
چکر اوسکو بھی مری فکر میے غور یہ ہے
جمگھٹا یار کی محفل مین نئے طور یہ ہے

(۲۰۹)

صحو رندان ازل جمع ہین میخانہ مین
کل تھا جس دور پہ جام آج بھی اُس دور پہ ہے

(۷)

جس نے دیکھا ہو گیا حیران ہے
رتبۂ عالی جہان مین تین ہین
دل لگانا غیر سے اچھا نہین
کیا کیا صیاد نے بیدام کے
آکے دروازہ پہ میرے پھر گیا
اب مسیحا نے اوٹھایا ہاتھ کو
سیکڑون سر اُڑ گئے بے مار کے

کیا ہمارے یار کی تصویر ہے
باپ ہے اُستاد ہے یا پیر ہے
جا چکی عزت ہوا دلگیر ہے
بن چکا دل اندنون نخچیر ہے
کیا ہماری شومئی تقدیر ہے
کر نہین سکتا کوئی تدبیر ہے
کھنچ گئی ظالم کی کیا شمشیر ہے

(۲۱۰)

اقرار کر کے آپ جو ہمسے مکر گئے
کیا فائدہ ہے جینے سے آخر تو موت ہے
جاتا ہے جو ادھر کو پھر آتا نہین ادھر
افسوس کی ہے جائے کہ آئے تھے کسلئے

(۵)

ہم جیتے جی ہی جان سے اپنی گذر گئے
لاکھون ہزارون دیکھئے بس منتظر گئے
کیا جائے کربلا ہے کہ قاصد بھی مر گئے
قول و قرار بھول گئے بے خبر گئے

آئے تھے ہم جہان مین کچھ دیکھنے کو سیر

(۶)	کہلنے پنائی آنکہ کہ ہم بے سفر گئے	(۲۱۱)

مفت مین دیدار دولت کہو گئے
شہر کے زاہد شرابی ہو گئے
نقدِ دل دیکہے نہ بہائے کہو گئے
دیکہہ صورت کو عزیزان رو گئے
ملتے ہی پارس سے سونا ہو گئے
قافلے والے روانہ ہو گئے

رات کو صاحب سلامت سو گئے
عہد مین ساقی کے میرے صاجو
آئے تہے کس کام کو بازار مین
آئینہ تھا جب تلک کچہہ بہی نہ تہا
ہر دل ناچیز آہن آپ سے
چہوڑ کر مجہکو اکیلا دشت مین

(۵)	آج میرے دفترِ عصیان کو صحو آب رحمت سے ملائک دہو گئے	(۲۱۲)

بزم جہان مین حیف ہے روپوش ہو گئے
زاہد تمام شہر کے مے نوش ہو گئے
قول و قرار دل سے فراموش ہو گئے
اچہا ہوا خوشی سے ہم آغوش ہو گئے

غمزے سے لاکہون آپکے بیہوش ہو گئے
پیر و جوان دور مین ساقی کے مست تہے
انجان کسقدر ہین کہ پہچانتے نہین
مشاطہ عشق کی اونہین لائی جو کہینچکر

(۵)	لو جیتے جی نجات کا پیغام آگیا بار گنہ سے صحو سبکدوش ہو گئے	(۲۱۳)

پلایا ساقی نے پانی شراب کے بدلے
عذاب دین کوئی مجہکو ثواب کے بدلے

بدل گیا ہے زمانہ جناب کے بدلے
قسم مین کہا کے کہون گا گلہ نہین تیرا

بجاؤ وعظ و نصیحت پراسکے تم ہرگز
فقط مٹنے کے لئے اپنی آگ بہونکا وہ

بغل مین اوسکے ہے شیشہ کتاب کے بدلے
جلا یا دل کو ہے ظالم کباب کے بدلے

(۲۱۴)

کہان یہ لطف عنایت تہی بعد مدت کے
وہ صحو چلتے ہین اب تو عتاب کے بدلے

(۵)

صاف فرمایئے اب مجہسے تکلف کیا ہے
رنج و غم روز فزون مجھکو عطا ہوتا ہے
کسکو یارا ہے ترے آگے کوئی بات کرے
پاس کے پاس رہے گہر مین نہ آئے صاحب

عشق بازی مین جنون تیرا تصرف کیا ہے
تیرے سرکار مین اے عشق تلطف کیا ہے
علم سینہ ہو جسے علم تصوف کیا ہے
عذر معقول ہے اور وجہ توقف کیا ہے

(۲۱۵)

صحو تم ہمکو کبہی آپ بلاتے ہی نہین
جمع اغیار رہین سب دن یہ تعرف کیا ہے

(۵)

دل مضطر ہمارا آشنا ہے
جدہر دیکہا جہان مین تجھکو دیکھا
بنایا آئینہ دونون جہان کو
نہین پہچانتا کوئی کسیکو

جو تہا باطن وہی ظاہر ہوا ہے
تو ہی کیا صورت آدم نما ہے
کہ ہر صورت مین صورت دیکہتا ہے
یہ کیسا یار نے پردا کیا ہے

(۲۱۶)

سبہی دہوکا ہوا ما و شما سے
نہین تو صحو کوئی دوسرا ہے

(۵)

دل نہین دلبر ہمارے پاس ہے

جیسے پہولون مین مہکتی باس ہے

اون سے ملنا تو کبھو ہوتا نہین	کیا قیامت پر قیامت یاس ہے
اپنے اعمالون کا کیا کچھہ ہو بیان	سب گناہون سے سیہ قرطاس ہے
کس بہروسہ پر ہین جیتے عاصیان	اب رسول اللہ کی ہم کو آس ہے

(۲۱۷) مجھکو محشر کا نہین کچھہ خوف صحو
پیشوا میرا او بان عباس ہے (۵)

صورت یار کی تصویر ہے صورت میری	غیر سمجھے نہ کوئی بت بھی ہے مورت میری
ہے قسم شیخ و برہمن کو میرا مُنہ دیکھین	دل مین اصلا نرکھین دونون کدورت میری
ساتھہ مختاری کے عالم ہے تمامی مجبور	بے ضرورت ہے جہان بیچ ضرورت میری
بات سمجھے نہ کوئی اور ستانے آئے	بے نیازی کی ہے کیا شان عزورت میری

(۲۱۸) صحو کیا عالم اجسام مین ہم بہول گئے
لوگ کس طرح سے کرتے ہین کفورت میری (۶)

شعور ہستی خاکی کی خاک اُڑائے چلے	جفا و جور زمانے کے ہم اُٹھائے چلے
نہ جاگی ہین تو اونکی اب ایدل ناوان	جہان مین دیکھا حسینونکو دل لگائے چلے
کہجانہ عرصہ ہے اس بحر مین کوئی دیکھا	دم حباب ہے ہر دم جہان مین آئے چلے
ابھی تلک ہی نشان اونکے دلمین ہے باقی	دم اخیر بھی ہم کو وہ آزمائے چلے
جہانمین دیکھا یہ ہمنے مقام عبرت ہے	کفن مین دیکھا جو انکو مُنہ چھپائے چلے

کبھی رُلاتے ہو ہم کو کبھی ہنساتے ہو

(۲۱۹) جہان مین صحو کو تمنے میان ستا کے چلے (۵)

یا نبیؐ مجھکو مدینہ مین بلا لیجے کبھی
دلِ ناشاد میرا شاد کرو بہرِ علیؑ

مجھکو دنیا کی ہوس ہے نہ ہوس عقبیٰ کی
روضہ والا کو دیکھون مین تمنا ہے یہی

مجھکو وہ آنکھہ کہان دیکھون جمالِ روشن
گرد روضہ کے پہرونگا گویا شہپر سا کبھی

ضبط کب تک مین کرون آپ سنو یا نہ سنو
کبھی ہو جائے جو موقع تو کرون عرض یہی

(۲۲۰)
اشتیاقیست کہ بدیدار تو دارد دلِ من
دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من
(۳)

میری عمر گزر گئی رونے مین نہ تو خط ہی لکھا نہ تو آپ آیا
کرون کیا مین فراق کا تیری بیان نہین تجھسے چھپا ہے حال دلی

میان قول و قرار کو بھولے یہان جا کے گئے کیا کہہ کے وہان
دکھہ کے جھگڑے مین ہم تو پھنسے نہ تو دین ملا دنیا نہ ملی

(۲۲۱)
یہان آیا وہان سے تو کام تھا کیا ذرا ہوش مین آ کے خیال تو کر
کہون صحو اپنی نہ برائی کی تیرے دل کی تو ایک گرہ نہ کھلی
(۵)

ہے خنک چشم وہی یار کا جلوہ دیکھے
عمر بھر پھر نہ کوئی ایسا تماشا دیکھے

کیا کرامت ہے تری اے مرے فخرِ عالم
تیری ہر بات مین اعجازِ مسیحا دیکھے

کس قیامت کی ہے رفتار کہو خیر تو ہے
آج تک شعبدہ ہم اک بھی نہ ایسا دیکھے

یہان ہر اُمتِ عاصی کو یہ مژدہ پہونچا
لکھا قرآن مین ہے طور پہ موسے دیکھے

(۲۲۲)
صحو کیا تجھسے کہون اونکی خوشا قسمت ہے
دونون عالم مین ترا پایا سہارا دیکھے
(۵)

بندے کو کوئی بندۂ درگہ نہین سمجھے — قطرہ کو بجز قطرۂ دریا نہین سمجھے

کہتے ہین جسے دل وہ ترا خاص مکان ہے — کعبہ نہین سمجھے اوسے قبلہ نہین سمجھے

بینش یہی دانش یہی فہمید یہی ہے — بس اپنے سوا اور کو مولےٰ نہین سمجھے

ظاہر ترا تشبیہ ہے باطن ترا تنزیہ — سمجھے ہین وہی آپ کو بیجا نہین سمجھے

(۲۲۳) خود وحدت و کثرت مین وہی جلوہ نما ہی
ہم صحو الگ یار کا میلہ نہین سمجھے (۷)

ہے جفا و جور زیبا نازنین کے واسطے — چاہیئے صبر و رضا قلب حزین کے واسطے

لامکان تین دل بنایا دل نشین کیواسطے — جمع ہین احباب سارے اوس مکین کیواسطے

درد و غم رنج و مصیبت دل سے پوچھا چاہیئے — ہمنے سب کچھ سہہ لیا اوس مہ جبین کیواسطے

پیشتر برباد کرنا چاہیئے عاشق کے تئین — ہم بنا اوس گھر کی دیکھے کفر و دین کیواسطے

گوسفند موت یہی ہے اک غذاے عاشقان — بے قضا کے ہے قضا اہل یقین کیواسطے

خیر و شر کے آپ خالق ہم فقط محکوم ہین — تہمتین ذمے ہین میری عیب بین کیواسطے

(۲۲۴) صحو اب کیا خوف ہے تجھکو گناہونکا ترے
ہے دو عالم رحمۃً للعالمین کیواسطے (۵)

میرے اونکے روبرو ہے سینہ درپن دیکھیے — قلب کو سونا بنایا مثل کندن دیکھیے

گلرخونکے چاہ کا جاتا نہین خالی اثر — گور مین کانٹے ہیرے ہین اونکے کارن دیکھیے

اپلے کھیلے پھر رہے ہین ہر روش پر ناز سے — ہے برآمد باغ مین وہ رشک گلشن دیکھیے

قدر کیا بیقدر کو ہے اوس در نایاب کی | گر گئی خانہ خرابی عقل کو دن دیکھئے

(۲۲۵) دن نکل آیا مگر صحو اب تلک جاگا نہین
خواب غفلت سے نہ چونکا بخت خفتن دیکھئے (۳)

پردہ یہ اچھا نہین ہے عاشق بیمار سے
آنکھ سے آنکھین ملانا یہ بھی وہان ٹھیری خطا
زندگی کا لطف ہے جانان تیرے دیدار سے
پوچھتے کیا خیریت ہو نرگس بیمار سے

(۲۲۶) سیر ہون جینے سے جانان جان کی پروا نہین
صحو کا کاٹے گلا جو چاہے اب تلوار سے (۴)

کیون ہمسے رکے جاتے ہوا ے یوسف ثانی
عاجز ہے میری عقل ترے غمزے سے جانان
آداب ہے لازم تجھے اے چشم مجازی
پوشیدہ رقیبون سے ہے پیغام زبانی
سمجھے نہین جاتے ہین ترے راز نہانی
ہے پیش نظر عین میرے گنج نہانی

(۲۲۷) جو کچھ کہ ہے اے صحو محبت کی بدولت
پیری مین بھی باقی ہے میرا لطف جوانی (۵)

جی مین آتا ہے کرون شکوہ بیداد کبھی
یار بھولا ہے مجھے مین نہین بھولا اوسکو
آن کی آن مین کیا ہوگیا دل کو میرے
صبحدم روتے ہین مرغان چمن دیکھ مجھے
ہمسے راضی تھا وہ ستم ایجاد کبھی
چشم گریان ہے میری لب پہ ہے فریاد کبھی
طفل مکتب تھا کہین ہوگیا اُستاد کبھی
رحم آتا نہین دلمین ترے صیاد کبھی

جب مین جاتو لگا تری صحو ہے قسمت اچھی

(۵)	اوسکے دربار مین ہو تیری بہلا یاد کبہی	(۲۲۸)

جب سے جانان تجہسے الفت ہے، سب مجہے
ہے یہی زاہد مرا روزہ نماز
اے بت مغرور کیا پروا تجہے
وصلِ جانان جب نہووے جیتے جی

اپنی صورت سے بھی نفرت ہے، سب مجہے
دیکھنا اوسکا عبادت ہے، سب مجہے
یان ہر اک لحظہ قیامت ہے، سب مجہے
پہر میرا جینا ندامت ہے مجہے

(۳)	تجہسے نہ پوچھو حال وصلِ دلربا کیا کہون اے صحوؔ حیرت ہے مجہے	(۲۲۹)

نہین بن آتی ہے تدبیر کوئی یارب مجہے
ہجر کے قرب کے اشارے سے عیان سب ہوا
چہوڑ کر جب مین وطن اپنا یہان پر آیا

پاس آنے نہین دیتے ترے اغیار مجہے
چہپ کے کیا خوب کیا آپنے اظہار مجہے
خوبرویون نے کیا خوب گرفتار مجہے

۲۳۰

لااُبالی ہر آن ہے تیری
گہر مین اس تن کے کیا رکہا باقی
کون فریاد کو سُنے میری
تجہ سا ہرجائی کون ہوتا ہے

۵

بے نیازی کی شان ہے تیری
نذر قبلہ یہ جان ہے تیری
تیغِ بران زبان ہے تیری
ہر مکان مین دوکان ہے تیری

(۶)	صحوؔ مختار میری جان کا ہے تیر تیرا کمان ہے تیری	(۲۳۱)

نگاہِ لطف سے تہا کامیاب پہلے سے
ہمارے اونکے تہا کچہہ حجاب پہلے سے
بگڑ رہی ہے طبیعت اولجہہ رہا ہے مزاج
رفیق ہے دلِ خانہ خراب پہلے سے
کہو یہ حوروں کو جاؤ ین اودہر نہ آوین اِدہر
پلائی ساقی نے مجہکو شراب پہلے سے
پڑہایا یار نے ہے مجہکو کچہہ سبق ایسا
ہٹائی ہستی کی ساری کتاب پہلے سے
سُراغ اوسکا زمین پر نہ کچہہ فلک پہ ملا
نہاں زمین مین ہے آفتاب پہلے سے

(۲۳۲) کرین گے گور مین کیا منکر و نکیر سوال
بنا یا صحو نے سب کچہہ حساب پہلے سے (۴)

تماشا دیکہنے آئے جہان کا ہم بھی
نشان بنگئے وہم و گمان کا ہم بھی
کسی کا کچہہ نہین بگڑا جو کچہہ ہوا سو ہوا
اوٹھائے صدمہ یہ سود و زیان کا ہم بھی
خیالِ ابروئے مژگان مین ہون خمیدہ قد
گمان کرتے ہین تیر و کمان کا ہم بھی
ہمین وہ بہولے ہین پر ہم اونہین نہین بہولے
نظارہ کرتے ہین پیر و جوان کا ہم بھی

(۲۳۳) ہر شے مین نمودار ہوا خیر و شر سے
(۵) وہ بھولا نہین آپ کو غائب ہو نظر سے
معلوم ہوا آنکہہ لڑائی ہے کسی سے
برسات برستی ہے مرے دیدۂ تر سے
مجبور کیا یار نے مختار بنا کر
یارا نہین بندے کو قضا اور قدر سے
فریاد بھلا کس سے کرون کسکو سناؤن
وہ ساتھہ ہوا جسنے نکالا مجہے گہر سے

حامی تو تیرا یار رہا روزِ ازل سے

(۲۳۴)	کیا خوف تجھے صحو بتا کو نظر سے	(۵)

خانہ خراب کرتی ہے خواہش شراب کی
سینے سے اوسکے آتی ہے بُو یہ کباب کی

چوری سے مے کو پیتا ہے وہ طفلِ برہمن
صحبت پسند کیون نہو رندِ خراب کی

مجرم ہون مے پرست ہون کیجے مجھے معاف
زاہد سے بات پوچھئے کارِ ثواب کی

دہوکا حضور دیتے ہین پوشاک کو بدل
پہچانتا مین خوب ہون صورت جناب کی

(۲۳۵)	کیا خوف صحو کو ہے مسرت کی بات ہے محشر مین تجھکو بس ہے مدد بوترابؓ کی	(۵)

مری قمری روح اُڑتی پھریگی
سے ملے نہ ملے آگرہ مین ملے گی

الگ ہو گیا بھُس مین چنگاری ڈالی
سلگ تو گئی آگ کیسے بجھے گی

نہین بوالہوس کا یہان پر گزارا
کہین بیل کلتھی کی منڈوے چڑہیگی

صدا ننگ رہتا ہے نام و نشان سے
ہماری زمین پر نہ تربت بنے گی

(۲۳۶)	یہان صحو بیجان روتا کھڑا ہے سُنے حال لیلے تو مجنون بنے گی	(۵)

گلشنِ دنیا سے ہم بھی داغِ حسرت لیچلے
باندھکر گٹھری گنہ کی سر پہ تہمت لیچلے

مُٹھی باندہے آئے تھے ہم ہاتھ خالی لیچلے
آئے تھے کسواسطے ہم کیا ندامت لیچلے

طالبِ دنیا کوئی ہے طالبِ عقبیٰ کوئی
ہم فقط مینائے دلمین تیری حسرت لیچلے

بے بسی کا وقت نازک ہم کرین تو کیا کرین
دیکھتے اُسکو ہے ہم وہ غنیمت لیچلے

(۲۳۷)

صحو یان معلوم ہوگا کل کے دن احوال سب
سب کو آئے یہان تھے پر مصیبت لیچلے

(۵)

میرا ہے نام نہین کوئی جہان مین باقی
تن تنہا ہون دلا جسم مین جان مین باقی

قید سے چھوٹ گئے ہو گیا زندان خالی
نام لیوا نہ رہا کوئی جہان مین باقی

جسکو دیکھا بس اوسے رنگ مین ڈوبا پایا
رنگ بیرنگ ہے کیا پیر و جوان مین باقی

تیری اس شست کے قربان دل و جان سے ہون
آجتک اک نہ رہا تیر کمان مین باقی

(۲۳۸)

صحو مین دیکھنے آیا ہون تماشا اپنا
اک دو دن کا ہے مہمان مکان مین باقی

(۵)

موج دریا ہین ہم نہ دریائی
مفت مین ہو گئے ہین رسوائی

نہ تو بندہ ہون نہ خدا ہون مین
شرک اور کفر مین ہون ہرجائی

مجھسے پوچھو نہ کچھ صفت اوسکی
عاشق زار ہون مین سودائی

مین تو گمنام بے ٹھکانا ہون
رہنے والا ہون مین تو صحرائی

(۲۳۹)

نہ تو مطلق ہے نا مقید ہے
صحو ہے خوب تیری بن آئی

(۵)

عہد پیری مین ہوئی آج ملاقات مری
پھر وہی جام تھا ساقی تھا مدارات مری

مجھکو امید نتھی دیکھئے پاپوسی مین
آج مقبول ہوئی خوب مناجات مری

سنگ دلکو نہ کوئی موم سا ہوتے دیکھا
دیکھ لی اوس بت کافر نے کرامات مری

پوچھتے تک نہین انجان ہوئے جاتے ہین | مرتے دم خاک کرے کوئی مکافات میری

(۲۴۰) اسقدر بھی نکہا سنکے مصیبت افسوس
صحو ہان خوب لکھی تمنے حکایات مری (۵)

آئینہ پیدا کیا ہے منہ دکھانے کیلیے | دیکھہ صورت کو چلے صورت چھپانے کیلیے
ہے پریشان فکر ہردم تیرے کوچہ مین مدام | کیا کیا پیدا مجھے تو آزمانے کیلیے
اسلیے گیلیے پہر رہے ہین کوچہ و بازار مین | تو جو کرتا ہنر کہے پہرتے دکھانے کیلیے
کہل گیا نقشہ طلسمات جہان کا دوستو | وہ ہمین پیدا کیا شاید مٹانے کیلیے

(۲۴۱) صحو اب تیرے سوا اپنا نہین فریادرس
کیا ہمین آنکھین دئے آنسو بہانے کیلیے (۵)

دوست سب دور ہوئے دیکھہ کے حالت میری | کرتے اغیار ہین آ آکے زیارت میری
برہمن دیر کو اور شیخ چلا کعبہ کو | دونون عالم کو ہے منظور عبادت میری
سر بھی سرکار کا ہے تیغ بھی سرکار کی ہے | مجھکو پہر عذر ہے کیا کیجیے شہادت میری
جد امجد کو ملایک نے مرے سجدہ کیا | تم تکلف نہ کرو دیکھو حقیقت میری

(۲۴۲) ایک کرشمہ سے کیا صحو ہے عالم پیدا
رنگ لائی ہے نیا خوب خجالت میری (۵)

خارج از عقل ہے دیکھو جو حقیقت دل کی | کسطرح سے ہو بیان مجھسے یہ حالت دل کی
اوسپہ جب تک نہ پڑے اہل صفا کا پرتو | کب نکالے سے نکلتی ہے کدورت دل کی

ضبط گریہ جو کرون آہ نکلجاتی ہے
صرف اقرار زبان سے نہوا یمان کامل

کب چھپائے سے چھپی رہتی حالت دلکی
اوسکی وحدت مین نہو جبکہ صداقت دلکی

(۲۴۳) صحو مین اپنے حسن پیر کے صدقے جاؤن
ابھی ہوجاے گی طے دم مین مسافت دلکی (۵۱)

وجود پاک کا جلوہ نظر آئے تو کیا آئے
کہو اوس اہلِ غفلت سے کبھی تو دیکھہ معنی کو
خودی رخصت ہوئی منہ بیخودی نے جبکہ دکھلایا
لبون پر جان آپہونچی مریض عشق کی تیرے

اگر علم الٰہی مین بشر آئے تو کیا آئے
بصورت صورتِ انسان نظر آئے تو کیا آئے
میرے گھر مین اگر وہ فتنہ گر آئے تو کیا آئے
مین حیران ہون اگر رشکِ قمر آئے تو کیا آئے

(۲۴۴) وہ سب کے جد امجد ہین کہون کیا صحو مین بڑہکر
ہمارے دیکھنے کو بو البشر آئے تو کیا آئے (۷)

مجھے ساقی شراب آگرہ دے
ہوئی بسمل میرے تن کی گڈہ ریا
مقابل آئینہ سا ہون مین تیرا
یہی اک آرزو باقی ہے میری
یہی ہے التجا پیرِ مغان سے
مجھے ظاہر کیا ہے آپ چھپکر

مین صدقے تیرے متوالا بنا دے
تو اپنے رنگ مین پیارے رنگا دے
خیالِ ماسوا دل سے بھلا دے
شرابِ آگرہ ساقی پلا دے
تیرے قدمون کے نیچے مجھکو جا دے
خدایا خاک مین مجھکو ملا دے

نہین قابل غلامی کے عجب کیا

(۲۴۵)	کہ نامِ صحو دفتر مین لکھا دے	(۵)

کیا بہت تلاش گلی بہ گلی
مین تو پھرتا ہون باغ جہان مین سدا
تمھین ناچ نچاتے ہو خاطر خواہ
کیا پڑے سے جب وہ صدا الست

مجھے تیری کہین بھی خبر نہ ملی
جیسے بھنورا پھرے ہی کلی بہ کلی
مین تو کچھ بھی نچا نون بُری کہ بھلی
میرے سر سے تو قالو بلے نہ ٹلی

(۲۴۶)	کہون صحو مین کس سے محو سوا میرے دل کی تو ایک گرہ نہ کھلی	(۵)

خرابی ہو کے درپے کی عبث بہلی تمنا نے
خریدے جسکا جی چاہے سر بازار آئے ہم
جو کچھ گزری مصیبت سے فراق یار مین دلپر
کسی کا کچھ نہین بگڑا لگائی آگ در پردہ

نہ پوچھا حال کچھ میرا عزیزو اوس مسیحا نے
نہ پایا چاہ یوسفؑ مین مزا ایسا زلیخا نے
ملایا خاک مین پیارے مجھے میری تمنا نے
ہوا جل خاک کا تودہ سنبھالا مجھکو دریا نے

(۲۴۷)	یہ کہدو صحو سے جا کر ادب لازم ہے دونونکا کبھی عیسٰے کبھی موسیٰ مجھے آتے ہین سمجھانے	(۵)

باغ مین مالی ترے یہ ہمنے مانا ہم نہ تھے
روبرو سرکار کے رکھا ہوا ہے آئینہ
کیا ہوئی عاشق زلیخا دیکھ یوسفؑ کے تئین
سب کے پہلے رحمۃ للعالمین پیدا ہوئے

داغِ دل لالہ سے کچھ لیکن ہمارے کم نہ تھے
ہر کسی صورت کے قابل دیکھ لیجے ہم تھے
یا محمدؐ تیرے عاشق دو نویہ عالم نہ تھے
نورِ مطلق تھا منزہ حضرت آدم نہ تھے

(٢٤٨)	جائے گریہ ہے عزیزو یہیں منزل میں لٹا صحو کیوں کیا ساتھ تیرے کوئی بھی ہمدم نہ تھے	(٥)

مجھے جان پہچان انجان ٹھہرے	طلبگار میرے قدردان ٹھہرے
ترے چاہنے والے اے میر صاحب	برابر نہ ہندو مسلمان ٹھہرے
مصاحب ہیں اونکے ملایک عزیزو	ظلوماً جہولاً تو انسان ٹھہرے
نہیں ہوں میں قابل گدائی کے تیرے	گدا تیرے در کے تو سلطان ٹھہرے

(٢٤٩)	سناؤ مرا حال اب صحو کو تم سرا تن میں مہمان کیوں آن ٹھہرے	(٥)

فرقت میں مرا جاتا ہوں جاناں کئی دن سے	دریائے محبت کو ہے طغیان کئی دن سے
کوئی بار محبت کو اٹھائے تو میں جانوں	سر پر لیے پھرتے ہیں جو انسان کئی دن سے
جب چھوڑ کے وہ تخت سلیمان یہاں آئے	مشہور ہوئے آپکے دربان کئی دن سے
کیا اس سے زیادہ ہو بھلا رتبہ کسی کا	ہے زیر قدم تخت سلیمان کئی دن سے

(٢٥٠)	شہرگ سے قریب آیا ہے قرآن میں اے صحو پہچانے نہیں گبر و مسلمان کئی دن سے	(٥)

مجھے بتکدہ میں چاہت کسی بت کی کھینچ لائی	گیا میرا زہد و تقوے گئی میری پارسائی
اسی دل کا شیفتہ ہوں میں اسیکا ہوں فدائی	یہی خانہ خدا ہے یہی عرش کبریائی
مرا سینہ پر فضا ہے مرا دل خدا نما ہے	وہ ہے آگرہ کی بستی یہ ہے باغ بوالعلائی

میرے دل کے گھر مین تو ہی میرے چشم تر مین تو ہے
مجھے عشق نے ستایا مجھے عشق نے جلایا

میری ہر نظر مین تو ہی ہے تجھی سے سب خدائی
مجھے عشق نے رولایا مجھے عشق کی دوہائی

راز پوشیدہ ہوا اغیار ہے ہمراہ مرے
ہان نہین سمجھے کوئی مجھکو اکیلا ہرگز
کار دنیا کی ہوس لکو نہ عقبےٰ کی طلب
صلح کل شیخ و برہمن سے مجھے حاصل ہے

خوف کی بات ہے کیا یار ہے ہمراہ مرے
ساتھ ہر حال مین سرکار ہے ہمراہ مرے
مجھکو اب غم نہین غمخوار ہے ہمراہ مرے
ہاتھ مین سبحہ و زنار ہے ہمراہ مرے

(۲۵۲) اوس مسیحا کو مرا حال سُنا دیجو صحو
مدتون سے دل بیمار ہے ہمراہ مرے (۴)

صدر ہر جا کہ نشیند بہ ہما نجا صدر است
چھوڑکر اپنی حکومت مین یہان آیا ہون
می کے پینے سے عبث منع تو کرتا ہے مجھے

خاک پر بیٹھا ہون دربار ہے ہمراہ مرے
مجھکو کیا غم ہے کہ غمخوار ہے ہمراہ مرے
کیا نہین جانتا میخوار ہے ہمراہ مرے

(۲۵۳) صحو بازار مین آیا ہے زلیخا سے کہو
تیرے یوسف کا خریدار ہے ہمراہ مرے (۵)

یہ دل جانتا ہے جفائین تمہاری
ادہر آؤ پیارے گلے سے لگالون
بتاؤ سوا دل کے ہین کوئی ایسے

قیامت کرین گی ادائین تمہاری
مین جی بھر کے لے لون بلائین تمہاری
جو بارِ محبت اوٹھائین تمہاری

جو وہ گھر مین آئین تو مقصد ہو پورا	پڑون پاؤن منت بڑہائین تمہاری

(۲۵۴)

گئے بھول تم صحو اقرار اپنا
گذشتہ وہ باتین سنائین تمہاری

(۵)

پوچھتا کوئی نہین عاقل و نادان سے مجھے	جان انجان ہوے گبر و مسلمان مجھے
برہمن وید تو قرآن پڑہین ہر صبح مین	کس طرح بھولے ہوے بیٹھے ہین انسان مجھے
کون سمجھتا ہے وجود آپ کو سمجھے آپ عدم	کیا نہین جانتے تم بے سر و سامان مجھے
ہائے کچھ قدر نہین کرتے ہین افسوس ہی	اپنا وہ سمجھے ہین ہر طرح قدردان مجھے

(۲۵۵)

مین خفا ہوتا نہین صحو وہ چاہین سو کہین
دیکھئے کہتے ہین کیا گبر و مسلمان مجھے

(۵)

کئے وعدے پیمان شکن کیسے کیسے	ملے خاک مین گلبدن کیسے کیسے
جو پہنا ہوا آج گلگون قبا ہے	ادائین ہین جادو یہ بن کیسے کیسے
کیا ایک حملہ مین تسخیر عالم	ہین پیارے تمہارے یہ چلن کیسے کیسے
سنورتے ہین جب ہم بکھر جاتے ہین وہ	ہین اعجاز زلف رسن کیسے کیسے

(۲۵۶)

گئے بھول اصلی وطن کو یہان سب
ہوئے صحو یہ ما و من کیسے کیسے

(۴)

تیرا آباد میخانہ جو آگے تہا وہ اب بھی ہے	جہان مین دور پیمانہ جو آگے تہا وہ اب بھی ہے
نہین مانوس ہوتا ہے قیامت کر دیا پڑتا	دل وحشی یہ بیگانہ جو آگے تہا وہ اب بھی ہے

گزارے عمر ہم ساری کہ جسکی جستجو مین تھا ۔۔۔ ملامت مین دیوانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے

(۲۵۶)

رسائی صحو کیونکر ہو میری صورت گدی کی
مزاج یار شاہانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے

(۵)

بار الفت کا میرے سر پہ اوٹھاؤن تو سہی ۔۔۔ منتین کر کے تجھے یار مناؤن تو سہی
پیش قاضی نہو دعوی میرا باطل قاتل ۔۔۔ سرخروئی کے لئے بات بناؤن تو سہی
ہے سزا اوسکی یہی راز کو جو فاش کرے ۔۔۔ بات کی بات مین سولی پہ چڑہاؤن تو سہی
بگڑی جاتی ہے طبیعت تیری زاہد کیونکر ۔۔۔ جام پر جام ابھی تجھکو پلاؤن تو سہی

(۲۵۸)

شمع رخسار کا پروانہ بنا چاہتا ہون
صحو محفل مین جو شب جان جلاؤن تو سہی

(۲)

پاس کے پاس میرے پاس نہ آئے گا ہے ۔۔۔ خواب مین بھی کبھی صورت نہ دکھائے گا ہے
سنکے احوال کو کیا خوب ہنسی مین ٹالے ۔۔۔ ایک دو آنکھ سے آنسو نہ بہائے گا ہے

عرصہ سے مجھکو طلب یار کے دیدار کی تھی ۔۔۔ دوستو دلمین ہوس خانۂ خمار کی تھی
بعد مرنیکے ہوا مجھکو یقین ہے افسوس ۔۔۔ ہے جو صورت میری صورت یہی دلدار کی تھی

من عرف پہچاننے کی بات ہے ۔۔۔ سب نفی اثبات ہے سو ذات ہے
جب خودی اوٹھ جائیگی دل سے ترے ۔۔۔ تو رہے گا تو تیری ذات سے

یار کے کہنے مین کیا تاثیر ہے
یان رہین یا وان رہین مختار ہین

دو تون عالم کو کیا تسخیر ہے
دو جہان سرکار سے جاگیر ہے

خواہانِ محبت ہون شرارت نہین آتی

اے ہم نفسو مجھکو عداوت نہین آتی

جاؤنگا مین مدینہ کو یا مصطفےٰ نہین
کس منہ سے ہو بیان بہلا شوق آپ کا

یا ورنہین ہے بخت میرا دست و پا نہین
پہر کیا کہون مین دلکو یہ دل مانتا نہین

بیوسیلونکا وسیلہ ہے عراق ساقی
عرض کچھہ کر نہین سکتا ہون خرابی ساقی

تیرے میخانہ پر حاضر ہے شرابی ساقی
مجھہ بلانوش کو تلچھٹ ہی ہے کافی ساقی

بھر دے جلو مین جو شیشے مین ہے باقی ساقی

تیرے بندون پہ ملامت کوئی آنیکی نہین
بخدا تا بقیامت کوئی آنیکی نہین

محتسب کی بھی شکایت کوئی آنیکی نہین
تیرے میخانے پہ آفت کوئی آنیکی نہین

سب دُعا گو ہین یہ جتنے ہین شرابی ساقی

ہے کیا عشق کی آتش نے مرا خانہ خراب
ایکدم کی نہین فرصت ہون کھڑا پابرکاب

دل بھی جل بھن کے ہوا سینے مین اسد کباب
تیرا جی چاہے تو پلوادے کوئی جام شراب

ہاتھہ پھیلانے کا بندہ نہین عادی ساقی

قاضی الوقت کے فتوے سے جو نادم ہو گا
بالیقین اہل جہنم کا وہ خادم ہو گا
جام پر جام پلاتا مجھے قاسم ہو گا
جو نہ پیوے گا شراب آج وہ مجرم ہو گا
کو بکو کل سے یہ کر دی ہے منادی ساقی

جب سے ساقی نے پلائی ہے شراب عرفان
بھول کر بیٹھا ہوں میں دل سے خیال دو جہان
نیک و بد سے مجھے کیا کام ہے صحو نادان
مست کیا جانے کہ یہ دیر ہے کعبہ ہے کہان
عمر ساری تیری بھٹی پہ گذاری ساقی

وله قدس سره

ایک زمانہ تھا کہ ہجر یار میں سینہ فگار
جستجو میں اوسکی پھرتا تھا بہ ہر شہر و دیار
اب وہ دن آئے کہ پیارے کیطرح لیل و نہار
یار بانی ما نگیرد قرارش بیقرار
طالب دیدار گشتہ ہمچو موسی بار بار

ترس دوزخ ہے نہ ہے کچھ خواہش خلد برین
ہوں مبرا کچھ نہیں کھٹکا مجھے از کفر و دین
مست ہوں پیکر شراب عشق کو اے شیخ دین
خار غم از ننگ و ناموس و ز میزان نشین
شہر یارم با کسے اصلا ندارم ہیچ کار

دیر و کعبہ میں بھٹکتے ہیں یہ شیخ و برہمن
بعض پھرتے ہیں بیابانوں میں شکل کوہکن
ہو نہیں سب اشیا موجودہ میں یان پر تو فگن
نیست علم معرفت جن و بشر را ذات من
ہر دو عالم عکس رویم چون نباشد آشکار

جب تعلق کا اوٹھا پردہ تو ہر سب نیک و بد
واعظا یہ آپ کی ناحق ہے مجھسے ردّ و کد

ایک آتا ہے نظر کیا دوست کیا اہل حسد
جان وہم تا جان خواہد من ندانم غیر خود

گوش دارم از کلام کنت کنزا یادگار

گر پڑا ہون بحر وحدت مین جو ہونا ہو سو ہو
محو اپنی ذات مین یہ لطف ہے ماید و ستو

اب تو ہر ذرے مین دیکھوں ہون جمال یار کو
بر نیاید حیرت اندر حیرت افزاید صحو

از در و دیوار گوید خویشتن را یاددار

ٹھمریان

بناوا لے سیہا پیا رے
ایک تو نینا مدہ کے ماتے
آؤ پیارے دوارے ہمارے
تن من تجھپہ ڈاروں وار
برہ کی برچھی مینے کھائی
چھوڑ دیو سنسار
چاند سورج مین جوت ہے تیری
بچن پیا کا اپنے مانون
کوئی لاکھ کہے مین برا نمانون

مجھے لاگی نجریا تورے رے
دو جے نینا باندھے کٹاری رے
مجھے لاگی نجریا توری رے
سید کارن جوگ اوٹھائی
ماتا پیتا کا نام ڈبوئی
مجھے لاگی نجریا توری رے
مالا جیسے سادھ ہو پھیر ہر بار
کھوٹے کھرے کو صحو بجا نون
ہونی ہو سو ہو گی ... یار

۱۵۰۵۱۹۸ ص	مجھے لاگی نجریا توری رے

ایضاً

کیون تو کرتا ہوس اتنی ہے	یان دم کے دم کا گزارا ہے
نا تیرا ہے نا میرا ہے	
اپنا اپنا کون ہے اپنا	جھوٹا سارا پسارا ہے
نا تیرا ہے نا میرا ہے	
کہنا صحو کا مان لے پیارے	پھر نہین آنا دوبارا ہے
نا تیرا ہے نا میرا ہے	

بالخیر تمت

مجموعۂ قطعات تاریخ دیوان صحو رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ انطباع دیوان ہذا نتیجۂ طبع گوہر فشان آشنائے بحر عرفان عالی فطرت معجز بیان عالیجناب حشمت مآب نواب صادق جنگ محمد جمال الدین خان بہادر دام شوکتہٗ

قطعۂ تاریخ

مرشد برحق کا کلام لطیف
رنگ مین ڈوبے ہوئے اشعار ہین
کیسے ہین الفاظ فصیح و بلیغ
تشنہ لبون کو سخن آبدار
دیکھکے کہتے ہین مریضان عشق
کیون نہو کسکا ہے یہ زیبا کلام
حضرت آغا متخلص بہ صحو
مظہر انوار خداوند پاک

چھپکے ہوا جلوہ نما مرحبا
قال مین آتا ہے مزا حال کا
جنمین نہان معنی سر خدا
ہے بخدا چشمۂ آب بقا
پاگئے ہم درد جگر کی دوا
قطب زمان ہادی راہ ہدا
نغمۂ داؤدی جنکی صدا
مصدر صد معرفت و اتقا

جوھرِ آئینۂ علم و کمال | گوھرِ گنجینۂ صدق و صفا
انکی زبان کاشفِ اسرارِ حق | ان کا سخن ہے سخنِ بے بہا

حلم نے تاریخ کہی فی البدیہ
شکرِ خدا صحو کا دیوان چھپا
۱۳۲۲ھ

من مداحِ قاسم کوثر و سلسبیل جلیل القدر جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل سلمہ اللہ الوکیل

قطعہ تاریخ دیوان حضرت صحو رح

دیوان ہے یہ صحو کا یا مصدرِ عرفان
ہے سامنے آنکھوں کے عجب منظرِ عرفان

تعریف ہے دیوان کی امکان سے باہر
ہر شعر ہے سالک کے لئے رہبرِ عرفان

سرتاجِ سخن کیون نہو جسکا یہ سخن ہے
کہتے ہین جسے بادشہ کشورِ عرفان

ہر مصرع تر موجۂ دریائے حقیقت
ہر معنی نازک ہے کلیدِ درِ عرفان

مرکز ہین کہ ہین مرکزِ اسرارِ الٰہی
نقطے ہین کہ ہین تارم خدا گوہرِ عرفان

آنکھون مین ضیا آئی ہے لفظونکی چمک سے
کوئی مہ عرفان ہے کوئی اخترِ عرفان

رکھی ہے عجب معنی و الفاظ مین خوبی
وہ شاہدِ عرفان ہے تو یہ زیورِ عرفان

اڑ چلنے کو طیار ہے ہر طائرِ مضمون
کھولے ہوئے کس ناز سے ہے شہپرِ عرفان

مطلع سے نمایاں ہے کہ ہے مطلع انوار
چھپتے ہوئے اشعار سے بسمل ہوئے لاکھوں
سب رنگ بین ہین دیکھکے اس رنگ سخن کو
یہ فیض اوسی عارف کامل کا ہے سارا

مقطع سے یہ ظاہر ہے کہ ہی منظر عرفان
کچھ غنچۂ عرفان ہین تو کچھ نشتر عرفان
ہر مست لئے ہاتھ مین ہے ساغر عرفان
شمشیر کے قبضہ مین جو ہے جوہر عرفان

کیا خوب جلیل آپ نے تاریخ نکالی
یہ صحو کا دیوان ہے اک دفتر عرفان

۱۳۳۲ھ

از جناب محمد اسحاق خان صاحب آغائی تخلص اسحاق

چھپ گئے اشعار میرے پیر کے
کہدے اے اسحاق تاریخ شیوع

ہر دل یزدان طلب کیا شاد ہے
بوستان معرفت آباد ہے

۱۳ ھ ۳۲

قطعہ تاریخ ریختہ کلک گہر سلک جناب مولوی لطیف احمد صاحب مینائی متخلص

بہ اختر مددگار ہوم سکریٹری صاحب سرکار عالی

حضرت صحو کا چھپا دیوان
یہ سخن مغز ہے شریعت کا
یہ سخن جان ہے تصوف کی

جس پہ صدقے بہار جنت ہے
یہ سخن رہبر طریقت ہے
یہ سخن کاشف حقیقت ہے

اسکی تاریخ لکھئے اے اختر ‎ اپنے حق مین بڑی سعادت ہے

بے بہا مل گیا یہ مصرع سال
شاعری ہے کہ یہ کرامت ہے
۱۳ ھ ۳۲

از جناب صاحب العلم والولا مولوی محمد صدیق الزمان صاحب صفا و وفا شاگرد حضرت جلیل

حضرت صحو کا جو طبع کرایا دیوان
بارک اللہ عجب حسن بیان ہے اس کا
کتنے دلکش ہین یہ اشعار کہ جنکو پڑھکر
صوفیون کو یہ کوئی جاکے سناوے مژدہ
راز سربستہ ہے ہر لفظ مین پنہان اسکے
ایکبار اسکو اگر کوئی سمجھ کر پڑھ لے

ہے یہ شمشیر کا ارباب سخن پر احسان
ہے نثار اسپہ فصاحت تو بلاغت قربان
سامنے آنکھون کے پھر جاتا ہے جنت کاسمان
آکے سیراب ہون وہ بحر تصوف ہے روان
جوہر ذات حقیقی بھی ہے شعرون سے عیان
ہے یقین اسکو ملے داخلہ باغ جنان

فکر تاریخ وفا کی تو کہا ہاتف نے
چشم بد دور فصاحت کی ہے جان یہ دیوان
۱۳ ف ۲۳

ایضاً ہجری

مدتون سے جسکا ارمان جسکی شہرت ملین تھی ‎ بارک اللہ آج وہ دیوان ہوا جلوہ نما

صوفیون کو سُنکے وجد آتا ہے ہر ہر شعر پر | کس قدر دلکش کلام صحو ہے صد مرحبا

اے وفا تاریخ کیا اچھی نکالی آپ نے
شکر ایزد یہ سکا عارفان دیوان چھپا
۱۳ ھ ۳۲

من تصنیف لطیف مختار الملک وقف قوم جناب شیخ محمد علی صاحب امیر احمدی اجمیری تلمیذ حضرت معینی مدظلہ

حضرت صحو کا یہ دیوان ہے | بے بہا ارمغان اسے کہئے
ہر غزل مین ہے بوئے باغ قدم | روضۂ جاودان اسے کہئے
موتیون کی لڑی ہے ہر اک سطر | رو کش کہکشان اسے کہئے
اسکے ہر شعر مین ہے جلوۂ ذات | بے نشان کا نشان اسے کہئے
آسمان جانئے بلاغت کو | نیر آسمان اسے کہئے
ہان سمجھئے اسے مرقع حسن | عشق کی داستان اسے کہئے
ہین مضامین معرفت اسمین | ملک دل کی زبان اسے کہئے
کاروان رہ حقیقت مین | یوسف کاروان اسے کہئے
قول منصور کی ہے یہ تفسیر | سر حق ترجمان اسے کہئے
کیجئے فرض شاعری کو جہان | اور جان جہان اسے کہئے
ماحی وہم و رہنمائے یقین | بالیقین بگمان اسے کہئے

اسمین ہے مہر معرفت کا جلوس
اس سے ٹلتے ہین داغہاے گنہ
آسمان آستان اسے کہیے
یا ورعاصیان اسے کہیے
دشت وحدت مین سالکون کے لیے
رنگ باغ سخن سمجھیے اسے
خط حفظ دامان اسے کہیے
حسن روے بتان اسے کہیے
دیجے نسبت ہما سے معنی کو
اور ہما آشیان اسے کہیے

میر یہ ساز ہے تصوف کا
نغمۂ صوفیان اسے کہیے

۱۳۳۲ھ

از جناب مولوی حکیم امتیاز حسین خانصاحب واقف شمسی ابوالعلائی

صحو محو حق کا دیوان چھپ گیا
عرض کی واقف نے تاریخ شیوع
نوا فروز دل ہر مستمند
شیخ کامل کا ہے دیوان حق پسند

۱۳۳۲ھ

از جناب حکیم محمد قاسم حسن صاحب شہر آغائی ابوالعلائی

طبع شد دیوان صحو پیر ما
اے بشر ہاتف مرا آگاہ کرد
ہر غزل باشد نشان ترغیب
سال طبع او زبان ترغیب

۱۳۳۲ھ

از جناب حکیم خواجہ شفیع حسن صاحب شہر آغائی ابوالعلائی

ابوالعلائی پیر کا دیوان چھپا	جسمین ہین اسرار رب ذوالجلال
طبع کی تاریخ کہدے اے مشیر	برگزیدہ ہے ریاض وجد و حال
	۱۳۳۲ھ

از جناب محمد فیاض الدین صاحب فیضی آغائی ابوالعلائی

نیک دیوان صحو مرشد ما	ہست این جلوہ گاہ راز و نیاز
گفتہ ام سال طبع او فیضی	طبع دیوان شدہ خزانۂ راز
	۱۳۳۲ھ

از جناب غلام محمد خان صاحب عرف محمد جہانگیر خان صف آغائی ابوالعلائی

چھپ گیا دیوان صحو پیر پاک	بن گیا گیا حرز جان کائنات
واصف صحوی کہو تاریخ طبع	ہے کلام مرشد عالی صفات
	۱۳۳۲ھ

رنجیۂ طبع اقدس جناب سیادت انتساب حضرت میر امیر علی صاحب متولی درگاہ معلّٰی اجمیر شریف مدظلہ

جمع عبدالکریم خان نے کیا	اپنے مخدوم باصفا کا کلام
تھی غرض یہ تمام کوشش سے	اس سے ہون فیضیاب خاص اور عام

فکر تاریخ تھی کہ آئی صدا
نغمۂ دلربا ہے اس کا نام
۱۳۳۲ھ

از طبع گوہر فشان صاحب العلم والیقین حضرت سید زین العابدین صاحب
صاحبزادہ آستانہ معلی اجمیر شریف

دیوان جناب صحو عالی درجات	ہے معجزہ مسیح یا آب حیات
عابد کو ہوئی جو سال و تاریخ کی فکر	برجستہ کہا دل نے "بیاض حسنات"
	۱۳۳۲ھ

من نتائج طبع منیف و فکر لطیف بدیع البیان فصیح اللسان مولوی سید
محمد عبد المعبود صاحب معینی اجمیری صاحبزادہ درگاہ معلی

مصحف منظوم داود آنکہ بود	بالیقین صدر الصدور عاشقان
جمع شد از دست شمشیر آنکہ ہست	جان مشتاقان سرور عاشقان
نظم آن چون پرتو شمس الضحی	دمبدم افزود نور عاشقان
خاصہ در بزم سماع معرفت	ہر غزل یک نخل طور عاشقان
سال ترتیبش کہ زخیز دبران	بانگ تحسین از حضور عاشقان

ہاتفم گفتا معینی حسب حال
شعر داودی زبور عاشقان
۱۳۳۲ھ

ولہٗ

سعیِ شمشیر سے بہم پہونچا
جانشین ابو العلا کا کلام

کون شمشیر گنج فقر و غنا
صاحبِ کلک و صاحبِ صمصام

کیا لکھوں شرح مصحفِ داود
کہ سراسر ہے حکمت و الہام

ہر کشش میں ہے جذبۂ الفت
ہے ہر اک دائرہ خلوص کا جام

ہوئی تاریخ کی جو فکر مجھے
بول اُٹھے طائران سدرہ مقام

ساکنان حریم قدس میں ہے
نغمۂ روح پاک اس کا نام

سنہ ۱۳۳۲ھ

از جامع اوراق خاکبوس آستانہ پیر دستگیر بندہ شمشیر

چھپا دیوانِ صحوِ پیرِ برحق
رموزِ معرفت لاریب ہے یہ

لکھی تاریخ بیٹے اس کی شمشیر
"کلامِ حق کلامِ غیب ہے یہ"

سنہ ۱۳۳۲ھ

ولہ

طبع شد نظم قبلہ عالم
مقتدائے زمان و قطب زمین

شاہ داود آنکہ از لب او
ہر عبارت چکد چو در ثمین

مصرعش ہا ہمچو تیغ قاطع و ہم
بیت اور ہنمائے ملک یقین

بندہ شمشیر سال و تاریخش
گفت "ارشاد پیر و مرشد دین"

۱۳۳۲ھ

ولہ

سخن پیر ما چو با مستان
بادہ پیما بصد تلطف شد

سال آن حسب حال آن شمشیر
"ہمہ میخانہ تصوف" شد

۱۳۳۲ھ

تمت

